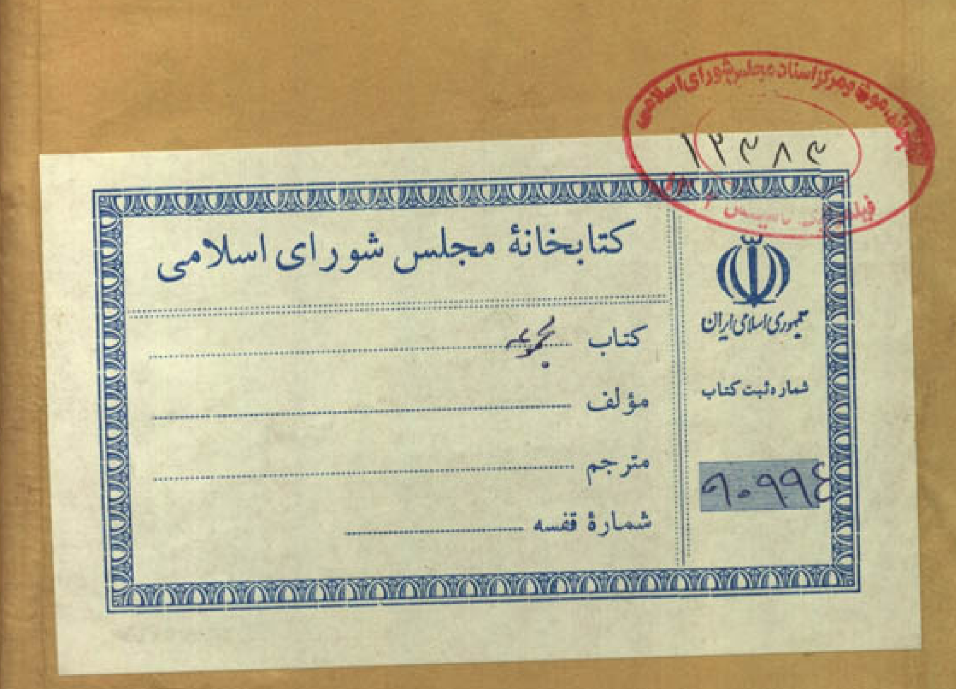



کتابخانهٔ مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران
کتاب مجموعه
مؤلف
مترجم
شمارهٔ قفسه
شماره ثبت کتاب
۹۰۹۹۴
۱۲۳۸۴

تو زنجیر پاؤں سے توڑونگا میں — سو کی تک احسان چھوڑونگا میں
کہی انکر اونسے شہروکے پاس — سو بخشی اونے اوسکو زر بیقیاس
کیا سنگ چلنے کا وعدہ اونے — گئے لیکے سو تہاکو برزو لینے
سو برزو کہا تو او گہوڑی مرے — لے آ اوس بلندی تلی کر گہڑی
مرے مانگی سنگ ہو کے تو آج رات — وہان منتظر بیٹھ چل ملکی سات
سو وو لونے لے تین گہوڑی بہلی — کہڑی ہے اوس بلندی تلی
وہ برزو نے پابند توڑ آپنا — سلح رخت وہیں تہا سو پہن اپنا
پہر آ اوس جگہ ہو کے گہوڑے پہ سوار — چلا طرف تورانکی استوار
ہوا راہ کو چہوڑ بے راہ جون — بڑا اتفاق اسکے ہی آ جون
گدر رستم نے ایران سے اتکی بار — ہوا آ وہیں کہیلتا تہا شکار
مدید سجا ہے نہوتا ہے میث — کہ کھانے کو جوت اور کلو ندیکو بیٹ
یکا ایکہ برزو نے دیکہا انہان — بنایا کہیں تہا کنے کا مکان
ادہر پاو لے تہی اودہر تہا گوا — بہ لاچار آ کر مقابل ہوا
گئی زخم پر زخم یک دگر — اٹہا مست بس فعل لا دستہ سپر
چلاتے تہی بحہ بصورت پلنگ — کریں ضرب ایسے جیسے نہنگ

١

گویا ایک اوستاد سے تھی ٹرے — کہ معمار قدرت نے یک لنگ کڑے
لڑی جنگ اس رنگ تک بہر رنگ — کہ دونوں ہی کہایل ہوائی ہنگ
ہوئی دم بھری اسپ جہاں لون تے — پسینہ چلا ہے ہکی بغلوں تے
نہایت رہی جنگ موقوف کر — وہ گھوڑوں سے ہیٹی میں دراوتر
پوچھا پھر رستم نے برزوئی سے — میری بند سے چھوٹا تو کس طور سے
یہ دو عورتیں کون ہیں تیری ساتھ — دیا جواب برزو نے سنکر یہ بات
چھوڑایا میری بند پروردگار — یہ ماں ہے میری وہ ظرافت نگار
پھر اوس بعد رستم نے گور ہیں ان — منگایا وہاں حاضری کو ندان
نگر ملا کرکے اوس حاضری میں زہر — بھیجا یا مدارات برزو کے کر
سو برزو خوردن کا ارادہ کیا — منع کر کے ماں نے نہ کہانے دیا
دی ڈالا وہ مطربہ اور زن کتیں — اونے کہا اوس سے دم ہوئی سرد تین
ہوا دیکہ غصہ میں برزو نے تند — کہا آکے رستم سے ای ہوشمند
ڈرانیں تو ننگ اور بدنام سے — بڑی دور رہتے ہیں اس کام سے
نہ آمد ترا شرم از ریش سفید — ز یزدان ہا تا بریدی امید
نہ آئی [illegible] تجکو ڈاڑھی سفید — یقیں ہے کہ حق سے ہیلا امید

نہ برا اسکا مجکو کرنا ہو خنگ — ہوا طرف تدبیر کے مار سنگ
یہ باطن ہے کے فعلوں سے ہوئی عیان — تبھی راستی کو گئی سب عیان
بڑی چاہ کر آب شکر بلائی — تلخ جہان سے پہیل میٹھا نکہائی
ہوا بہت رستم خجالت میں — تلی سر کیا پھر نہ دیکہا اونے
کہا اوسکو برزو نے مرد ہی اگر — تو اوٹھ جلد مو سات پھر جنگ کر
اوٹھی پر یہ دونوں کا گرز مار — نجہ بلکہ بازو ہوئی ہیچ کار
برستا تھا دونوں کے انکہوں سے خون — ولی ایک بہی ہوتا تہا نہ زبون
نہایت اوتر ہیں اوبر اوس لگا — کمر بند میں ہر دو کہوڑی لگا
ہوئے [illegible] اب میں چند رنگ — لپٹ کر کے آپس میں کرتے تہی جنگ
اپنے میں لڑا اسپ رخش نے — بہگا ان سب برزو کا کھینچا اونے
سو برزو نے بولا کمر بند چھوڑ — جو گھوڑ ریکو پھیر کرلے اون مرور
نہ سنکر کے رستم لیا اپنے میں — یہ برزو دو طرفہ بڑا کیچ میں
گرا اب اور برزو زمیں پر خراب — چڑا اوسکی سینہ پہ رستم شتاب
ز برزوی پاره سر افراز مرد — بخاک اندر آمد بدبخت برد
نکالا کمر سے تا پی خنجر — جہا سر جدا کر کہوا ہیں اور

سو مان نے کہی جلد فریاد کر — خبر خوار سہراب کا ہے پسر
نہ مار[illegible] نبیرہ ہے بچھانیگا — تو سہراب بہی دعا کہا نیکا
پر و خاک ایرانکی کینہ اوپر — جڑھا تو نبیرہ کے سینے اوپر
پسر کو اسے طور دالا تو مار — نہ ڈر ہے خدا کا نہ الفت بیار
یہ بات تو نکو رستم نہ مانہ دروغ — کہا کچھ تہا راستیکا فروغ
تب اوسنے کہی تو نکو سہرابنے — دیاہے نشان تک سوہے تجہ کنے
نکالی وہ انگلی سے انگشتری — تجلی تہی جس بیچ جیون مشتری
سو رستم بچہانا نشان اپنا — ضیاد لیستے شب وہ کینہ بینا
نگینہ اتہا نین یاقوت بنے — جو بہجا تہا سہرابنے مان کنے
سبہی طور دلکا رفع شک کیا — جیسم جو مہر زر کو کودی لیا
لیا آسیتا نکو جس کل پہول ستول — کیا دل سے سہرابکے سول بہول
بچہا ایک تخت اپنے تخت پاس — دیا جائے برزو لتین باہلاس
ہمعہ زال او خوار فرہت تہے — سر و جسم جو مہی گلی لک بہے
بدمانے [illegible] کر نہسر و رہیان — تنابے لگدی کہر مینا ہی وہان

ذکر داشتن سوسن رامشگر [illegible] زہر دادن [illegible] ببستان برگرفتہ

سابہجا

گیا بہاگ توران کو افراسیاب — ہوا قید برزو سیے دلبر عذاب
تہی سازندہ ملک بری سحر ساز — اتہا نام سوسن جس دلنواز
شکل چودہویں رات کا چاند تہی — سرو قد زلف عنبر بہن بہاند تہی
علم بیچ جادو کے تہی اوستاد — مثال اوسکی نہیں تہا یا نیکو یاد
دلیہی دیکہ سلطانکو بولی اوسنے — جیسے سہید اپنے کو لیہو لی اوسنے
کہی تجکو رستم کیا ہے تنگ — نہ جیتا کدہی اوس ستے ایک جنگ
بہلا اب میری دیکہ جادوگری — ہے کس طور میرا سحر ساحری
ہمعہ رستم اور اوسکی خویشان تمام — بندہی بات لاؤن تو سوسن نام
تیرت شاہ لواز ماتن تیار کئی — پکڑ کان تشیر و نکا جنگل لائیے
کہی جو نہ لاتون اسے طور سی — تو دنیا میں منہ نا بتاؤن کسے
عمل دیکہ سلطان کیا اعتبار — ہوا راضی کہا اوسکتیں ایک بار ۳
جو کہہ تجکو اسباب درکار ہوئے — لگی سنگ اپنے منگا دیون سوئے
منگی اوسنے نعمت و خلوت و زر — حفاظت کو یک پہلوان نامور
دیا شہ نے سنگ پیلسم پہلوان — بہت مال و نعمت و خلوت گران
کیا بہوت تاکید بہی اوس اوپر — کہ اول گرفتار رستم کو کر

سوار ہو کلی رکھ باتنے تہار تہار | میں ہون تجہ اتنا رکہا یہان انتظار
سو طوس بہی طلسم گنج و مال | گئی سیستا نکو نزدیک بہ حال
طلسمات کا کر قلعہ مختصر | رکہی اوسمین اسباب نعمت و زر
اسے آگے سر راہ مین یک سرائے | بنائے مسافر اوترنے کی جائے
جو آتا تہا اوسمین سے رہگذر | تواضع مدارا کری بیشتر
شہر بیچ رستم نے وہان ایک روز | جشن بنایا ہے کیا دل فروز
بولا سب پہلوان اور نامدار | مجالس کیا سب طرح زیب دار
لئے طور نعمت شراب و کباب | مہیا تہا خوشبو و مطرب رباب
اتہا طوس بہی وہان مجالس نشین | بیٹہایا تہا سلطان رستم گزین
ہمیشہ سے گودرز او طوس کا | دلون بیچ آپسمین عکس تہا
بحث ہولی بات مین سر سری | کہا طوس نے تو نکر ہمسری
مین نودر پسر ہون فریدون نسل | تو کاوہ کا بیٹا لوہار اصل
کہا بات گودرز بہی سخت تر | سو کہنچا وہان طوس نے خنجر
پہلوان تمام آئے درمیان کر | لیا ہات سے تاب دی کر خنجر
ہوئی طوس کو بند ماغی بڑی | چلا اوٹھ کے ایرانکون اوس گہڑی

نہ حاضر تہا او سو وقت رستم تہان | خبر پہنچی ستا بے سو آیا وہان
کیا بہت غصہ گودرز نام سات | کہا بہر نصیحت کے بڑو سے بات
کہ ایسا تمہارا نہ گودرز خوب نیں | ولی طوس مہمان تہا سخت بیں
کہ برخیز با میہمان پادشاہ است | تو آن کس کہ بر نامداران سر است
کہا بعد رستم نے گودرز سے | ایسی تو سیانے ہین عجب طور کے
مجالس مین ہوتے ہین سیانے جہین | سو نادان ہمیں رسن ٹہنک کرتے نہین
میرے پاس خاطر نہین اب جاو | وہ مہمان ہے طوس سمجہا کی للاو
کیئے سے سنکلی نہ اوڈیگا او وہ | گیا سنکی گودرز لاچار ہو
کیونے کہا بعد رستم کے تئین | مجہی حکم ہو دے تو جاتا ہون نہین
دیوانے طرح طوس ضحک جو | وہ گودرز کے بہت ہین فرزند جو
کہا جا و رستم نے ہنکا بہلا | گیڑ ہی ایک بعد کو ہنرن جلا
یہ جانے مین رستم ہوا دل اندیش | مبادا الہی جنگ آجاوی پیش
ہین جاہل سبہی لڑمرین نا گہین | فرامرز کو بعد بہیجا وہین
کہا نہ لیئے آخر بس کر تمیز | ہمین طوس مہمان ہے زیادہ عزیز
مبادا غصہ مین نہ مانے کسے | مہین جا کے لاتا ہون سمجہا کے

یہ کہہ کر ہوا زال جہہی سوار — گیا طوس پہلی اوسوس کی تہار

قلعہ ایک دیکھا اودہر سرائے — بڑا ایک خیمہ کہڑا ہیں تس جائے

ہوا وضع ہونکی ستکل پہلوان — پکاتے ہیں کئی طور کہانا وہان

پوچہا کس کا خیمہ ہے اور جس کے پر — کئی طوس کو تب اونہونے خبر

یہہ توران آئے ہے تجار زن — سجی ہے بہت بیشتر مال دہن

نقل طعم و نعمت شراب و کباب — خلق کو کہلاوی ہے جو بے حجاب

اوتر کر کے گہوڑے ستے طوس نے — کیا قصد سوسن کی خیمہ میں نے

جو دیکہا تو بیٹہی ہے اک ماہ زن — سرو سے سہی ہے جسے چند بدن

جو سرو قبا و بدیدار ماہ — نکردی ز خوبی بگردو نگاہ

پوچہا طوس نے پیشہ احوال نام — کہی ہیں ہو سازندہ توران

تہا سوداگر یک نامور نواح — وہ مایل ہو مجبر کیا کر نکاح

قضا سے اونے موت پایا شتاب — جہا مجکو رہنے کو افراسیاب

نہ راضی ہو نکلی ہوں یہاں کی ہون — اگر شاہ خسرو [illegible] ہون

یہہ [illegible] جوان وہ خوبی جمال — وہ بدسیرت و زشت [illegible] سال

کہا طوس [illegible] دل میں آپ نے — لجانا اسے شاہ ایران کنی

پہر اوسنے بلائے سحر کے شراب — ترت ہو گیا طوس [illegible] بخواب

لیا باندہ آ ہبلسم پہلوان — قلعہ میں لجا [illegible] کیا بند وہان

گئے ہی دیو کو کودرز آیا دنبال — بڑا اوس [illegible] رجال

کیا اور بیژن ہی بہیجی سے آگئی — اسطور پہونچے [illegible] ہو قید پائی

گہہ یک [illegible] زال آیا وہان — ہوا اوس تو واضح [illegible] واقعہ بیان

سنونے کئی کی غریب اوس کنی — ولی یہ کیا ہیں وہ خیمہ منی

گر نے کہا کا نہیں ہو گنار — یہ زن نے کئی پہلوان گرفتار

کیا زال نے بے شبہ اعتبار — کہ ہیں نکلی وہ ہے پہلوان پر چہار

بگڑنا ایسے ہے یہ مکار زن — چلا طرف خیمہ کی یہ فیل تن

طرح دیکہہ بہاگے وہ زن چہوڑ — قلعہ بیچ ہو کر لگائے کواڑ

۵ شکستہ کیا گیا در اوسے گرز مار — ہوا ہبلسم جنگ کو روبکار

دغا کے شکل دیکہہ کر زال نے — پہنچایا خبر جلد رستم کنی

جڑا [illegible] گرز سر اوپر — لیا زال نے او زخم بر سپر

پہر ایک گرز مارا اونے [illegible] کر — ہوا ہبلسم [illegible] کار کر

جواب [illegible] سطرف او سطرف تہا سوال — ہوا زال عاجز انتہا [illegible] سال

اسے بیچ میں کہوج کرتا وہاں ۔ فرامرز بہی وان پہنچا تہاں
کہ سینے اودر زنگی اوپر ۔ پہلوان لڑتے ہیں دو ہمدگر
فرامرز نے الغور آیا وہاں ۔ دیکہا زال کو جنگ میں ناگہاں
فرامرز بولا تو ہو در کنار ۔ میں کرتا ہوں اس ساتہ اب کارزار
اتا کہہ تو تا اوسکی کل پلنگ ۔ اٹہا پلسم بہی ندیکہا نہنگ
لڑی جنگ کو گرز شمشیر سے ۔ تہکی آخرش شام کو دیر سے
مکانو نپہ جا کر جب آرام پائی ۔ صبح جلکی رستم و برزو بہی آئی
سو رستم نے آدر زنگی اوپر ۔ طلب پلسم کو کیا زود تر
فرامرز کو جلد تاکید کر ۔ نزدیک شاہ خسرو کے بہجا خبر
ادہر پلسم بہی کرسا جنگ ۔ مقابل ہوا آن کر بید رنگ
کئی ہر دو مل کر پہل تیر مار ۔ پہر اوسکی بعد نیزہ چلی بیشمار
نہایت گرز خنجر و تیغ سون ۔ کئی آخری دن تلک جنگ گون
لڑائی سے دو میں ہوا کوئی زیر ۔ پہری پہر مکان کو ہوا وقت دیر
صبح پہر برزوی اور پلسم ۔ لگی جنگ کرنیکو ملکر بہم
اول روز سو شخص توران کو ۔ خبر کہکی بہیجی تہی سلطان کو

سو بہجا بمع فوج افراسیاب ۔ گرا اوڑ ہوئی بس خبر شتاب
کیا حکم رستم نے برزو کو تب ۔ تو جا روبرو فوج کی سات تب
میں کرتا ہوں یہاں پلسم کا علاج ۔ اسے مارتا ہوں ہر ایک طور آج
ہوا اتہا تہنگ دست برزو سے او ۔ جڑی گرز رستم نے پہر تند ہو
ہوا آخرش پلسم پہلوان ۔ اوس سے نجی بہاگی بچائی بران
کیو طوس گودرز بیژن گیتی ۔ چڑا گیا اپنی سنگ وین
بڑا آکے توراں کی فوج پر ۔ جون گودرز کی قلعہ اوپر شیر نر
بمعہ زال برزو بی غازی لیا ۔ چپ و راست شمشیر بازی کیا
جہار و طرف سے تہی تیر و کی مار ۔ ہوئی بلکہ انکی نبسنا کی بسیار
لگا کیٹ اوٹہا گرد کا اندکار ۔ ہوئی شاہ خسرو کی فوج آشکار
ہوئی فوج رستم کی شادی تمام ۔ تورانیو نکی دلیر تہی ماتم کی شام
اتہا گھبرا تر کو لگا رستم چون ۔ نزک گہر گئی فوج خسرو سے توران
ہوا جنگ اسطور سے بید رنگ ۔ جد عاجز توراں نے ہوئی دل تنگ
کہا آکے پیراں نے افراسیاب ۔ کئی بار بہاگا تو ہو کر خراب
یقین جانتا ہے کہ رستم کے سنگ ۔ مری فوج ہوتی ہے عاجز تنگ

تس اوپر بلا بد بخت برزو ملا / تو سا زنده زن کے کہیں ہیں چلا

بکھتا رزن [illegible] ادی بیاد / کہ نفرین بد بر زبان تنگ بار

زہیلوی جب [illegible] نژاده زن / کہ وندہ بست ہرگز زندہ رانی زن

بہلا ہے جواب بہانے کرنا گریز / نکلنا ہے طور کرنا ہی تیز

کہا لیک تلگ بہاگتا ہیں رہیوں / بڑا دکھ ہے سینہ میں کیا کہوں

یہ کہہ کر کدا اسپ میدان میں / کیا طلب خسرو کو اوس آن میں

کہا ہم تمہیں اب لڑیں ایک تن / غنیمت ہے جو کرتا ہے لڑنے کا کہا

خدا جسکو دیوے سو شاہ ہے کہو بائے / اور ایران توران لگا دو کہ میٹ جائے

سرا [illegible] ایران و توران زمین / شود ایں اگرمین روی زمین

یہ سنکر او خسرو نے غیرت لیا / اوتر فیل سے اسپ سواری کیا

چلا جلد ہو طرف افراسیاب / ہتے مست ہر چونکہ توٹے عقاب

پکڑ باگ گہوڑیکی ست نا مدار / رہی رستم آئے تلک کر بچار

اسے بیج رستم ہی آیا شتاب / سو رستم سے بولا وہ عالیجناب

میں لیتا ہوں اب خون سیاوش کا / خدا ہے نگہبان ناموس کا

دیا جواب رستم کو افراسیاب / ہر جنگ میں بہت ہے کامیاب

میں خواب آزمایا ہوں جنگ اور زور / کئی ضرب بیجون [illegible] رکہتا ہے شور

مجہ ایسے کو چہو کے بتاتا ہے وو / نہ کسطور [illegible] ہے وو

ہیں برزو و فرامرز ہم جب تلک / نہ واجب ہے لڑنا تمہیں تب تلک

غضب میں ہوا شاہ عالی قدر / کہا بہت تند بکو رستم اوپر

کہا کیا تمہارا ہے کس کمتر ہو نہیں / جو اسطور غیرت بتاتا ہے ہیں

شہنشاہ ہو کر جو خود نالڑیں / تو نت ہے کے کچھ کام نہ آیا شر ہیں

ہے جس فوج کا شاہ شمشیر جنگ / سپاہ اوسکی لڑنیکو ہیں بیدرنگ

ہو سپاہ وسکے بعد میں نامور / ملون اسمانکو زمین کے اوپر

زن [illegible] وس نام [illegible] / بلند آسمان از زمین برزم

یہ کہہ کر چلا پہیر گہوڑا کدا / عجز کر کے رستم نہ ہوتا جدا

ملا کے برزو نے سر سے رکاب / ضنجر ہا تمہیں کہنچ بولا شتاب

شکم مارتا ہوں تمہیں ہو کر زبون / میرا ہے یہ سلطانکی گردن خون

قدیموں نے ہر باب کر کے جنگ / نباتے ہیں خدمت میں مجہ ا ننگ

میں خادم نیا ہوں کہوں اس لئے / جلد لی نمک اور ہنر دیا گئے

سعادت ہے اسنے مجکو حصول / اپے عرض عاجز نے کرنا قبول

هوا نرم دل شاہ سن التجا — کہا تو نبیرہ ہے رستم بجا
پہر اور بعد رستم سے بولا دہان — ہے برزو نرم گو و شیرین زبان
سخن اسے بول غصہ نے اگ — اوسنے بجہایا اوٹہی تہی جو لاک
تب اوس بعد برزو بجا لا ادب — گیا سوار ہو طرف افراسیاب
نزدیک ہو کے نعرہ کو مارا بلند — کرڈہا سنکی سلطان دلیں دو چند
کہا اے نکون بخت بد روزگار — ڈرے ہے تو جنگ میں پہرتا تہا خوار
نہ واقف اتہا باپ کے نام سے — سنجیدہ کیا میں سرانجام سے
تجہے دل جاہا پہلا اپنا — سو موئے بجا سایت کاجا تن بنا
نہ ڈر کر خدا کا نمک کر حرام — مجہے ساتہ لڑنے ہوا تیز کام
کہا گرچہ بالا نمک خوار ہوں — ولے شاہ ظالم و جہوتا ہے تون
عزت سیاوش کو دی پناہ — عہد کر کے مارا عبث بیگناہ
نمک کہا تیرا کام سر میں بڑا — اب اوس طرف کہا جاتا ہو لڑا
یہ کہکر وو اٹہایا گرز ہات میں — ہوا شاہ توران لگی کہات میں
کہا مجہ خصم ہے بچگانہ نبرد — تجہ ایسے ہزارونکو گنتا نہ مرد
نیامد یکی زخم ازو پایدار — بمیدان چو تو مرد جنگ آزماد

اسے بیچ یک تیر مارا اونے — لگا پہوڑ بکتر کو دہ پہلو میں
سو اندام سے خون جاری ہوا — درد دلیر برزو کو بہاری ہوا
یہ جاہی یک گرز ماری اوسے — ولے اونہ قابو میں آنے دیے
یہ جا کر ملدتا جہکاتا تہا او — کہ دا اسپ جکر کو کہاتا تہا او
تب آخر کڑی ہو کے دونو دو ہتہار — کمان ہات لیکر کئے تیر مار
دو طرف سے دونو ہی گرگر کے اوٹ — سپر پر پکڑتے تہی تیرونکی چوٹ
کیا اسقدر مار افراسیاب — جو ترکش دیا کر تہی تیر جواب
پکڑ تب گرز شاہ توران نے — کیا قصد انیکا برزو کینے
اوسی وقت ہومان بیچ کر شتاب — کہا اے شہنشاہ عالی جناب
گرز جنگ سے تو برانیکا نہیں — گماں ہے کیوں زندگانے کنیں
غرت کچہ نہیں جو لڑی اوس کا ساتھ — ہے واجب تجہے جنگ سر در دستات
دیا جواب ہومانکو افراسیاب — ہیں برزو کے کینہ سے سر تاب
مجہے درد اوسکا ہے سر تا بپاش — جدا مانیا کر کے لینا کو دوست
کہا تو نے اوسکو جو مارا اگر — تو کیا یک پہلوان مرے لیے بدر
مبادا تجہے کرجہار ہی اونے — توران بڑی بندھا ہے منی

تیغ کرکے سواں وہ پیران نے / حکم کر دیا فوج کو آپ نے
سو حملہ کر ... ایکبار / پڑی آ کے جو طرف برزو پہ مار
تہاتمک تہیں گرز برزو کے پاس / وہ شمشیر پکڑ اتہا دست راس
جیسے گرز مارے سو مرتا تہا وہ / وہ شمشیر سے مارکر تا تہا وہ
چلا مارتا مار لیتا تہا وہاں / جہاں شاہ توران کہڑا تہا تہاں
فرامرز و رستم جو دیکہے یہ حال / سو برزو کے ہونکی مدد کو خوشحال
گرز سے مورچہان بہت اونگی ہات / چلی فوج ایران ہی رستم کی سات
آوازہ سے تیغ اور گرز بیشمار / ہوا خلق اہن گرد نگا ہزار
زبس تیغ و آواز گرز گران / جہان گشت مانند آہنگران
وو دل ملکی بادل ہے برسکال / زمین ہے چلی خون سے لال لال
ہتے ہول خسرو ہی ہنجا جیسے / سو بہاگے تورانی ہو نجوا سبہے
ہزیمت لیا شاہ افراسیاب / لگا بیشہ کی ضروری کا میاب
بجد سو کر رستم نے پیرا وہاں / بجے شادیانے فتح کے تہاں
ہوا ... سیغہ جنگ جس جا ہی / اتہا سیستان وہاں نے دیکہ
کیا ... رستم نے خدمت میں / گیا لیکے سلطانکو اپنے مکان

رکہا ایک ہفتہ تواضع کیا / زر و مال نعمت بدرست دیا
عرض پہر کیا اپنے احوال کے / ہوئی مجہ عمر چہار سو سال کے
حکم ہو تو کچہدن کروں اب آرام / فرامرز برزو ہیں خدمت میں تمام
قبولا عرض شاہ ہوکر خوشحال / دیا بہت رستم کو جاہ و جلال
او برزو کو ملک جری عذر دی / دیئے ملک کے فرمان با مہر کے
کہا اوس ملک کو تو آباد رکہہ / بسے جو باشندے والانکو دل شاد رکہہ
بدو گفت این کشور آباد دار / دل اہل باشندگان شاد دار
فرامرز کو دیکی ہندوستان / بدا وہاں کیا اوسکو آباد و ستان
دکہا زال رستم کو سیستان / گیا کوچ پہر وہاں سے شاہ جہان

داستان کیفیت فرستادن کیخسرو کیکاوس شاہ گودرز را با جنگ افراسیاب

اب آگے سنو شاہ نامہ کتیں / جو انو کے جنگلی ہنگامہ کتیں
۹ سنے گرچہ عورت تو شیری کرے / مرد ہو کے کیون نا دلیری کرے
ہر آنکس کہ شہنامہ خوانی کند / اگر زن بود پہلوانی کند
دیا کر جو سلطنت اور سپاہ / گیا بہاگ تورانکو تو ... شاہ
خزانہ کہلا قلم جاری کیا / طمع دی جمع فوج بہاری کیا

ابدہر شاہ خسرو نے گودرز کون   بولا کر کہے بولا کہی طوس کون
کہ رستم بہت بار توران پر   فتح پاکی آیا ہے ہر آن پر
ہے نوبت تمہاری اب اس وقت کون   تو عاجز ہو ہا گیا ہے حال زبون
تعجب نہیں ہو کر اوارہ گرد   او گیا زور جرأت اوسکی دوبار کرو
حکم پاکے گودرز سلطان کا   گیا قصد نجہ الغور توران کا
کیو طوس بیژن ملکر سب سپاہ   لے انبوہ بہاری ہوا رہ براہ
فرامرز سے پہر کہا شاہ نے   تو رہنا بہت دن ہندوستان مینے
ہو فارغ فتح پاکی اس ملک سین   پہر آنا ختن چین کے حد مین
فتح پاکی گودرز اس راہ سے   وہین آملیگا تجہے دس خصی
وو دل ایک ہو کر کرو اوس حقیر   ہر یک طور سے کیجیو اوسے دستگیر
سنا اسخبر کو جو توران شاہ   کہ گودرز آیا ہے لیکر سپاہ
سو لشکر گران دیکہی ہومانکی   ہوا دل میں ہو تجا مقابل بہ جنگ
دیگر فوج بہاری سے پیران کو   بہجایا مدد پشت ہومان کو
ہوا آکے ہومان مقابل اول   خود ہی آپ لشکر سے باہر نکل
سلح بن گہڑا ہو کے میدان مین   بولایا ملاز رکو اوس کمین

سو بیژن حکم پاکے گودرز کا   مقابل ہوا شیر سا اوس جگا
کیا ہات نیزہ کا ہومان اوپے   بچا کر اونے کر رہا اوپے
قضا سے گرز سر پہ کاری لگا   ضعف آگیا زخم بہاری لگیا
ہر یک گرز بیژن نے مارا دگر   سو ہومان نے چوما زمین آن کر
موا دیکہ سردار ترکان تمام   ملی فوج پیران میں سب خاص و عام
لے پیران نے ہمراہ لشکر کو سب   مقابل ہوا انکے اوپر غضب
لکہا عرض گودرز سلطان کنی   کہ ہومان کو مارا اول جنگ مینے
ولی آکے پیران اوسکی دنبال   لی لشکر گران ہے مقابل میں حال
مدد گر جو رستم کو بہنجگی شاہ   تو کرنا ہوں جلدی اوسے ہی تباہ
سنو خسرو نے کر فوج دیگر تیار   بہجایا مدد عرض سنتے ہی بار
۱۵ لکہا بعد رستم کو تاکید سون   جو جا کر ملی جلد گودرز کون
رہا دو برس معرکہ جنگ کا   مصاف اوس میں لذت آگئی رنگ کا
ہر یک جنگ میں بہت مرتہ سپاہ   مدد بہیجاتے اسی ہر دم شاہ
نہ ہو بجا تہا رستم نہ گودرز پاس   ہوا آخرش ایک جنگ قیاس
وو فوج جان ہو کر بڑے پہلوان   شہید ہو دو طرفہ جو ہا پہلوان

گری لاش پر لاش پر تہار تہار | قیامت ہوئی ... ر

عماری جو پیران نے آخر سنبہال | لڑا فیل کے پکٹ میں اندو کو ڈال

تو ران نے ہیبت ہو کے کہایل ہوئے | ایرانی نہایت کو غالب ہوئے

جھکی فوج ترکان کی کہا کرے مور | پڑی آکے ہر طرف پیرانی چہوڑ

لئے آخر الامر پیران کو مار | سوا اوسکی ماری بہت نامدار

شکست ہو بگی فوج توران کو | سنا شاہ نے موت پیران کو

کر توٹ کر اور صبر چہوٹ کر | کہا غم میں پیران کی سر کوٹ کر

مرا تو پناه برادر بدی | سپہ دار و سردار لشکر بدی

ایں کشته شد بیک ہمیں رکیب باکب | از آں ورگرد بر بخت افراسیاب

اتہا سلطنت کو تو پشت و پناه | خدا نے یہ دولت کیا اب تباه

قسم کہا کے بولا جب افراسیاب | حرام ہے مجھی خورش آرام خواب

نہ جب لگ میں لیونگا کینہ کہیں | نہیں چین تب لگ ہے سینہ کہیں

فتح کی خبر سنکی ایران شاه | جو پیران موا اور بہاگی سپاه

بجا شکر ایزد نے خوشی مان کر | خلا کو ... کوچ توران ...

اوتر کر او دریائے جیحون پار | بخارا سمرقند دیگر دیار

وہان کی ... ایک بیٹہا کر شتاب | جلا اب وہ نہال افراسیاب

اید ہر سے شاه ایران نے دام دام | خزینہ دفینہ جو تہا سب تمام

دیا فوج کو اور رجع کر سپاه | ہوا مستعد جنگ کو کینہ خواه

تہا فرزند یک اوسکتیں شیر جنگ | رکہا تہا اوسے نام شیده پشنگ

دیا سنگ اوسکی نوکر سو ہزار | روانہ کیا جنگ کو استوار

خبر پا کی خسرو نے شیده کی ہی | ہجا خوش کہ ہے سب اپنا تیبی

اتہا اوس سو بیٹے زیاده بپار | دیا فوج ہمراه اسپی ہزار

او سپر ... رستم ہی پہنچا وہان | کہا اوسکو سلطان ای پہلوان

تو ہو کر اتالیق کہہ اسپ کا | خورد سال ہے اوسکی ہمراه جا

قبول ہو کے رستم سو ہو بارکاب | سنا رستم انکو افراسیاب

سو خود ہی نکل لا کہ اسوار ہے | ملا ان شیده کو بلغار سے

او شیده کو ہجا رسالت منے | صلح کا دی پیغام خسرو کنی

لکہا کر ہو راضی کریگا صلاح | تو بیٹے کو رکتا ہوں وہاں با سپاه

ہمیشہ رہیگا او خدمت گذار | جئے تک نہا دونگا قول و قرار

کرے سب جو نا ناسے ... جنگ جو | تو حق کے نزدیک آخر ہو خوار ہو

تو کینہ سیاوش کا بھول کر
مجھے جان سیاوش سے جان ہر

نہ زان گفتم این کز تو ترسان شدم
و لیکن بہ گفتم ہراسان شدم

یہ مت جان تو … ڈرتا ہوں میں
ضعیف ہو کے بادہلاک ڈرتا ہوں میں

ولیکن میں کہتا ہوں یہ جان کر
کہ کینہ میں ہوگا دو طرفہ ضرر

صلح کر کے ہم تم جو یکدل ہو جائیں
تو لشکر دو طرفہ سے آرام پائیں

کہا بعد فرزند شیدا کہ تیں
صلح پر جو راضی اگر ہوئی ہیں

تو کہ کیوں یہ کرتا ہے عالم قتل
ہمیں تم کریں ملک کی جنگ و جدل

جو مجھ سات لڑنے ہیں راضی ہوئی
تو بیٹے سے میرے تو ہو جنگ جوئی

اگر تو جو بیٹے کو مارے کبھی
کروں میں نظر ملک توران سبھی

میں بیٹھوں گا پھر ہو کے گوشہ نشیں
سمجھے دل سے پامال کیا ہو اپنوں

یہ کہہ کر کیا بعد شیدا کی پاس
دلیر ہو کے کہنا سخن بے ہراس

دیا جواب شیدا کہ خسرو کہ تیں
جو قابو ملا مجھ تو مارونگا میں

موا میں تو تم پر سے ہوں جان نثار
ہو خوش وقت رخصت کیا شہریار

خبر سن کے خسرو نے بولا شتاب
ہوا بہت خاطر میں اضطراب

او نے تو کہا ہے صلح پر خیال
کرونگا ذبح میں بدر کے مثال

غرض

غرض کہ شیدا نے خسرو کی پاس
جو پیغام تہا سو کیا التماس

دیا بہوت خسرو نے غیرت او نے
کہا جا کہو آج از نام سے

شہ پہلے کو دوں گا میں اسکا جواب
کیا جا کے … شیدا شتاب

کہا شاہ نے نامدار و نکی سات
دیکھو او دس … جاہل کی بات

نواسے نانا کی نانیکو چھوڑ
لکہا ہے جو والد کے کینہ کو چھوڑ

وگرنیں تو مجھ سنگ نا بیٹے کی سنگ
چڑہا ہو کے گرآن میدان میں جنگ

جو شیدا کو دیکھا تو یہ بدنہاد
سرخ چشم … تہا پر فساد

شتابی نکرتا جو رخصت اوسے
تو کرتا مجھ اوپر ضرب تیغ سے

… مگا کر او سے سو وقت بکتر صلاح
ارادہ کیا جنگ شیدا نے شاہ

سو رستم دگر نامداران …
منع کر کے بولی یہ شایان نہیں

وہ افراسیاب مگر جھپیندہ کر
دلاتا ہے غیرت تمہیں پر بشر

نہ فرزند مرنیکا غم ہے اوسے
نہ بہانے مو بکا الم ہے اوسے

12 تیرے ہات سے گر جو شیدا موا
تو کیا او سکا باپ نا ہو وے کم نہوا

دگر او برزم تو گردد ہلاک
ز ایران بر آید یکی تیرہ خاک

اگر تو جو او دست … پڑے
تو ایران سیہ خاک ہو کر اوڑے

یہ بہتر ہیں مصلحت سنگ فال — جو شہیدا کو رخصت کرو ہر حال
بولا کر اوس وقت عزم کے سات — بدا وبکی خسرو نے ولا یہ بات
کہ قارن کنی کی نامہ کا جواب — ہہجا تا ہوں بہجنی تمہاری شتاب
کہا وقت رخصت کے شہیدا نے اب — میں لڑنیکو تم سات آیا ہوں اب
ہوا اسنکی غیرت میں ایران شاہ — کہا آج میں لڑونگا صباح
دیا جواب نامہ کا قارن کنی — تمہا مضمون اسطور کا اوسنیہ
کہ مجہ طرف سے ہو کہ بالکل ہراس — صلح کیجیو جا سیاوس پاس
لڑائی کو مستعد ہوتا ہے شیر — تو کرنا نہیں جنگ کے وقت دیر
لئے تیر یہ مجہے جانا ہنر و — میں نامرد نہیں گرچہ ہیکا اومرد
فضل حق ہے سب طور شامل مجہے — فتح ہو نہار ہے کامل مجہی
اس جا تہا تو ملک موت سے — خزانگی جس میں اس ہے کسے
حیث جانکے کہ جو مانگی امن — تر دیک حقکی ہو سلیمان کشتن
چہنیا کر تیرا تاج و تخت و نگین — کرونگا فتح ہے کو نشین
کہا شاہ نے پہر قارن سے بات — لیجا شخص یک کوئی شہیدا کا سات
سو قارن کیا جائے شہیدا اودہر — منگا کوئی ہمراہ چلنے لبسر

وہ شہید نے بولا شتابی سے کیا — صبح جنگ ہے دیکہنے پہر جا
ولی شاہ سے کہ جو تنہا لڑی — جو ہیں اور دیکہیں تماشا کہڑی
دیا جواب قارن نے سلطان کتین — مدد اوس کے وقت در کار نہین
کریگا تجہی مار کر او دفن — یہ جامہ تیرا تجکو ہوگا کفن
تیری غم سے رویگا تیرا پدر — جو کاوس سیاوس کو پالا کر
دکہانے تیری تجکو لائے یہان — اجل تجہ بہنا نے یہ ہوئے عیان
غرض من او لڑا ہوا اور روز — دکہا پہر خورشید لیتے فروز
پہن کر جو شہیدا نے اصلاح جنگ — کہڑا آن میدان میں پہر رنگ
اودہر شاہ خسرو بہی تیار ہو — مقابل ہوا انکر زرہ بر و
کہا تب او شہیدا نے ہو تیز دم — پیادہ ہو کشتی کو کرنا بہم
قبول ہو کے خسرو نے اس بات پر — ہوی جنگ کشتی میں بایکدگر
اول روز شہیدا نے اپنا کیا — ولیکن خسرو کو جنبش دیا
۱۳ پہر اوس شہید سلطان حق یاد کر — بکر ہر دو ہاتو سے گردن کمر
اوٹہا کر جو مارا زمین سخت پر — دیا پا مثل کو رکے خنجر سر
خنجر نکا پہلو میں مارا شتاب — جگر سے بہر جاری کیا سرخ آب

تکبر ظلم جاہلی اور حرام ‏ ‏ ہے ہے یہ غارت گر انجام کام

عمل دلی شیدہ کو تنک و کلاب ‏ ‏ خبر میں کیا عرض بہر صواب

وہ قارن کیا نزد افراسیاب ‏ ‏ او شیدا کے ساتہے پہنچی شتاب

خبر سن کیا شاہ نے خم کتیں ‏ ‏ دیا جواب نام کا قارن کو تین

طبل کوچ کا کر اوسے وقت پر ‏ ‏ چلا شاہ خسرو طرف دود کر

پڑا انکر جون و یوئی پر تنگ ‏ ‏ ہوئی ہر دو لشکر مقابل بجنگ

وہ شیدا کے مرنے سے ترکان تمام ‏ ‏ ہوئی مستعد جنگ پر نام نام

اندیشہ نکچہ زندگی کا کیئے ‏ ‏ خوشی سے سات سینہ سپر کر لیئے

گزر تیر نیزہ کتیں ذوق سے ‏ ‏ لیویں سر او سینہ او پر شوق سے

دو شاہ دو کشور خداوند گینہ ور آر ‏ ‏ رکیبی بہ بدر و زبر شوگو دز

بیابان نبرد ار چیحون خون ‏ ‏ بکی بہ خسرو دیگری سر نگون

لڑی ضد سے دو ملک تہے با جور ‏ ‏ اسے غم پدر کا اوسے غم پسر

ہوا جنگ اس رنگ سے بس عظیم ‏ ‏ جو لاشان کرین لاٹ پر ہو دو نیم

زمین غرق ہو خون نلی درمیان ‏ ‏ سرخ ہو گیا خون نے آسمان

نہایت فضل حق ستے بہم چند ‏ ‏ ایران فتح پا ہو گئی سر بلند

شکست ہو گئی فوج توران تمام ‏ ‏ گریزان ہوئی جو اتہی خاص عام

نہ پہرتا تہا سلطان کسی طور سے ‏ ‏ کیئے لیکن باگان پکڑ زور سے

ذکر رفتن خسرو در تعقیب افراسیاب و در سپر کردہ و کشتن افراسیاب

فتح پاکی سلطان مبارک اساس ‏ ‏ لکہا خوش خبر شاہ کاؤس پاس

چلا آپ دنبال ہو کر شتاب ‏ ‏ جدہر بہاگتا تہا او افراسیاب

گیا چین کی سرحد میں بہجی لگا ‏ ‏ پڑا جان خاقان پر دغدغا

مدارات تحفہ زحد بیشتر ‏ ‏ دیا بہیج خسرو کنی بیشتر

کہا ایلچی کو بولا شاہ نے ‏ ‏ کہ جا جلد کہہ اپنے خاقان کنے

رکہیگا ملک میں گر افراسیاب ‏ ‏ تو تو بہی اسیطور ہوگا خراب

ہوا سنکی خاقان غیرت پذیر ‏ ‏ دیا نہیں ٹہکانا اوسے ناگزیر

کیا طی بیابان جنگل بجز آب ‏ ‏ دہان سے بہاگا نکل کر شتاب

کیا بہاگ سرحد مکران ملک ‏ ‏ سو بہجا وہان جا کے خسرو ملک ۱۴

وہان سے بہی بہاگا نکل کر خراب ‏ ‏ رہے نا مدار و نہیں کچہ دیر گاہ

جب ملک میں جا کے مانگی پناہ ‏ ‏ سو دہشت سے خسرو کی دیتا نہ راہ

یہ خسرو تو دو ہوا تہ بہی بڑا | جدہر بہاگ جاتا تہا ہے کہڑا
نہایت کو تنہا رہا ایک جان | جدا ہوگئی سب رفیق و جوان
اکیلا ہوا جب گیا تخت و تاج | چہپا کوہ میں غار میں لاعلاج
قضا ہر ٹہکانے یہ کرتی ہے کام | ارادت کری مصلحت کا نظام
بڑا اتفاقا وہاں آکے کام | فریدون نسل ایک تہا ہوم نام
ظلم دیکہ کر اوسنے افراسیاب | لب تہا اوس غار میں ہو خراب
خدا کے عبادت میں مشغول تہا | شجاعت و ہمت میں مقبول تہا
تہا اوس جاگہ سے کچہ بلندی پہ ہوم | سنا وہاں نے آواز درد و ہموم
اتہی رات تاریک و تنگ جا | کیا کان اوسطرف سننے لگا
کتا تہا آپ آپ میں ہو غمیں | کہ ای شاہ توران ما چین چین
بہ جاہ و تجمل تیرا تخت و تاج | کہ ... لیا بخت ... تاج
فلکنے دغا کیا لیا تجہ سنگات | ہویدا ہوگئی سب سننے کے بات
ہوا ہوم خوش وقت اور کامیاب | یقین جانکر اوسکو افراسیاب
کیا ہوم نے شاہ افراسیاب | دعا حق نے تیری کیا مستجاب
نکل آ شتاب اپنے غار سے | ہوو وہ مخلص تجکو آزار سے

تجے غیب ستے ہوا ہے الہام | کرو نکالا تیرا مدعا میں تمام
سمجہ مرد غیبی اوس افراسیاب | خوشی ہو کہ دل بیچ ایا شتاب
اسی وقت مستعد ہو ہوم نے | ضرب سخت مارا پیٹ کی نیچے
ہوا بہت بیتاب کہایا وہم | کمر ملکی السمیں پکڑی بہم
کیا بہت کشتی کو شاہ دلیر | نہایت لیا ہوم نے اوسکو زیر
محف

براوردن بادشہنشاہ دلیر | بہ اخر درا ہوم آورد زیر

بہنک کرے زمین بیچ باندہا شتاب | لگا عجز کرنیکو افراسیاب
کہا میں بدی کیا کیا تجہ سنگات | جو باندہا تو نے مجکو منحنیکی بات
کہا ہوم نے اوسکو ای بد اصل | بہت شاہزادی فریدون نسل
تو نے اونکو مارا عبث بے گناہ | اسے ظلم سے میں لیا ہاں پناہ
یہ سختہ میں مجکو ہوئی چند سال | دعا حق سے منگتا تہا تجہ پر زوال
جو اوس مرد سے مخلصی کر حصول | مکان اپنے کو کروں پہر نزول ۱۵
سو حق نے لیا اب دعا مستجاب | گرفتار تجکو کیا یا عذاب
بہلا اب تو کہہ تہا کہ جنگل ارینہ | جو آیا تہا اسکوہ کے غار میں
کہاں اب حقیقت کو افراسیاب | کہ خسرو کا واسطہ پہر عذاب

چلا باندھ لی تب اوسے ہوم نے | زفان کہو چنا شاہ خسرو کنے
گیا لیکی جب وقت خسرو کی پاس | خوشحالی کیا شاہ یے بی قیاس
نوازش کیا ہوم پر بیشمار | عزت آبروئی کیا نامدار
گرشیوز کو پہر بولا شاہ نے | ہٹہالا وہیں شاہ توران کنے
یہ دونو کتیں کاٹ سر بے زوال | کیے سر جدا اونکا مرغی مثال
سیاوش کی لیکی کینہ کتیں | پہر شاہ کر سرد سینہ کتیں
رکہیا آگے رستم کو توران میں | خود آیا ہو دلشاد ایران میں
لیا شاہ کاوس نے بہشتوا | گیا لیکی کو دیہیں صفت وثنا
پسر و جشم جو تہا نزدیں پیار سے | نچھاور کیا زر و دینار سے
پہر اوس بعد کچہ روز کے درمیان | لیا شاہ کاوس جنت مکان
ہوا بادشاہ ہو منیں خسرو عظیم | مٹا [illegible] ظالم کا بیم
سخاوت عدل داد ہور نے ستے | زمانہ ہوا اتہی پہول سونے ستے
دیا خلق کو مقبول ہے بادشاہ | جو عادل ہو والی رعیت سپاہ
امانت خدا ہے ملک مال گنج | سمجھ آپنا [illegible] در نج
شرافت کا گوہر یہ ہے کہاک | ہلادے نہ ہرگز نہ کونکی حال

یہی ہے خلاصہ میری بات میں | کہ توشہ رکہی موت کے ہات میں
بہت مرگئے مال کو دہانت [illegible] | ہوا آخرش کو نتار کنا ساتہ
خرچ جمع ہووے تو چہوڑے ہزار | کرے طمع ہیچ اپنے کو وہ خوار
رہے دو قرن سلطنت خسروے | ہا پکڑ و شادی اتہی نت نوی
پہر آخر کو حق کی محبت زیاد | دیا چہوڑ دلبر سے دنیا کی یاد
ترک سب کیا سلطنت کار بار | دیا سونپ اوینکو جو تہی اہل کار
عبادت میں ہو کر کے صدق الیقیں | ہوا آپ دنیا سے گوشہ نشین
بزرگان ایران رستم و زال | سبو نے نصیحت کا بولی سوال
پہر پہر کہو سلطنت کار و بار | رہا سو عبادت کرو اختیار
دیا جواب سلطان اوس آن میں | وجہہ یاں نہیں ماتیں بکہیا نہیں
[illegible] اہل دل | برا نیکا دین دنیا سے مل
ہوا سیر دنیا کے دل ہو سرا [illegible] | مرک جاتا ہو سو خداوند پاس
کہا زال نے موت خیرات ہے | عدل منصفی سو عبادات ہے
کہا شاہ نے مجہ [illegible] طاقت نہیں | بجز یاد حق مخلو طاعت نہیں
اوسے الغرض [illegible] پیرا سہاتا نہیں | جو یکدن طرف اومی کے کہیں

١٦

پڑا ہے میری لگے آواز کان / کہ ہو تجا تیری کوچ کا وقت آن
لے ہمراہ توشہ جو لیتے بنے / بنے گا نہ کچھ پھر ستانے میں
ہوا جب مجھکو یہ غیبی سروش / نہ آرام کچھ ہے نہ دنیا کا ہوش
جو مال اتنی تھی مجھ سو پایا ہوں میں / یہ شادی سے دلکو بھرایا ہوں میں
بولا بہر خزانہ تصرف کیا / جو تھا جس موافق او سے بھیج دیا
جو معصوم تھی غیر مادر پدر / او بیوہ زنان جو بغیر از پدر
سو او سکی مسکین فقر تمام / رہا کوئی نہ محتاج ایرانمیں تمام
دگر کودکان کہ بی مادر اند / زنانی کہ بی شوی بیچارہ اند
برون [illegible] / بہ بخشید [illegible]
تھا داماد کاوس لہراسپ کر / ہٹھایا او سے تخت ایران پر
فریبرز بیٹا تھا کاوس کا / [illegible] کہا
لہراسپ [illegible] / وہاں سبھوں میں ایرانکا تاج و تخت
جیسے فرزند سے مجھکو بر تر عزیز / او تم بھی سیانے ہو سب با تمیز
رہو او سکی [illegible] / بغیر [illegible] آن میں
فریبرز او رسب [illegible] المہام / قبولے اطاعت کو بلکر تمام

کہا شاہ نے بعد ازان اوس جگا / مجھے غیب سے یہ ہوا ہے ندا
جنگل بیچ ہے ایک چشمہ نہان / میں سو ہونگا جا زندگی سے نہان
جو تھی زال رستم و گرنامدار / کہا سبکو رخصت بصبر و قرار
بھری سب نہایت کو زار و نزار / او خود ہونگا افسوس کرتے ہزار
خردمند زین کار حیران بود / کہ زندہ کسی چون ز یزدان شود
خردمند ہوی دیکھ حیرت میں / کہ جیتا کوئی جای جنگلی کینے
گیو او فریبرز گودرز طوس / یہ جا دو لگی سنگ ہو خصوص
گیا شاہ خسرو نے چشمے کے پاس / غسل کر کے بولا و میں حق شناس
[illegible] آن بیجا جدائیکا اب / سنتا ہے نکل جاؤ تم یہاں سے سب
پڑیگا برف اس جگہ پر زیاد / جلیلگی پہر اوس بعد ازان تند باد
مکان ہوئیگا یہ تمہ سہمناک / رہو گے تو سب ملکے ہوگے ہلاک
اتا کہہ کے خسرو [illegible] / [illegible] ایک غائب ہوا اس جگا ۱۷
ز خسرو نہ دیدند جای نشان / برہ بازگشتند چون بیہشان
گھڑی ایک بعد [illegible] گمان / قیامت ہوئی آشکار وہاں
چلے باد [illegible] کی باران سمیت / [illegible] کا رونکا [illegible]

کیئو طوس و بیزن کو در بیب | موئی اس جگو اس برف کے سبب

در داستان ذکر پادشاه لہراسپ شاه و فرزندش گشتاسپ در ملک روم

کیا بادشاہی کو خسرو سپرس | با تخت ایران پہ یکصد برس
ہوا شاہ لہراسپ خسرو کے بعد | عدل کر دیا سب رعایا کی داد
محل بادشاہی سنگار و شن کیا | خلق کر خلق کو بہت سکہ دیا
اوسے چار فرزند تھی نیک خو | اول شاہ کاوس دختر سے او
اردشیر ایک اور شیدسپ ایک | شکل خوبصورت و خوبی میں نیک
اتھی دو سر زن سے دو بے نظیر | یکے نام گشتاسپ دوم زریر
ولیکن یہ گشتاسپ تھا پر غرور | جھلکتا تھا پیشانی سیں اوسکا نور
ہر یک فن میں چالاک تھا خوش شکل | زبردست اور شیر دل پر عقل
غرور اوسمیں ولیکن بہت تہ | لہراسپ نے اوسکو رکھا خوار کر
جہا دوسرے اور فرزند کو | ولی عہد کر شاہ ایران کردان
نہ لاتا تھا گشتاسپ اپنے اتنے | گیا روم کو بھاگ کر داب سے
کیا بیٹھ کونے میں کچھدن گذر | لگا بہت ہونیکو فاقہ فقر
بہت کہو جا جو طرف روزگار | ولیکن زمانہ نہ ہوتا تھا یار

بہت

نہایت شہر میں اتھا ایک لوہار | مدد زور سے اوسکی کیا اختیار
جرا تھا نہیں کہیں تے سندان پر | ہمہ سندان ہوا ٹیٹ زیر و زبر
بہ تیر سپید استاد کوعرای جوان مرد | ز زخم تو سندان شد دو دو نیم
ڈرا بہت حیرت زدہ ہو لوہار | او سیوقت گھر سے نکالا بہار
بہر اشہر میں کچھ جو خونخوار تر | کیا حق نے آخر مہر کے نظر
جو قیصر اتھا روم کا بادشاہ | اوسے یہ رسم تھا سدا بدنگاہ
بلوغت میں ہوتے تھی دختر جوان | جشن کر بولا شاہزادی یدہان
جشن کر کے عالی او دختر لئے | جوانان نسل شاہ حاضر کیئے
جشن پر لڑکیکی ہوتے تھی چاہ | اوسے کر نے شاہ اوسکا بیاہ
ہوئی ایک دختر جوان باشعور | کتابون تھا نام اوسکا مشہور
جمع کر کے مجلس کیا قیصر نے | ولیکن یہ کرتے تھی خوش کسی کے
18 ہوئی تھی اوسے خواب میں یہ خبر | جو آیا جوان ایک میان خوب تر
شکل اسقدر ہے و صورت تمام | ملائک زدہ بہت گشتاسپ نام
او سلطان ایران کا ہو خاندان | نصیب و نہیں میری ہے وہی جوان
کتابون نے دیکھو جتنے تھی ناں ان | ہوا ایک مجلس میں حاضر وہان

چلے دیکھنے جب مجالس میں — یکایک نظر جل گئے اوس کنے
بشارہ ہوا تہا سو تصدیق ہان — یقین کر کے سمجھے وہ ہے جوان
سو گردن میں گل کے حمایل کو ڈال — گئی ہیہ محل کو نہایت خوشحال
نظر کر کے قیصر نے اوس جوان کو — ہوا سخت غمگین دل چشم تر
جب اون نے اوسکا پوچھا تمام — سوا اوسنے بیان سب کیا نام نام
وہ قیصر نے سنکر نہ باور کیا — ہوا لاچار لڑکیکو اوسکو دیا
اوسی وقت محلو سے باہر نکال — دیا گہر نہ ہمراہ اجناس مال
کتابونکو لیکر کے گشتاسپ نے — رہا جاکے ویران خانہ میں
گذر کر کے ہر روز دریا کے پار — لے آتا تہا ملک کو کر شکار
دیو بی اوسمیں آدہا گذرا تکو — بچے سو کری آن گذران کو
اتہا خویش قیصر کا میرین نام — اور نے کو بیجا لکہلا کر پیام
او دختر میانہ جو ہے نیک نام — مجہے دیکے کیجے سرافراز عام
او قیصر تو نے گشتاسپ کو اوسے — کہا تہا جو لڑکیاں نہ دینا کسے
بجد دیکی میرین کو او شاہ — کہا ملک شرط سے کرو نکاح بیاہ
فلانے جنگل میں گرگ جسیم — بہت سرکشیدہ ہے وہ ظالم عظیم

کوئی اوسکی آگے نہ لاتا ہی تاب — کیا ملک میریکو ویران خراب
لئے دفعہ میں صید کا قصد کر — گیا اوسکی عہدہ سے لایا نہ بر
اگر تو نے اوسے مار کر آئیگا — تو دختر میانہ کہیں پائیگا
یہ سنکر وہ میرین ہوا نا امید — بتایا اوسے تب گذر نے بہید
ہوا ہے جو داماد قیصر کا حال — جوانمرد ہے شیر دل تیز بال
گذر کر کے ہر روز دریا کے پار — لے آتا ہے ملک کو کر کر شکار
اگر اوسنے تو کری التماس — تو ماریگا وہ گرگ کو لے ہر آس
خوشی ہو کے میرین گذر پالی سنگ — گیا اوسکی گہر رات کو بید رنگ
کیا التجا بہت گشتاسپ سے — قبول ہو کے تب اوسنے بولا اوسے
اگر مجہے مشکل میری ہے آسان — تو مطلب ہے تیرے بتا ہے یہ جان
صبح دوسرے دیکہہ ہے گشتاسپ نے — گیا اوس جنگل میں گرگ کے کنے
گذربان میرین بہی ہمراہ ہو — لگی در سے دیکہنے دو بدو
جو دیکہے تو ہے فیل تن دیو زاد — گرگ نے بہی دیکہا ہوا تند باد
جنبش کر کے آیا جو گشتاسپ نے — جرا تہ ہے ہم دو دوسے میں
لگا ایک ہی ہو میں چہیدا جگر — بہت ہر دوسرے ہی جو مارا دگر

ہوا تیر دوست کاری ستی　　تہمنگ ہو گیا خون جاری ستی
گرگ نے پہنچ کر کے گستاسب پاس　　چلا پنجہ از زور بیچے ہراس
بجا لر اونے تیغ مارا گستاسب　　زمیں پر گرا ہو دو پارا اعراب
رفیقاں گرگ کو ہوا دیکھ کر　　کہی آفریں دست بازو اوپر
کہا جا کے سبہوں نے قیصر کنے　　گرگ کوں ہیں مارا ہوں جنگل منے
دیکھا جا کے قیصر نے گرگ عجب　　خوشی ہو دیا بیاہ بیٹی کو تب
اتہا اہرمن نام کا ایک سگا　　وہ دختر تہی چہوٹی سو منگنی لگا
سو سنکر کے قیصر نے اوسکو کہا　　فلانے مکاں پر جو ہے اژدہا
اگر تو اوسے مار کر آئیگا　　تو پہر چہوٹی بیٹی ترت پائیگا
فکر میں ہوا سن سخن اہرمن　　کہ اژدر کا مرنا ہے مشکل کٹھن
گدا پاں نے اگر خبر اوس [illegible]　　[illegible] گستاسب [illegible] واقف لیا
کیا اس سخن اہرمن ایسکی پاس　　ہوا آپنے کے کیا التماس
بجاں منت اوسنے کیا بے دریغ　　منگایا لوہار کے ایک تیز تیغ
درازہ میں تہا [illegible] روادار　　جڑیاں نیزیاں جڑیاں جب بے شمار
گیا چلکے گستاسب اوس کوہ پاس　　کیا ایک نعرہ کہ تہی دہر آس

اوٹھا دیکھ اژدر نے آدم کی ذات　　لگا مارنے نیر کو وہ نجات
چلا اژدہا ہو غضبناک تیر　　یہ ہمت کر کے بہجی عمر کی سپر
لگی جیب وو اژدر کو چالیس تیر　　سو زخموں سے اژدہا ہوا تب حقیر
بہر اوس نے بعد تیغہ لے دندانہ دار　　بندہا سر پہ نیزہ کے کر استوار
نزدیک جا کے موئیں بہرایا اوسے　　دہن او مغز سے چڑہایا اوسے
جب آخر کو اژدر نے سستی لیا　　بہتر لیکی سر اوسکا جدا کیا
تہی دو دانت موئیں سو باہر نکال　　زمیں پر دیا چہوڑ کر مار ڈال

بکشت اژدہا آن یل نیکبخت　　بکندند از دہانش دو دندان سخت

اوہر کوہ سے پہلوان نیک ذات　　دیا دانت اژدر کے سوگات
سو لا کر کے اہرنے قیصر کے پاس　　مطالب کا اپنے کیا التماس
ترت سنکے ضیافت تیاری کیا　　اتفاقاً بجا لر سواری کیا
ہوا جا کے اوس کوہ اوپر کیا　　جہ دیکھا تو اژدر مرا ہے پڑا
ندی خون سیتے رواں دیکہ وہیں　　کہا اہرمن کو نہ تیرا کام ہیں
یہ ہے دیو کا کام انسان کیے　　تو اہرمن کو کہتا ہے سو ہے جہوٹ تج
بہرحال وعدہ خلافی نکر　　دیا اوسکو دختر موسیم وزر

۲۰

کچہ یکدنکو عورت نے گشتاسپ تی ‏ کہی شاہ عورتون پاس آئی

خبر سنکی عورت نے قیصر کی تب ‏ کہی شاہ اپنے کتین بہید سب

کہ گرگ کتے وہ مارے گشتاسپ نے ‏ گیا نام دونونکا تیغی کئے

بولا شاہ گشتاسپ نے اوس گہڑی ‏ دیا جاہ و منصب نوازش بڑی

مراتب سبے سلطنت بخش دیا ‏ خوشی ہو سپہدار لشکر کیا

داستان ذکر جنگ کردن گشتاسپ با الیاس والی مصر

یہ گشتاسپ نے پائی جاہ جلال ‏ کیا ملک گیری کا دلمین خیال

مصر کا جو والی تہا الیاس نام ‏ لکہا اوسکو اسطور نامہ پیام

کہ بہتر مصر کا ملک چہوڑ دی ‏ ولگر نہیں تو آ جنگ مجہ ساتہ لی

سو سنکر خبر یون ہوا او تیار ‏ سجا جنگ کا ساز نکلا بہار

ادہر شاہ قیصر نے لشکر تمام ‏ دیا سنگ گشتاسپ کی نام نام

ملا آپ لیکی خاصونکو سنگ ‏ ہوئی ہر دو لشکر مقابل جنگ

ہوا جنگ لشکر سے ہر رنگ ‏ قیامت ہوئی ویک احوال تنگ

شبا شب و پیادہ ہوا دو ہزار ‏ زمانہ ہوا تل آو پر آنکہ بار

گرے لاش پر لاش پر شہ سوار ‏ دیکہا ہر ہوا کیچ خون ہوا ہزار

کدا آنسب بید انمہن گشتاسپ نی ‏ بلایا وہ الیاس کو سامنی

سو پہنچا اونے آن کر بید رنگ ‏ لگی جنگ کرنے لگو ہر دو سنگ

نہ فرصت دیا اوسکو گشتاسپ نے ‏ کیا بند نیزے سکو ملتر نی

گرا یا اوسے اسپ سے ہوین اوتر ‏ اپن ہی نزت پاو مناکو دگر

بلند ہاتہ دونوکو آپت زور سے ‏ لیجا پاس قیصر کے سو بنیاد او

ہوئی فوج غارت مصر کی تمام ‏ کہ بزاران ہوئے ہمین بسر کی تمام

جلا ہوکے دنبال قیصر شتاب ‏ خبر لی شہر ملک کیا با عتاب

کہ اوس ملک کو ضبط کی گنج مال ‏ فتح پایا ہمراہ روم کو ہو خوشحال

۲۱ مراتب دیا بہت گشتاسپ کون ‏ ملک مال دو دولت دیا سجان سون

کچہ یک دن لگے نہیں گشتاسپ نے ‏ کہا ایک روز آکی قیصر کنی

حکم ہو تو ایران سپہ داری کرون ‏ ملک لی کی فرمان جاری کرون

دیا جواب قیصر نے کر کی نگاہ ‏ کہ سلطان اعظم ہے لہراسپ شاہ

اطاعت میں ہم ہیں وہ ہاتہ نہی ‏ نہ بہتر ہے اوس سلطنت کی دشمنی

کہا بعد قیصر سے گشتاسپ وین ‏ کہ اب اونکا لینا ہے ہشن کا ہین

پدر ہے مجہ ایران کا بادشاہ ‏ مجہے بہید وہانکا بالکل آگاہ

میری جنگ کا تاب لانیکا نہیں — میرے روبرو کوئی بر آنیکا نہیں
ہین پنج ہوی جمعیت سے تنہا وہاں — کرو دنگا ملک ضبط جہانگا تہاں
خوشی ہو کہ قیصر نہ گشتاسپ کی — لیا گود مین جوم کر سر د مون
حشم اور مراتب کو ایراد کر — لکہا بعد لہراسپ کو خط اس قدر
کہ یہ ملک ایران کا جو ہے تجہی — مناسب ہے ویسا اسمین ہمی تجہی
وگر نہیں تو کر جنگ مجہ سا سخت — نہ ایران رکہونگا نہ تاج تخت
دیا جا کی نامہ کو قابوس نے — کہا ہے اسکے سب نے اوسکی کینے
کہ یک ملک با حشر کر اپنے ہات — لگا بولنے یون تکبر کے بات
پوچہا پہر سلطان نے قابوس سے — کیا خزر کا ملک کس طور ہات
وہ الیاس مارا گیا کس قدر — کہا تب اوے قابوس بول کر
ہوا ہے جو داماد قیصر کا حال — خدا ہے ہین نہیں پہلوان اوس مثال
اول گرگ مارا و اژدر دگر — کہ پہر ارادہ جو لینا مصر
سو الیاس کو اس سے ہیں اول — کیا کیجہ مرغی مثال
پوچہا شاہ نے پہر صورت شکل — ہے تجہ مین طرح اوسکی نقل
نگہ کر قابوس دیکہا زریر — کہا او جوان ہے اسکی نظیر

پوچہا بعد ازان نام کیا ہے اوسے — کہا اوسنے گشتاسپ کہتے جسے
لہراسپ نے کر اپنے بیٹے کے یاد — پوچہا دلیمن ہے سب وہ سبکا قرار
دیا جواب نامہ کا لکہہ کر اوسے — کہ مت بہول تو یک پہلوان ہے
بہت اوس سے بہتر ہین مجہ پاس آج — بہلا ہے جسے تو دیا کر خراج

نہ ایران جو ہر گشت الیاس مرد — کہ کس گشت شوخی تو از بہر انجمن

نہ ایران خزر ہے والیاس ہیں — جو ہووینگا مر گشت مجلس ہین یہاں
پہر اوس بعد گشت نے بولا یا زریر — کہا جا بہول ہو کے تو نا گزیر
کہنا تجہ بہلا نہیں ہے کینہ بیر آج — صلح کر تو چہوڑ دیگا سلطان خراج
وہان سے تو پہر جا کے گشتاسپ پاس — میر لطف سے کر بہت التماس
کہ تیری قدر کو نجہانا نہیں — پشیمان ہوا اپنے دلمین ہین
بد رہبر کے نخشش تقصیر کو — بہلا ہے بلد رسکی نیر کو
۲۲ عبادت کا ہے میری دلمین خیال — وہ ہین تجہی تخت جاہ و جلال
زریر آنکر وہان سے قیصر کنے — کہا جو کہا شاہ لہراسپ اونے
قبولا نہ قیصر صلح کا پیام — کہا مجکو ہے نصف ایران کا نام
زریر کر اسکی تجہی ہوا دلگیر — کہا جب تجہے بخت کو مراد کے پاس

ملا اوسکو گشتاسب نے پیار   حقیقت کو پوچھا او غمخوار

زریر اوس سے احوال بولا تمام   گره اوسکی دلکی سو کھولا تمام

که تجه بن نهین شاه کو دل آرام   نہیں یاد مین ہے صبح اور شام

ولی عهد اپنا کیا ہے تجھی   خبر باپ کی ہنچا دے لینے مجھی

پدر نے طرف تو رکھا اعتبار   مین خادم تجھی ہوں و قسم ہزار

یہ سنکر کے گشتاسب القصہ یون   ملک اور پدر یاد کرکے بجلد

گیا یون نکل تین اسب کر سوار   اوسے رات نکلا لیا ایلغار

کچه ایکدن نکو پنچا سو ایران مین آن   پدر نے لیا چلکی درمیان ہان

مرصع بچھا تخت یک زرنگار   بٹھایا اوس پر جشن برقرار

رکھا اپنے ہاتون لے سر پہ تاج   خوشی ہو دیا سونپ ایران کا راج

کیا سلطنت ایک سو تیس سال   ہوا پھر عبادت مین مشغول حال

بہمن سبز جامہ عبادت کرن   بلخ کی رہا جا کے روضہ مین [illegible]

داستان بر تخت نشستن گشتاسب بجای پدر در ایران

ہوا تخت ایران کے تب شاد [illegible]   ہمیشہ اوپر ایزد پرستی نگاه

ہوئی دور شاه گشتاسب کون   وہ قیصر کے بیٹی کا ہوا شوان

بڑے یک کا رکھا نام اسفندیار   دوجے کا پشوتن اسم آشکار

کوئی شاه اعظم نتھا اوسکی باج   زمانہ کی تب ہونے لیتا خراج

مگر شاه ارجاسب تا چین ماچین   کہ تھی دیو جنکی مسخر دہن

بڑی دیو تھی اوسکنے فوج فوج   نہ گنتے مین آتے تھی دریا کی موج

سو گشتاسب اوسکی ملاحظہ کو کر   ہر یک سال دیتا خراج و نذر

کچھ یک دن کو زردہشت نامی کبیر   ملا شاه ایران کو وہ آن کر

علم فلکیاتے وغیره تمام   اتھی یاد اوسکو او تھا نیک نام

کرشمے علم کے دکھایا اوسے   او آتش پرستی سکھایا اوسے

خدا کی طرف سے ہلا دیکھو یاد   کیا اوسکا اپنے طرف اعتقاد

ہوا اوس کبیر کا بڑا اعتبار   و بدی کیا شاه نے اختیار

کیا تب اونے شاه ایران کو   پیمبر خدا کا مجھی جان تو

دیکھا تا او اسکا معجزه مین تجھی   بہشت اور دوزخ دیکھے سر مجھی

جسے ہوں اوسکو بہشت کرو   کروں میں دوزخی جو غضب ہیں قہرو

فرشتے اور کرسی صفت سماء   میری ہے نظر مین زمین و زمان

فرشتے سبھی آسمانو کا بھید   مجھے آکے دیتے ہیں رکھ کر امید

کتب زند استا بڑی شان سے / مجھکو یہ او تری ہے آسمان سے
جو اوسکی موافق عمل تو کری / تو خلق کی نزدیک تو بزرگی دہری
تجھی ہوئی ہے معراج دیکہا خدا / ہوا ہے یہاں گندگی سے جدا
خداوند را دیدم اندر بہشت / دل و جانم اندوہ کبرا بہشت
خدا کو جو دیکہا بہشت کے اندر / کدورت ہوا جانے سب بدر
دعا کیا کے سلطان دل جان سے / ہوا دین اوسکی بہی ارمان سے
سر انکہو نیہ دہر کر حکم کو مدام / اطاعت میں رہنے لگا صبح شام
گبر نے کہا شاہ سے ایک خبر / تو ہی بادشہ ہو نہیں کیتے فر در
خدا نے دیا ہے تجھے تخت و تاج / ندی شاہ ماچین کو تاج و خراج
تجھی حق ہدیت ہے ہر حال میں / نہیں ہول غفلت کے جنجال میں
عزم کر لیے تو جو کہو شہ یہ زمین / بچکانہ ادہر جا تب ماچین چین
یہ سنکر کے گشتاسب عنبر [illegible] / حضرت شاہ ماچین کو نامہ لکہا
کہ اگر اطاعت میں دیگا خراج / اگر نہیں تو لیتا ہوں تخت اور تاج
یہ نامہ کو شاہ ماچین نے / دیا جواب فی الفور قاصد کنے
کہ بدراہ تجکو گبر نے کیا / جو حق سے پہرا دین اودر کہا لیا

سزا اوسکی جلدی ہے پاویگا تو / یقین جان شتابی ہے کہاویگا تو
میں آتا ہوں نامہ کے پہونچی وہان / مرے ہات سے تو بچیگا کہان
بیایم رسیدن بنامہ یک دگر / کنم کشورت را سراسر تباہ
جمیعت سے دیونکی اکر شتاب / کرودن اوس ملک کو جلا کر خراب
یہ نامہ کو دو دیو اکر دیئے / اونہو نے اوپہر کر تیاری کیئے
دیئے جواب نامہ کا دیون کنے / مضامین اسطور تہا اوس میں
کہ تو مت کری رنج کو اختیار / میں تجہ اوپر آتا ہوں ہو کر تیار
لے اکر کے لشکر بہت نامدار / جو ہیں کار ازمودہ جنگ ساز
صف جنگ کر کے بحکم خدائے / کرونگا تیرے سر کو تیں زیر پائے
پڑھا جب یہ نامہ کو ماچین بادشاہ / اٹہا مستعد سو ہوا جنگ براہ
کیا جد تو رانہیں لشکر سمیت / اجڑنے لگا ملک با خان و کمیت
خبر سنکی سلطان گشتاسپ نے / بہت فوج اکر ہوا سامنے
وہی بات سے جگ لگا ایران سپاہ / سمد لشکر و توپ باکر سلاح
ہوا گردن لشکر [illegible] سیاہ / کرے [illegible] دشمن بد کتے تہی راہ
جو تہا نام [illegible] ایران وزیر / عمل کہتوں ہیچ تدبیر [illegible]

طلب کر اوس شاه او زر دو بخت — رمل کھول پوچھی فتح اور شکست
تب اوسنے کہا غور سے کر اندیش — مرینگی زیاده برادر و خویش
ولی آخر اس کو فتح یا وکی — عمل چین ماچین بہلا وکی
فتح کی او خوشی او جو لشکر کا غم — ہوئے شاه کو درد لگا بہم
اتہی تب للک حاضری میں سوار — ہو لیکر ہوا جنگ کو اختیار
اونو کے طرف کا بہی جتنے سوار — ایرانیوں نے رہا چہا اتہے بیشمار
ہوئے ہر دو لشکر مقابل کو جب — گئی صف کشی پہلوانو نے تب
جوان ہو مقابل لڑے تیز بال — برسنے لگی تیر کار ون مثال
ہوا تہی زمین پر سو شکلوں ہوئے — زمین جنگ میدان کی پر خون ہوئے
بسر تہی جو لدست کتنیں دو دو کر — اسم زرد شیر ایک شہ دست دکر
بیہ دو دو نونے زر لس لیئے کا رزار — موئے بہت جتنے پہلوان نامدار
اتہا نام جاماسپ کا جو وزیر — اونسے ایک بیٹا تہا جو دیا گیر
سو آیا کدا اسپ میدان میں — بہت پہلوانو نکو مارا اوسنے
کیا تیر نیزه و شمشیر مار — نہایت گروه بے سوا ہو لچار
برادر تہا گشتاسپ کا جو زریر — لبس تہا اوسے ایک صاحب سریر

زریر

اوسنے ہی کیا جنگ کو بید رنگ — پہر آخر موا سو دیو لکا پتنگ
زریر اوسکی احوال کو دیکہ کر — غضبناک نکلا شکل شیر نر
مبارز طلب کر کے بیہم وہان — بہت دیو و آدم کو مارا وہان
چلا طرف ارجاسپ کے صف کو چیر — قلب لشکر گاه بر جل کیا شیر ہیر
ہتے ہر سنے ماچین کا شہریار — طرف نامدار و بکی بولا پکار
بیہ آتا ہے سو جنو لیے ہاتہ تیغ — شتاب ہے کہے مارو اوسے بیدریغ
جو مارے لگا اوسکو سو ہو گا نہال — نوازش کرون گنج جاه و جلال
ہوا رو برو بید رفش ایک دیو — تہا عالم نے جسکی غضب کی غریو
خز اوسنے نیزه زہر آبدار — گندہ ہر لے بلکتر سے نکلا بہار
نہ ہوا غرق خون بیچ تن شہریار — گرا زمین پر گرا اسپ سے بیقرار
خبر بیہ گئی پادشاه ایران کنی — کہ مارا برادر کنیں دیو نے
سو سلطان نے غم رکہ کے سینہ میں — ہوا دیو کے سات کینہ میں
کہا کوئی ہے جو برادر کا خون — لیوے دیو سے حال کر کر زبون
سنا اوس جنگ کو جو اسفندیار — کہ مارا ہے اٹکا شاه نیزه گذار
کہ جنگ آگاہی آمد با اسفندیار — گذشته برادر شاه نیزه گذار

۲۵

بدر کو برادر کا غم تھا کمال — بدل خون کا اوس سے لینا ہی الحال
کہا بات سے آ زمین چوم کر — مجہی دیجئی حکم اوس دیو پر
مین اٹھیا ہے آگے دیو مار — کروں پہر قتل چین کا شہریار
مبارک کہا شاہ نے اسطرح — اگر دیو مارے وہ پاوے فتح
تو تجکو دیا تخت و تاج و نگین — یہ ایران کا ملک اور ماچین چین
یہ کہہ کر دیا سب بہزاد نام — جو خسرو سے شاہ زادگان تمام
اور اسپ پر چڑہ کے اسفندیار — کیا دیو کی سر او پر جا گذار
جو دیکہا تو ہے شغل زال اوپر — نہ زیری زرہ پہن کر تن اوپر
سو نعرا کیا اور کہا یوں پکار — مین آیا ہوں سو مین تن اسفندیار
یہ مرد دیکوں سن اور نعرہ کی ہانک — ڈرا دل مین او دیو ہو خشمناک
چبل ہو چلا یا جو تیغ ابدار — سو پکڑا اودسے اسفندیار
جڑا چلہ نیزہ نکو اند جگر — سو نکلا طرف دوسرے چھید کر
زدش نیزه انگون در جگر — جہان گرز دیگر سخبر او زد بسر
او سیدم جہنم مین داخل کیا — گرا اسپ سے سرنگوں ہو موا
سو سر کاٹ لے اوسکا اسفندیار — ہوا بعد بہزاد کہو یہ ...

پہر تہا زریکا جو گنتی وہ سات — اوسے سر او سو تہا زرہ کی سنگات
زرہ باپکا اوسنے پہنا تہا — بند تہا سر کو لیے زین پر استوار
ایرانی پہلوان فرشید نام — ملا اوسکا اوسکی تیغ تمام
یہ تینوں نے اس مین ہو یکدگر — کیے اب جلو شاہ ارجاسپ پر
ہوا سبکی آگے ادا اسفندیار — یہ دونوں ہوئی اوسکی دنبالہ دار
سو صف جنگ کی چلے چیر کر — ہوئی شاہ ماچین کی نزدیک تر
دیکہیا شاہ ایران نے اسحال کو — حملہ کیا آپ دنبال سوں
اس احوال کو دیکہ ماچین شاہ — اکیلا چلا بہاگ ہو کر تباہ
نکلنے سے لشکر کی سب سپاہ — لگی عاجزی کر کے منگتی پناہ
سلح ڈال یا وو نہ پڑنے لگی — و جو دانستو نہیں تہکا بلکہ نہ لگی
منع کر دیا سبکو ایران شاہ — نہ مارا اوسے جو منگی پناہ
بہزاد نے سن ... زان شاہ آفاق گیر — گیا لا اوس پر جو ہوا تہا زریر
پڑا تہا ... اوسکو خاک — کیا تن سے شاہ کی جام کو چاک
او تہا کر لیا گود مین ذات سے — کیا ہاک گمگم نہ بوجہ کر بات سے
کہا یوں کہ ای شاہ گردان بلخ — میری زندگانی کیا کیوں تلخ
... اوتہا بوت خیمہ مین دہر — جلانے دیا نار آگ جو بہیر کر

حکم کردیا اوسبہو نکو تہاں ان / جو آتش پرستی کریں جا وہاں
کنی فوج مردونکا گنتی شمار / تو ایران طرف کے موئی تیس ہزار
مری جنگیوں نے اسی لاک تن / ہمہ دیوان اس شمشیر زن
فتح پایا جا شاد بانکو شاہ / خوشحالی کیا ہے بہیج شکر الہ
مدد کر کے زردہشت کے بیشمار / لیا شاہ نے بیارسوں در کنار
بلایا بہر اور بعد اسفندیار / لیا شاہ نے بیار سے در کنار
سبہے طور دیکہا جو فیروز بخت / دیا ملک ایران ہمہ تاج تخت
ولی عہد اپنا کیا بیار سے / کہا ہے پسر فرزند دلدار سے
صلح تجکو ہے بینہ منت کرادم / بہلا ہے جو کری ملک گیری تمام
زردہشت کے دینکو دی رواج / سبہے کو بنے آتش پرستکی تاج
قبول ہو کیا عرض اسفندیار / بحکم فتح داد ادپروردگار
میں عالم بہ روشن کرونکا یہ دین / زمانہ نکالا ونکا اوسر یقین
اول روم پر جاکی اسفندیار / کہا قیصر روم کو آشکار
ہوا ہے رسول خدا زردہشت / تو لی دین ار کہا ہو آتش پرست
پہلی کے لی ہیں کیا ہوں ہو شاد / وگر ہیں تو آجنگ کے رو بباد

نہ لاتاب لڑنیکی سلطان روم / قبولت کیا دیکہی جشم ہجوم
رکہا سر اوپر زند اوستا کتاب / گیا دین زردہشت کا مستجاب
پہر اسفندیار آ ہندوستانکون / وہاں بہی ہدایت دیا دین سون
بنگالے ملک کو فتح کر کے شاہ / اقامت کیا اوس جاگی چند ماہ
سیوا ایسکی ملک جو تہی تمام / سو اپنے کیا ہے بہیج نامی پیام
سبہو نے زردہشت کا دین لئی / قبول ہو کے آتش پرستے گئے

پہر جاکہ آن شاہ بہزاد رد / نیامد بکمینہ کسے پیش او

رکہی جس جگا پر قدم کو اوشاہ / خدا ہاتے کوئی رو بر ولیعہد خواہ
فراغتکو پاکر جوان تخت شاہ / لکہیا باپ کو ہو کے عالم پناہ
کہ عالم سبہے دین لی زردہشت / ہوی حکم تیرے سوں آتش پرست
رہا ہیں کوئی اب کسی شہر بر / تیرا حکم جاری ہے سب شہر پر
۲۷ اب آگے جو کچہ مجکو ہو دی امر / سعادت کنو نکا اسکوں بہ دہر
یہ نامہ کو سن شاہ عالی دماغ / ہوا شاد دل یوں کہیلا باغ باغ
جمع کر کے مجلس کو بن اری کیا / خوشی بہر کے خانہ ابادی کیا
اتہا نام گرزم پہلوان خاص / رکہی راہ اوسکی بڑا اختصاص

عداوت جو رکہتا تہا اسفندیار   ولیکن نہ کرتا کسے اسکار
کہا اوسنے خلوتمیں گشتاسپ سے   سخن بد سنا ہون لہراسپ سے
ہوا ہے جمع بہت لشکر سپاہ   ہے دل بیچ اوسکی گیری شہنشاہ
ہم ہیں خیرخواہ ہیں اوسکی لیئے   چہپا ہے بہید تہا سو تجہی کہہ دیئے
سنا سو کہی ہوکہ دل بیچ شاہ   فکر میں ہوا بہت حیران نگاہ
رہا نہیں دن بی شراب و کباب   نہ باقی رہا اور آرام خواب
ہوا زور جو تہا بو کر وزیر   کہا اوسکے تیں تو ہے تدبیر بیر
ہے ایک طور کر قید اسفندیار   بہلا کچہ نہ کہتا ہے اوسکا بچار
ہمیں جاکی تہا اوسے لیان آگئی   خشم فوج سب چہوڑ کر اوس چلا
گیا تب او جاماسپ سنکر یہ بات   دیا نامہ شاہ کو اوسکی ہات
دکہا سر یہ نامہ کو اسفندیار   بولا یا جو تہی اپنے فرزند چار
اول بہمن اور دوسرا مہرنوش   سیوم نام آذر اتہا ہیر نوش
چہارم تہا نوشاد ربا ادب   لیا تین بیٹوں کو ہمراہ تب
بڑا اتہا جو بہمن رکہا فوج پاس   این ہوکے غافل چلا جی ہراس
جب آیا یہ ایران بسلطان کنے   دغی سے باز کر لیا بند جنے

رکہا اسفندر قید میں استوار   جو دیکہی سو رونا اتہا زار زار
قلعہ ایک اتہا کوہ پر مستقیم   لیجا اوس مکان پر رکہا کر مقیم
ہو خاطر جمع ملک گیری شاہ   چلا سیستان کی طرف کر نگاہ
کہ زال اور رستم خلاصیکو پا   کرین دین آتش پرستی روا
نزک سیستان کی نذر جب کیا   سو رستم نے آ پیشوا ہولیا
کیا بہوت منت بجا لا آداب   رکہا سر او پرزند او ستا کتاب
قبول او سلطان کنی دین کو   او آتش پرستی کی آئین کو
ملک میں بہی اپنے چلایا رواج   سبہو نے قبولت کنی لا علاج
رہا شاہ گشتاسپ نے سال دو   وہان زال و رستم کا مہمان ہو
جو بہمن تہا فرزند اسفندیار   سنا باپ کا قید ہو بیقرار
کیا ہر طرف فوج لشکر تمام   بلخ میں رہا کچہ دنو کر آرام
بہرا آخر سمجہ تین بہایا کلی او   رہا جا بیدربار سن غمخوار ہو
زملہ نہ دور نکلی ہیں ہے بیم جنہ   کہ آتش کو کرتا کسے رحمید
گہے سکہ دکہاری کہے دکہ کہنی   یہہ مرد و نو سے ہے سر نہیں ایک تن

استان آمدن گہرم لہراسپ جانب وگرفتن بلخ وکشتن لہراسپ را بجا

ہوا جب سے ارجاسپ پر آشکار / کہ ہیگا قلعہ بند اسفندیار
گیا سیستان طرف گشتاسپ شاہ / برس دو وہاں سے ایران ہی بے پناہ
ہجا یا لہراسپ کو جو گہدم تہا نام / دیا اوسکی ہمراہ لشکر تمام
سو آیا ادل او بلخ کی اوپر / خبر سن ہوا شہر زیر و زبر
تہا لہراسپ اوسے جائی روضہ میں / لگی سب جمع ہوکی اوسکی کہنی
کہی ہمکو سرداریاں کونی ہیں / چلو تم سپاہ لی مقابل کتین
سو سنکر دیا جواب لہراسپ نی / میں مشغول ہوں حق پرستی میں اب
نہ مانا کنے جو تہی سب سپاہ / اوٹہا لی گئی زور زاری سے شاہ
جو گہدم لہراسپ سے آگاہ ہوا / غم و رنج پا کرکے ہمراہ ہوا
بہیں ساز جنگی ہوی سب تیار / جو تہی کم زیادہ سو نکلی بہار
خدا یاد کرکے اولہراسپ شاہ / کیا صف کو لیکے ہزار یک سپاہ
رزمگاہ میں آن گہدم کی تنگ / کیا سخت دست و گریبانکا جنگ
شہید ہوے مرنا کیا اختیار / لڑا جنگ دل کہول کر شہریار
جہاں تک مارا سو ہوکر زبون / زمین پر گرا اسکے ہی سرنگون
بہت جینو نکو قتل کر دیا / فلک اور ملک ملکی تحسین ...

تاخ ہو بلخ کے بہادر تمام / لڑی جینوں سنگ کر ازدہام
اوگہدم نے تب اپنے لشکر کے ساتھ / کہا دیکہی بہت تلخ تیزی کی بات
ہزار آفرین اوپر ہیں جو ہزار / او لعنت ہی تہمیر جو ہیں سو ہزار
سہے ہی جو لطور لکہونک نکال / نسکتے کوئی ضرب اونکی سنبہال
سخن سنکی جینو نی غیرت لیے / لیے گہیر جو ہیر نرغہ کیئے
زخم پر زخم کرکے لہراسپ کون / گرائے زمین نے اوپر سب سون
ہوا جب لہراسپ روشن ضمیر / بلخ کے ہوئی آدمی سب اسیر
فتح پا کے گہدم بلخ کی اوپر / گیا شہر میں قصد کرنے فکر
مکاں تہا جو گبر و نکا سو کر خراب / جلا یا بولا زند او ستا کتاب
نگہبان آتشکدہ مار کر / مٹایا نشان اوسکا مسمار کر
تہی بیٹی ایک گشتاسپ کی ماہتاب / سو بیٹی از فتح وہاں سے لی شتاب
کئی سب ستا نکو کہی ہاتہ پاس / ہوا بات پر اج تہا حق شناس
وہ ہشتا تیرا اور دیگر زنان / اسیر ہو گئی قید کے درمیان
ہیں یک تن نے ستم ہوکے گیتی پر ہوا / وہاں سے بہی بہاگ لی اختیار
سر اسپانکو شاد ہو بیقرار / او سے روم چلا فوج لی بیشمار

کہا شاہ رستم کو جس سات میں | کہا اسنے بیجی سے آتا ہو نہیں
ہوا ناخوشی شاہ ایرانستان | پھر اوسکی بعد رستم نے لجا اوسکون
لکھیا بہت بیمار ہون میں یہان | نہ اسکی طاقت ہی چلو وہان
بلخ کو نہ پہنچا تھا ایران شاہ | سو کیدم ہوا لشکر ستر راہ
ملا ارجاسب اکے بیجی شتاہ | لگی سنگ دیونکا لشکر سیاہ
اودریا اوسے آملی لکشکار | لگا جنگ ہونی بی اختیار
نقارے بجا دو سپہ مین بگہین | ہوا آسمان سیاہ اہن زمین
گردمین دیکھی تیر اولی مثال | جنگل سو گیا خون زخمون سے لال
گویا اسمان اب ارغا جیہی | زمین پہاٹ بوجی سے ٹرنا جیہی
تو گفتی کہ گردون بدرد ہمی | زمین از گرانی بدرد ہمی
پھر آخر شکست ہوئی ایران شاہ | دیکھیا ہاشت نکل گئی ہمہ باد
چلی جسیاں اونکی دنبال تیز | نہ بیجی ہتی جنگ کرنے گریز
قلعہ یک قلب کوہ پر تہا تہان | رہا شاہ ایران جاکر وہان
وزیر اوسکو تہا بہت گرگیا نکا | پوچھیا اوسکتیں بہید سمانکا
اونی دیکھ تقویم لو لا یہ بجا | فتح لعینوں یا ہوگا اسفندیار

اوسی وقت سلطان نی نامہ عذر | لکھیا اپنے فرزند کو پیار کر
کہ کینی ستی دشمنو نکی تجہی | کیا بند میں اب سو جا مجہی
اگر تو جو ہوتا یہان مجہ کنی | تو ہرتا نہ میں اس خرابی میں ہی
ہوا جو تجہہ ہوتا تہا تقدیر سون | اب آ کی میری بخش تقصیر کون
تیری دشمنان ماتہیری حضور | دیونگا تجہی بادشاہی ضرور
سیوا اس نامہ کی لکھیا وزیر | تجہی تو ہی سب طور سی دلپذیر
یہ نامہ لولکیر وزارت پناہ | شتاب وزیر جلد ہی ہوا روبراہ
دیا جاکی وہان شاہزادے کی پاس | شتابی چلو یہ کیا التماس
دیا جواب تب سنکی اسفندیار | میں اٹیکا نہیں جاسی ہیں بیزار
کیا تہا سچ ہم شکایت پدر | کہ کرزم ہی سلطان لگا نیار اسکیر
عبث جگ کینی سی مجہ بلناہ | کیا بند میں کرخراب و تباہ
اگر میں جو ہوتا لر آنہیں حال | تو لیتی ہی وہ ارجاسب کو بہرحال
کہا تب وزیر جا شاہ نہے ہوئی بس | مری ہیں تیری بہت بہائی و خویش
ہے نزدیک مارا پڑی شاہ ہی | تو ہوویگا ایران غارت سبہی
غرض کر بڑی منت و زاری ہزار | گیا اوسنی راضی ہوا اسفندیار

زنجیران تڑا یا بولا کر شمار   ہوا سخت تب دست پا بر عدا

جو بیہوش ہو دو گھڑی درد سے   پڑا تھا زمین پر دم سرد سے

بڑی چیز دولت ہے ہی ہم چند   جو فرزند لایق کو کرتے ہیں بند

مناسب ہے خود میں قدر یک ختم   ولکن نہیں تو فرزند ہے نور چشم

رکھی ابر و حق جو دولت سیو لہ   تو اوس کن بہر ہے بچائی بلائے

لیے آ کر کے فرصت میں جاما نبج   کیا بعد ازان لیکی سلطان لئی

بیعہ چار بیٹوں نکی اسفندیار   لیا بات دینے اوسٹہ کے اندر کنار

ز درد دل سے میرے جرم کر صاف پاک   عذر کر کے ایا وہ تقصیر معاف

کیا تجکو دیتا ہوں ایران کا تخت   ولی کر دفع یہ عدو شور بخت

بولا یا ادگر زم جو تہا پر فتور   سیاست سے مار اُکسر کے حضور

بہر اوس بعد دی فوج سنگ بیشمار   ہجا یا لڑا گیلو اسفندیار

خبر سنکی اسفند کے شاہ چین   ہوا سخت وحشت زدہ او غمین

بلخ سے نکل جنگ کا کر پکار   مقابل ہوا فوج لی بیشمار

کرگسار نام یک پہلوان دیو   کہا اوسنے ای شاہ کیوان خدیو

مجھے حکم ہو دی تو تہا ایکبار   کروں جنگ تو نہ کہ ای اسفندیار

دیا حکم سلطان ماچین نے   غضبناک نکلا سو میدان کمین

بڑا ہو گیا تھا جوڑا شہریار   جو اودیو نے نہیں تھے اختیار

سو نکلا او بکتر سے باہر کندر   ولیکن بدن پر ہوا نا اثر

لڑنے لگی تب تیغ اسفندیار   چہا اوسکو ماروں ترک سوں بکار

کیا بیراندیشہ کہ دیو لعین   غضبناک ہو گیا ہے جین پر جبین

منا وا اُکر زرہ ماری کبہی   کیا تیغ کو بہتر اونسے تبے

نکلا لال رستا نے سپہگا کمند   ہوا اوسکی گرد نمیں اوجا بند

زمیں پر گیا اسپ ہیچ لے   کیا اپنے لشکر میں لے اینچ کے

دیا سونپ کر اوسکے گرکسار   بہرا پہر رزم گاہ پر ملک شہریار

سہا طرف کہرم گئے تھی جو مثل   ہلا اوس اوپر شیر کنے تے سکل

جو کوئی اوسپہ آئے تھی ہو تیز جنگ   سو ہوتے تھی اکر دیو مکی تنگ

جسے مات ماری گرد میں ملائی   کوئی اوسکی اگے چپتا نہ جانگی

موئے ایک سو ساٹ نامی جوان   تھی کچھ دیو کچھ ادمی پہلوان

مرے دیکہ کہرم پہلوان خاص   گیا بہاگ جنبہ ول میں یاس

بہر اوس بعد ازان یہ جوان بخت شاه   بہرا وست جنگی طرف کرکاه

۳۱

گیا قتل لہسطرف سے ہو رُوں ‖ زمیں ہو گئی مثل دریائی خوں
ہلوارن وی ایکسو سانٹھ و ہیچ ‖ بسے نامدار اور بانام و گنج
تکیے انے دلیران ہمہ بے دریغ ‖ ہمہ نامداران با نام و ننگ
چلا قصد کر بیبر د سفندیار ‖ جدہر تہا او ماچین کا تاجدار
قلبگاہ کون چیر کر شیر نر ‖ ہوا جا کی جب بیون نزدیک تر
تب ارجاسپ نے اپنے فوج پر ‖ غضب سوں کیا قہر کے کر نظر
کہ لاکہو میں یک مرد تنہا طرف ‖ صفاں چیر آتا ہے میری طرف
انی ننگ کی ہے انی ہے لاج ‖ جو اسکا نکارن سے ہو نا علاج
دئے حکم جب او سپاہی تمام ‖ ہمہ فوج دیو دیکی خاص و عام
بیک پر ہوئے تین سے فیل سوں اوردر ‖ نہ شمشیر سے او نہیں وہ کارگر
بسہ روبرو تیغ شمشیر سوں سکا ہیم ‖ ہمہ زرہ کتر ماضر سوں دو نیم
غرض اسکا دل ہوئے دو زن تمام ‖ لگی گئیں جو ہیبر کر زخم ہا
دلیرانہ ہونے رحب کو کر نگاہ ‖ بسے ملکی حملہ کئی با سپاہ
زمیں ہو گئی تل اوپر انکبار ‖ بزار شور آسمان عرّان مار مار

سوار جاسپ نے دیکہ کر فوج تنگ ‖ شکست ہو گئے تہا کہ نہ لاتا جنگ
جنے فوج توران پر سب تہا نگے نکل ‖ دلیران لگی نیست کرنے فنک
زمیں ہو گئی خون سے لعل لعل ‖ لٹا تخت و زربست دولت وطال
بگڑ و نمیں تنکو جو جنے سپاہ ‖ کرن عاجزی اور نالگی پناہ
عجب بر رحم لا لگی اسفندیار ‖ منع کر دیا فوج میں تہار بہار
فتح مند ہو کے توران تخت نے ‖ گیا باپ پاس اپنے لشکر سمیت
کیا شاہ نے جب سر پر نگاہ ‖ تو دیکہا خون میں غرق تہا کلاہ
لگی نیر لگنے مہ نیت نے کشکل ‖ جو دیکہا سناس کا جنگل ر گل
نکالی او نیر انکو کر کے شمار ‖ تو گنتے میں تہے چہتر ہزار
سپہر جب کو جو گشتاسپ نے ‖ کیا اوس لیکے گودی میں نے
بجا شاہ بانو کو شادی کیا ‖ مہنگا زر جواہر نچہاور کیا
کیا کچھ مقام اوپر کے روز پر ‖ بسر روش نعمت سوں دستر ہنر در
کہ دو بین نیر کو زرجاسپ نی ‖ مانع سوں پکڑ لیکیا تہند مانمی
اگر قصد کر ملک بیرون نگے جا ‖ نے روی جہوڑ اکر خور ون زمیں کا
تو بنہ نیک کا کام آوے نام سے ‖ نسنگی ہت اور ہمت ہمیں کام سے

فروغ ہو کے بیٹھی عماری کے تن | نبیرا اسے زور ہر تاج شاہی مہر دن
کہیا نت جوان شاہ نے ای پدر | کتا ہی قبول اوسکو بر چشم و سر
مجھے تخت شاہی کا ہی کچھ غرض | حکم سیر رکھنا ہی ہی فرض
وھی جی رہیگا تخت ازرخبند | پدر کا ہی جس سر یہ تاج بلند
کرولا قتل ارجاسپ سر بلند سے | لے آتا ہوں بہنا کو اوس بند سے
ولے قید ہے دیو جو گرگسار | او محرم ہے اوس طرف کا رازدار
لجاتا ہوں اوسکو میں ہمراہ کر | خبر سب بتا دیگا ہو راہ بر
سنی جب یو سطح کیہ کے اسفندیار | بولایا جو تہا بند میں گرگسار
کہیا گر جو تون عہد و پیمان کری | دلو جان سوں خیر خواہی مری
رکہ اچھا تکو کام روئی مجہی | تو جان بخشی ہنا خوش ہی اب کبھی
کہیا اوسنے معقن او تیر سیں ستیر | خداوند مکا میں ہمراہ قول بیر
رہیونگی غلامی میں حاضر مدام | کرونگا سب جیسی جو تم کہیے کام
بہت شکر کیا قید سیتی خلاص | نوازش ہی دیا اور کہیا اپنے پاس
شنوائی جو آئی ہو جنگی جوان | عجب طور سے ماجرا سو جو ان
ہمت رکہنہ کے جو سنمکی سینمنی | حکایت میں ماحق کے بیکس سنے

[illegible]

دوجی روز نر نوجوان اسفندیار | کہیا دیو سے سو ہو ہفت خوار
اگرچہ فتح ملک ارجاسپ ہوی | او بہنان جو اوقید سیں لیکی جو کا
تو تجہ مو دیگا تک ملک سر زا لہ | رکہو لنگا ہبوت کر سر فراز ساله
ولی مجہ سیں پوچہوں سو سچ بول تون | جیسے تا ملت ہوی سو کہہ کہول تول
بڑا لیگا دیگر جو مجاوت کہیں | و تجکو قتل کرکے ماروں وہیں
کہیا دیو سے شاہ اسفندیار | جو روشن گرہ کا بتا مجہ شمار
کہ ہیگا ہیاں سے لو کیتے کروہ | جہاں شاہ ارجاسپ ہے با شکوہ
میری بات اوسی سو بایا نا بتا | اوکس راہ سوں وہاں کو جانا بتا
کہیا دیو نی ہی اوسے تین راہ | اول ایک رستہ سو ہیگا تین ماہ
اباد ہی ہوت لو سبی ہے ہزار بہار | اوس راہ جانا ہی جو جانا شمار
دوجا اور مارگ سوں دو ماس سے | کم آباد ہی اور او سو رس سے
جو مارگ ہے تیجا سو اوس سات روز | جیسے ہفت خوان نام ہیگا ہنوز
ہر یک منزل اوسکے میں کوی ایک بلای | جو کوئی نے جا دو سو جیتا نہ جای
که در ہفت خوان گرد ای شیر نامدار | ہمو دی نیند بخشی کا ماگار
ہی یک شیر لو دو ہا گرگ وہان بیشمار | جو لشکر کوں ہادیں لیتا ہی مار

سوائی لڑو کے جادو عورت تھی سخت — کہ جیو مکٹ مار یتو ساٹی درخت
بیاباں او سمجھی ٹرتا ہر طرف سا — چلے باد تند سے جادو ہر طرف
برہوا نہ ہر مار سکتا وہاں — جو دند بگوں چڑ سکی طاقت کہاں گن
سپہسالار نے سنجی کو جو اسفندیار — کہا کیا تھی اوسکا فوند نہ بکار
توکل خدا پر تھی میر رستمی پر — مجھے تھے نکلنا تھا بس ادو بیستی
کریگا وہ دشمن مشکل سببے — بجز خوف کے کوئی ہرگز نا کہے
اوسے راہ سے مشکل لیجل وہاں — بلا ماں بتانا مجھی ہے جہاں
اوٹھاو دیں سنتے بیر بتاری کیا — بور سامس اگر منذر گئی لیا
دیا بادشاہ سنگ سرت نامدار — سنجاع سر امکن بیتے دا سرار
منگا تھی سو بیٹے کے حق میں دعا — کہ جو تھی فتح نخستی سکل کن
تب ہی مجکو بچا تھی تخت او تاج — تخت کو سیسے طور اسر کے لاج
فتح دیکھو رفتح منسند کو — نکلیا ہو چلو جگر بند کو

رفتن روئین تن اسفندیار و کشتن دو گرگ در بیابان

گرم ہو کے گفتہ گرگ نے عتاب — جنگلوں سے سرق کے نکلا شتاب
برابر سی ہو گیا کچھ بدیر — چلا سنجگی ہمت سپاہ اور دلیر

سنو تیں نیر لو دو لیکن نشانت کر — ہوا جدا سراں سوجوں نے سفر
گرگ سارے نے تب کہا شاہ سوں — بہی چلنے کا نہیں ہو وطن راہ سو گن
ستور جو کوئی جانے تو سنہ ہو گئی — سو بے خوف سر بیا کو تم سنات ہوئی
فنا یا ہو اسے سکو اسفندیار — بیابان کے بیچ بادل گھوڑ جیو سوار
دیا بیلواں ہاتھ گھوڑیکی ڈور — چلا اوسکو ہمراہ لشکر نزد
نبری جاگی جنگل میں ساتھ اسکا بار — بوچھا دو سے کوئے سنکری لشکر یار
بتا مجکو کیا آج رود نگاہ منس — کہا ہم گرگ فیل تن تیز نیس
ہر اک وونت رکھتے تھے سرار شکل — جو بیاڑیں سیخ پنجہ بیلوی بیل
کہا شاہ نے سنکر لشکر کو تب — کمر بیچ سیں خود اور گرز کانا دو جب
تو نام نے سب بیر مار رسنات — ۳۴ فیل تن سوں خود آ جو دب
عجب چلکی سرنب آخر کو وہاں — دیکھا او دشمن شکل پنجہ درب رو واں
نکلا ایک طاہر ہوی دو گرگ — ہنسکل فیل سوا تھے سیاہ بزرگ
بکھنہ کرنا دوٹھی وہاں لشکر اور بیر — رنگ و بتے لگی ہر طرف کبر گر
[illegible]

اوہر اوس سے جدا باد گر — دیا جا کی یک تیر بازو اوپر

کیا اوس قصد اوس کے بازو بو لوڑ — جو بادہر ہوا تیر دو ستا نو کو توڑ

پھر اجلد جا تیغ یک اوس اوپر — کمر دو قطع ہو پڑا اس سر نر

پہنچ کر دعا کی پڑے ہیچ کیا — سو اوس نے شتاب اوس کا سر لیا

کیا زخم شمشیر سوں اوس کی اوپر — مغز کٹ کے پھر اپر ا جسم پر

ہوئی زیر بدبخت ایکوں سخت — تب اوس نے کیا مار کر لخت لخت

ہو دل شاد اوس بعد کر وہاں مقام — ہوا دل ویساں تو خوش کلام

کہ ہی اچکی ہے منزل سخت تر — دکہایا فضل حق نے آسان کر

کہا دو نے مجھ پر کیا ٹبہلا — ہے ورد بس کل سخت اعظم بلا

کہ ہو نگا یک اژدہا روبرو — مجھے کی سمجھا دم سے دریا کو جو

بیکی اژدہا ... زید قدم — کہا ... برارد ... ردم

جلی اوس جنگل میں چھوڑی جو دم — اپٹیگا لشکر کو دو ہیچ دم

ہوا فکر میں شاہ اسفندیار — کیا دو فہمی رہے اوس نے بچار

نہایت بڑا ایک گردون بنائی — عرادہ سو کل جا کے اوس کو لگائی

گرد اوسکے شمشیر ہی جڑی — لگائی اوپر خوب گہوڑی مڑی

کہ یک شخص کر گوں نے زخمی کئے — ولی قدرت سے دو رو ستی لیئے

نت ایک سا گرگ کے سر پر آ ملا — دو جی تیر اوسکو کش سوں تنی جا

قتل کر چکا تیغ سوں مار کر — زمیں ہو گئی خون سیں جوں لعل تر

ز گرگان جنگی در اسفندیار — بحضرت ... ما بدن گرگسار

ہمہ گرگ کو لگا جنگ دیکھ کر گرگسار — ہوا دو نگ دل لے ہیچ حیرت بچار

پہر اجر اوسر اوس جگا کر مقام — شرابت و نقل کر کے پایا آرام

ذکر رفتن روز سوم اسفندیار و کشتن دو شیر در آنجا

سو رخ مشرق تا لگی جنگل کا سبھ — نکل آفتاب جیوں چڑہا ہو دلیر

ہوا روز دو جا سو شاہ جہان — بموجب رہ سوں ہوا تیر ہاں

دو جہا تب گرگسار کوں شاہ نے — بتا راہ کہا اوس نے ہا ہمنے

کہا اوس منزل سوں ہیچ ہیں شیر دو — اب اگی جلو ہو گی روبرو

سر شیر سی ہوا روز بہی تمام — ان سی شیر بکی گئی رستے جہان

جو دیکھا تو دو شیر ہیں اک سنگ — قدا اور بڑی اور سے تیز جنگ

منع کر لیں کو اسفندیار — کہا ہی کہ دو ... شیران شکار

ہاں مردو خفا ہیچ ہر کیں ہری — مبادا نچہ ادہر پہ ... اب پڑی

تو مرسے

۳۵

صندوق ایک اوس سمیں کئی استوار
کئی حکمتوں کا لگایا شمار

لین بیٹھ صندوق میں او سمگا
چلایا جو کھوری تو چلنے لگا

تعجب میں ہو کر نے بولا تمام
یہ حکمت نے حق زر ارت تلاو لگا کام

ورکیں اس طرح کر کے گردوں تیار
آتش لیا ارت کو سنیند بار

ذکر انعام جو دیا سیمرغ اسفندیار کشتی ازدرھی در ابتدا

شرق غار ہو تا سو اجگر نکل
کڑے یوں جو مارنگ شتر کے نکل

ہوا دور سر اسو ہو کر سوار
چلے لیکی کر دو کو اجگر کے تیار

بیابان دیکھا تو تھا جو ف ماگ
اجل کے کہ شتے لیعڑ اپنے ہی کے جاگ

ہو وے دور کر نے گئی جو لب جوئی
نہایت کو بید ہوی گندہ بوی

کیا وو بیٹے شاہ کو ہو شمار
کہ اجگر کے یہ نوی ہی اس شکار

اور تر ارت نے شاہ عالیجاب
دو صندوق میں آن بیٹھا نشاب

ہیا دروازہ مانند مضبوط کر
چلا آس سو اژدر دونا پہ ہو سر

یوں سوں مرا دو دیکھ ما اجدار
لگے رونے کئی کو ہو ربرار ز

تیری زندگی ہمکو ملتی کمال
خدا او سطے سیر کری مت خیال

ہو اجگر کی موں میں بیجا اس سوال
بچا کروں ہمیں جیسے کر سکے

دلاسا دیا سبکو اسفندیار
کیا ہوں میں حکمت بڑی استوار

فضل حق سمیں ہو ویں کو مار ونگا میں
کسے کیا او سے ہار ونگا میں

چلایا یہ گیگر کے غاری بیلے
کنٹیں کس عرابہ لو لیکر چلے

ہموئیں لشکر امیران تمام
منافی تب سے امیران کی ہیں اعانام

گیا جب اجگر دوں نزدیک ہو
اوٹھا اسکے ومد وجلدی سے لو

مثل کوہ کالی کے آیا نگاہ
رہے اس سما ہو گیا سب سیاہ

نکالا نکتے سمیں کنٹیں دم لیا
عرابہ سمیت اس کو اوسانے لیا

دو صندوق ہے مرد جنگی سمیت
حلق میں لیا او کن تیغ سمیت

کیا جب فعل او نے زہر نا نیے
چہرک کر حلق سے لگا ہر لینے

نگلنا نہ مانا سہا سیدر یغ
ہوا مغز مان اور سمیر تیغ

زنجیر ریوان نکشیده گردن زکام
کہ سمیر تیغ کا مشق نیام

اوسمیر ہوں زن عاجز ہوا
تھی انہو اجگر اجگر ام اور روا

نکل یہا صندوق سے مرد سیر
ہر کر ہو اژدھا تیر دلیر

مغز کو آکیا نسل جان حاک
سلایا فعل کر سکا اژدر ہلاک

۳۶

جرگہ

دوا مگر کے جو دم لگی تے لوسی — ہوا غش طبیعت یہ بی طور سی
برادر دیگر ما فرزار ان شتاب — کئی معالجہ اور جھگڑ کے کلاب
ہوا ہوش میں دن دارو کو کیا — غسل کر کے الحمد شکر خدا
ہوی دیکھ جگر کو حیرانی سب — نہ مانا تھا حق نہ نصرت عجب
نہایت گو لذر سو اوقات شام — گئے تب اوس جاگے پر مقام

دگر آغاز جزو ان چہارم رسفید مار و گشتنی زن جادو قنبر ازینجا

جو خاتون خدمت کے در لگار — سو نکلی محل مشرقی سون بہار
اپتا روز جو تھا سو تب جہان — صبح کو تماشا پی سون ہو کر روان
پوچھا اوس جگر دیو کون تب بولا — بتا آج ہی کو نہ بیان بلا
کیا ایک عورت تھے جادو بھری — نہیں ور نہ تا جنے خادم کری
جو جاہی تو جنگل کو دریا کری — او جنگل کو دریاؤ سا پر بھری
بڑا ایک غول اوس کے ہمراہ تھے — کئے چند برس اون اگاہ تھے
مبادا جو دو ہو ونگی ایک سات — تو پلیان تمہاری گمنگی لب بات
کیا تب اگر سار کون شاہ وہیں — تو قدرت سی جی کے گئے آگاہ نہیں
نیزی زمینے میں گردانا کیا نشان — اب آ کے دکھیگا تجھے سب نشان

عرض دی اگے

عرض جلگی اگی ملایک مکان — تہا آب روان اور آرام جان
فرش تا سبز لگا تہا خوب بہار — درخت اوس کا چوگرد تے ٹہار پہار
ہموار تب دیکھی شاہ جوان — تپش اوس تے دیکھ لہر اوہان
گہڑی ایک تب زر کو جادو کے نار — ہوی آنکھ اوس جگر رو لگار
پری ملکہ نکل تھے زرینہ لباس — نیسے بیچ آئی نوشہ کے پاس
کہنی ہیں ہوں بیٹی شہنشاہ کے — فلک قدرت و تخت و جاہ کے
گئی ایک دن باغ میں سیر کون — دخل جس مکان پر نہتا غیر کون
سو ایک غول باچہ دغا کر نہان — لے آیا سنگ رستی نہ لگا کر یہان
میری کچھ نصیبوں تھے تیسے یاوری — جو لایا خدا نی تمہیں سر سری
خدا واسطے اب چھوڑ اس غول سون — چلو محلوں ماں بیر زاہد اول سون
کہیا شاہ نے غول نہ لگا کدھر — کہی جب لڑنے گیا ہی آید ہر
اب سے ہم اوہ تا ہی کچھ دیر سون — کرم کر لگا لو تجھی پہر سون
مکر اوس کا دریافت کر شاہ نے — بولا کر بیٹھا لا کر دنیک اپنے
کمند ڈالا گر فتن پکڑ اوسے — ولیکن نہ چھوڑا اوس بربند سے
لوں سے نہ ای ملی کی شکل — ہوا شاہ تھے دیک حیران عقل

٣٧

کشش کس سنتا پھے سو سیمرغ کون   دوبارہ کیا کچھ بکر دبیر کون
گھڑی ایک بعد از کون گرد و غبار   ہوا سخت شدت سیتی ازنکار
سو غول اور سے بستر پیدا ہوا   شمال سیاہ بادل ہو دوڑا ہوا
دکھا ہیبت نے جسے لشکر آگے   بڑا شور بستر فوج میں جیا لک بھاگ
اٹھا تب جوان بخت شاہ جہان   سپہر کی تیغ کون سید برکس سو اوران
گیا غول غول کے سر اوپر   سو ہو کا اونٹ اگ کچ رشتے در
چو رخت اوز رجامہ چلا ہو سیاہ   ولیکن نہ جھڑکہ لگی شاہ
لکیک فیہ بر ہو نر دنک نر   چرا ہات شمشیر بود اکمر
زمیں پر گرا دو قطعہ ہو جراب   منافع میں کہا عجب اور اعراب
کیا شاہ نے دو سے اور شکر گا   کیا حق نے زیر میں نکل نزی
کیا دو نے سو ہوا سب بلاد   دیے کل جمی در بہشت مشکل بلد
کرو لاکھ حکمت نزار و روشن   بھگا نہیں فوج میں ایک تن
ہے سیمرغ ایک کوہ اوپر بزی   ہیرو بلکو جنگل جو نجم پانی آوڑی
سنتری راہ بھی اوگنھا کو سلام   بچی دو ہی سیر راہ چھوڑ عظ

کھڑی ایک میں لشکر انگی بلند ک   ملی نگی بہ گھو چھپے ایک مشت خاک
کیا شاہ نے حق کر لگا آسمان   سرکیہ قلمیں زینے اندر نگاہ

ذکر آغاز خوان پنجم اسفندیار و کشتن سیمرغ در اینجا

سو سیمرغ ستر قبا لے گھونسلا کو چھوڑ   ادھر اطرف رسا لگی بیک جوڑ
طیاری کیا شاہ نے تا سپاہ   اٹھا اژدر پنجم ہوا راہ و براہ
اوگردو ونکو سنگ اپنے لیا   بیابان میں پنچ بہوت طی کیا
ہوا جب مرغ کا مکان عنقریب   منگایا تب اگردون گردون عجیب
اوس ٹھوڑ ستمگر سنہری جڑی   چہار و طرف گہری اور درنی
ہوا شاہ صندوق میں سو استوار   چلا طرف سیمرغ کے اسوار
سو گردون کو سیمرغ نے دیکھ کر   لنہزار سوں آ وتر اعرابہ اوپر
چھپا جو مکان پر اوٹھا کر تیا سی   سو جنگل کتے سیمرغ سے پر بلادی
پکڑتا تھا پر مار کے جھوڑ جھوڑ   لیا جالی کرنے پنجہ کو توڑ
پکڑنے لگا تب ذراں جوع شوں   پیہاوں کٹے جو پنجہ سے قبضہ سوں
[illegible] زخم اور تیغ سال   رنگا خون اپنے سی گردوں کو لعل
[illegible] صندوق [illegible] اسفندیار   کیا مرغ کو ان شمشیر مار

٣٨

جو سیمرغ از بند ہا گنج ہست — مثنوی — بجز آب گردون و صندوق ہست

ہوا صبح باد بہاری نت ن — گیا خاک سیتی جون جو گل وتن
قوا دیک سیمرغ کون دو بچی — مکان چھوڑ سٹا گی ہو ملیں کی
پشوتن ہمو فوج کچہ دیر بعد — ملا آگی ننگلان سیتی سکندر گار
نظر کر ادر کا ہو سیمرغ کے — سہنو کو تعجب ہوا او تک سکے
جنات خدا امین شکر ہیر ہزار — گئی اور ان شاہ پیز بار بار
اڑا رنگ وحشی سے گرگسار کے — رہا حیرتون ہیچہ وہم مارسکے
پوچھا بہر اگن سار کو شاہ مینے — بتا کیا بلا سی ہے صبح سامنے
کہا دو نے گل ہے آفت بڑی — غضب سیتی ٹرنگی برف کی جھڑی
چلے باد تند تک رسطور سے — جو لشکر نحیکا نہ اس جور سے
نہ جی سیمرغ اژدہا گرگ سے — بیہ آفت سخاوی بلا ہے بزرگ
منزل سا ہوں ہے جی اک کی کتھی — بہلا جی بہر و نا کر کر وطن
بیہ لشکر یا ن سکر نے کہا بار بس — گئی شاہ اسفند سے التماس
کہ گرد ات سیوں پہنچ گرگسار — تو ہیر ما بہان بہلا ہے بپار
وگر ہیں رفیقان خوش و منال — برف بیچہ سے جو نگی با ہمال

بیہ سن کر

نری اسکو اپنی عنبت با و بر — بہنی تب ملنگ ان بلاؤن سی ڈر
کہا شاہ نے یا نہ جبہ نکی بلا — قتل کردیا سامینے تلا
بیہ وہم منزلوں کی نہیں اب مگر — خدا سیتی دیکھا اونگا آسان کر
جو جانا ہمیں ہی تو ہو تو جینا ر — اکیلا ہیں بس ہیں ہے پروردگار
کہی نامداروں نے سنتی ہیو شاہ — تا ہیں اثبہ جم لئی ہا کہیا بیہ صلاح
خدا تجہ رکہی تا ابد پایدار — تیری سر سے ہم ہیں سچلے نثار
ہمن نے تجیکا کر یک نامدار — تو سر نا جینا و نگا مشکلا تہمار

فرد
زما تا بود زیرہ یک نامدار — نہ بے تجہ یک تن سر از کار زار

ولا سا دیا سب کو سفندیار — کہا ہیں جو جیتا سرا اک مار
تو تم بہی سب کو سی ہر یک نامدار — مراتب بڑا کر کرون کامگار

ذکر اغاز خوان ششم اسفندیار و رفتار دن فرسوت برف و باد مارد

سو صبح شاہ شرقی می طیار ہو — چڑا ابر فرنگی ملک پر جھک جو
جپنی روز پیہ سیر منزل اسہر یار — ہمہ نامداران چلا ہو سوار
منزل چلکی سب و ان ہوا وقت شام — گئی کوہ سے آسر بچہ مقام
گھڑی ایک سب تہ گئی تیسی آرام — گھڑی اک ... محبی دسوم دہام

۳۹

ہوئی آسودہ پاو تند اشکار | جو شہ دست سے عاجز ہوئی نابکار
بر سنے لگا برف کا ابر گال | ہوا فوج کو سر چھپانا محال
زمین آسماں ہو گیا سب سفید | نہ کئی تھے کچہ زندگانی کے امید
جیتے فوج لے اسپ ہا بے شمار | پہنچ کے تلی کوہ کے غار میں
لکڑیاں اتنے کو لا دہیں ہر یک | بنائی ہوئی سکل وہاں اور یک
اور جلے لکڑی وہاں ہی روز | برف ماٹی ہی رہیں اول ہنوز
مثل بیٹا گہب کیا ہی تے مرات | اولادہ تہا اور اک نہ تارہ سکے نبات
پسر اور برادر سوں اسفندیار | سپاہ اور سب شہ جہاں کے نامدار
ہوئی سر برہنہ و رو زار زار | خدا سات یہی مانگی یکبار
کہ اے داور اماں بخش ہے تجکوں نام | دفع کر بلا آفت کا سر سر تمام
فضل حق سوں ماناہو کر دعا مستجاب | فنا برف اور پاؤ بلکل شتاب

ذکر ہفت خوان ہفتم رفتن اسفندیار متصل قلعہ روئین گرہ آگاہ شدن ارجاسپ اندام راہی آن

شہر تو دنگل سو جنگ مست تے | چلا مہ سے کر کہیں جیت نے
دکل باہ اسفندیار اوس میں سوں | نو شہ ہو کیا کوچ کچہ دور کوں

گرگسار گر

ز گلسار اگر ہو رہا ہی تو بس | کہاں ہی وہ قلعہ بہا لے جا لے کوئی بس
ہے سلطان ارجاسپ اوس میں جاے | حلو گاہ تو ہی ہو رہے تخت جا خطر
لہل بیس کو سبح ہی مالو کا گہت | گرم مثل آتش کے جلنے ریت
نہ ہاتہ ملنگا نہ دانہ تکیا تھی | سوچ لی تہنیں جل اور سیال
نہ زمیں خاک پر سر پاؤں گذر | نہ اوڑا پرندہ ہوا کی او پر

نہ بر خاک اور شیر پاندے گذر | نہ اندر ہوا گر کسی شیر نر

ہبا دور سوں یم نہیں دست یار | تو ہیکا او روڈی قلعہ اسفندیار
ہر دو طرف کہ جتنے بر کھیں | تو رستے میدا آمد ہر آمد ہی
جو دیران وہ دیوان سے سوار | پہلوان زمیں کی خنجر گذار
کرتا ہو رہیں جو قلعہ کو حصار | تو حاضر ہو ہر جا ہی سر بار بار
بہلا ہی جو اب میں سلامت ہی رو | عبث نقد لقمہ میں نقبلیر و ہیرو
سخن سے سخن اسفندیار نامدار | تو جہاں ملی حمال جو شنے نامدار
کہی تب سو بیٹی ہی یکبار | اب نہیں سے کہی شاہ بر جانباز
ارادہ کرو جس طرف ہم تیار | بنے شکر تے بولے اسفندیار نامدار
بکل میں اب ہی خدا کی او پر | دیا جشنہ سینے مشکل آسان کر

اسے ہار کر گیا وہی رات دن تھا | چلو شہر اوسکو خاطر کہاں
ہوا رنج حاصل تن ساتھ سب | لیا دو کو اپنے ساتھ کر
گئی اوس کی عقل کو بنا نابکار | چلے رات ہی شہر او نامدار
لگا ایک صدا گی کو دیا انتظار | ترک ایک اکر ہوا اونکا یار
ہوا اوس سلطان شاہ فتح کا | کیا اوسکو ای سرداری خاندار
دغا اولکی اوسکو پیر آتا تھا | یہ تدبیر کی خانع کر آتا تھا
اولاد کش کیتا ان جو نورہ نشان | یہ جا بی کی طور بند اسنان
سو باطن میں ارجاسپ کا خون کر | مری فطلی کوں کتا تھا نباہ
میرا قصد ہی جو قلعہ سر کرون | او ارجاسپ کا سر زمانہ میں پیر مرون
بہمن کی بند گرم کرتے ہی بانڈ کر | بکر بند تھا اون جو رستم سیر
نہ ہو سکا گیا دو بد بخت سے | سنو ہوا اسین ان زمانہ سو بخت
کرے جو اس کر لگا تخت کو تخت | بعد نامدار دوگی ہوکہا ہلاک
فضا فی شری تختکو لاگی تھا | بہم دوں تھی پیٹ کر تخت کا لیا
مخالف تخت جو تھا شاہ کی | ہوا از تخت صاحب و جاہ تی
جر تیغ ہا ہند کن رہی ہشت | قطعہ کر سلامان بہمن پر جرات

رو بہ

اوتر بعد دو سے سون عدو کے بار | چلا جلدی ہو کر کیا ایلغار
بجنگل بہمہ لشکر ہوا وقت شام | قلعہ سے کو آکر معام
لیا ساتھ یہ کہ برات کون نامدار | کمر میں قلعہ کے کیا جاگزار
جو دیکھا تو روئین دو فولاد تھا | علاج اوسکا جو طرف بالا تھا
اتھا ہیں فرسنگ اونچا بلند | او جو چالیس جو تی گرند
تمام اپنے سینہ سنگ جنی | سنتا تھا نہ عالم میں ان کنی

نظم

ہمہ آہنے پارہ بود و بدو نبی | بعالم چنین قلعہ نشنید کس

مگر میں بہر انکوت ولکین سو | کہا اراکت کتا اتنا دیو وہ
یہ تھا ہوا اسکے اکثر | کرون کیا فکر دور اس تھا بر
چلا ہمر او تر کر منزل گاہ کون | فقیر ایک تھا ملا راہ سون
پوچھا اوس سون سلطان کر السلام | جو ہوکے قلعے پر چڑھی کیتے تمام
کہا ارنے رہے رہان ہو سراز | پہلوان جنگی ہوا رنج کار
ہے نعمت بہر ایام تائی وہاں | او جو سینے ہاسکی جاری وہاں
او سے جانی رہا ہی ارجاسپ شاہ | بلند اوس تھا اوز گردون شاہ
جبر اطرح تسنکر استعد ناز | بہر آیا ہمہ ولگیر منزل سے شتاب

خبر کرنا [illegible] اسفندیار کی جانب [illegible] کہ بہمن کا [illegible] کی [illegible] شاہ

بہنچ کر کی منزل بہ اسفندیار | بولا یا برادر کو سر نامدار

تو بہیا اون ز دست مصلحت کا بچار | سنو تم بہی او سنو تم بہی ایکبار

کہ نا ہوے سے جو فتح کی شکل | تو بہتر وہی ایران کو بہتر نا شکل

کہا شاہ نے یہ مصلحت خام ہی | بہت بیج کی بہتر نا تو بہتر نام ہی

جو ڈرنا تو کوہ ہات اسکا ہی | رہی سو [illegible] بہتر تو نا سکا کہی

مگر وہی [illegible] تو [illegible] | کہ جانا وہا سون قلعہ کے اوپر

اول جا [illegible] کے دیو [illegible] | بہتر ہونا [illegible] کہات کون

بہر و [illegible] کہا [illegible] جا | رہی یا نام [illegible]

اور [illegible] قلعہ [illegible] | بولا یا [illegible] ایک [illegible]

بہر [illegible] تو [illegible] | مرصع [illegible] انسانی

[illegible] | کیا [illegible] صندوق [illegible] بہار

بہشتی [illegible] | سبھی [illegible] جوان

ہمی [illegible] و [illegible] | ہمی خادم [illegible] اور [illegible]

سو سوارہ لی وو صد و بیست تن | چلا ارسطو [illegible] اگری ساں بن

پلٹو تن برادر سے بولا یہ بات | قو [illegible] فوج لشکر کے سات

یہیں جا کر قلعہ کے بلندی اوپر | چلا ونگا [illegible] آگ اسمار [illegible]

دیوان [illegible] کر فوج لشکر سات | تو آ [illegible] قلعہ [illegible]

کرون [illegible] قلعہ [illegible] | تو [illegible] کار زار

بہ [illegible] روز [illegible] | لیا [illegible] شاہ [illegible] راہ

اول [illegible] | کہ آیا ہی [illegible] طرف [illegible]

غرض [illegible] کوہ کے [illegible] | خبر شاہ کو جا کہی وو جبشی

کہ آیا ہی [illegible] | لیی لعل گوہر [illegible]

متاع [illegible] اور تحفہ عجب | جو جا [illegible] کہتا [illegible]

خبر [illegible] | [illegible] قلعہ کے بہتر

[illegible] | [illegible] باریاب

زمین [illegible] | جو تحفہ [illegible] نظر

[illegible] نظر | [illegible] عزت [illegible]

[illegible] | کہا [illegible]

تمہیں اول جیتے تھے تو آئی اندیس | نہیں ہی مری تجھ بولا حسد بیس
دو جہا بعد ازاں جا شہ نے کی خرزاد | خبر یوں اسے آنکی ہوئی جو یاد
کہ گشتاسپ سلطان و اسفندیار | نگر میں نکس لعل کیا تھی سچار
کیا مجکو چھوڑی ہوی پنج ماہ | خبر یاد گشتاسپ سنا بے زار ہ
کہ بیگا ازاد بہمن و اسفندیار | کری ہو تو جو آنج راہ سے یاں کردار
کیا ساتھ لے کر جا شہ رستم کے پاس | پرندہ نہ پر مار سکتا وہ پاس
بچاری یا دو اسفندیا سے کیا جواب | فرشتوں لگا جا یا پڑی وہاں جواب
بدا ہوی کی خرزادی شاہ سیتی ون | سپہر آیا وہاں شمع منبر لگا کہ گون
دو بہمنا جو اسفندیا کے نہان | سو بہر فی تھا ہی مطبخ کا یا بچھا وہان
سپاہی پر لگا تاج جھی سب جز | خبر تو جہتے آنجی ہوی ہمنر
بجھیا یا اوہی بہمن کوں وو دور سے | بڑی بہن سے ہی اچھا انکی اوسے
سو اسفندیا رو ٹھے وہاں خلوت میں سے | بولا ہے دو بہمنا کوں تو لا اونے
ہماری جلا جنگوت آتا ہوں نہان | کرو کس نہ ظاہر سو راز نہان
نکو کچھ بی گر یا جوں قالو کوں نتا | رہو تب ملک تم اورتے بیٹھا رچا
یہہ سنکر اونو یاں خوش سجایا تکا | گیا ن اونجکی وہاں نے بلند بام لگا نان

[illegible]

بہہ ایک دو زا گزار رجا شہ نے کہے پاس آ | کیا شاہ زادہ نے کہ سہی الماس بنی
کہ گشتاسپ مری بات سے غزنی ہو رہا | نلدہ میں سے ولاہون اوس بجد ہی تا
ہوا اوس سے جگکو بجاوے اکرم | تو جلس گرونگا جشن کر عظیم
ان جا پتا ہوں اداوزن کروں | سپاہ جیسی ہیں یا اسپر سب بجا در وں
عرض ہی جو سلطان قدم نچہ کر | دو ین زنیب مجلس مجی تھی تمر
کیا شاہ نے مجکوں سے دو سب تہیں | عمو نامدار وں کی اون لگا پتا
اونی بعد کہا میں رہا ہوں بہاں نا | مکاں میں تجا کچھ الہی نہان
حکم ہو تو ملا قلعہ کے او پر | دلاؤں نیسر اسپر وہ تر تیب کر
بلند آگ روشنائی اردوش کر ون | ضیافت کا سامان لیا کر مرو ون
دیا حکم رجا شہ نے اونکے تئیں | سو اونے کیا سب انجام وہیں
لیا کر کیا سپہر ہ کا نبار وہاں | جمع کر کہا بہوت لشکار زمان
صبح لیکی ت نامدار اونکو شاہ | گیا گھر کو خرزاد کے پاس شاہ
کیا اونے کہا نکوتا زی طرح | شراب و نقل سب تھے تیا با فرح
تواضع سے تہا دو غفلت کا جام | ہوی آسر ت سپہ ہوش جا نیا شام
تب انبار سپہرہ جو تہا اوس جگا | اوسے آگ دیا اون سحن لگا

ہوا آن سر بلند یو سا پیدا ہوا   پشوتن کون وہاں مت بے سرا ہوا
سوا یا ہمہ فوج مار ار ہزار   اور شدت سوں وہاں تی خی اسفندیار
گیا و وزیری پیاس لشکر تمام   قلعہ میں خبر یوں پہنچیا دوم دام
لگیا اک سہاں ان یہی غل پکار   کہ آیا ہمہ فوج اسفندیار
نشہ میں تہا ارجاسپ شاہ   ضیافت میں آخر کرد کے ماسیاہ
بہلا اک وزیرک تمام طنبور تور   اوٹھیا ہوں ہر ان مجالس کو چھوڑ
دیا فوج لگ ہم کون سیر آر   کہیا جا قلعہ بیہار کر کار زار
قلعہ کے گرد کون زرہے سی ہزار   کہیا جا بجا نیہ یقین نامدار
دکہیا دس ہزار آئینے سنگ لوہار   محلکی گرہ پس کر ہر اسوار
نکل ہار گہر م نیوا ایک فرنگ   لگا کہنے کی چرخ کی شو تکی شنگ
شنیدہ ہیں کہ فخ منتر بے افتاب   ہمہ بیچہ منور کے شو یا شتاب
غرض نیک یہی نبھن اسفندیار   لگا لافند دوونے سر ب نامدار
سلح ٹوٹ پکنر نہیں ہیند تنگ   سمجا پہلوان کو تسفند جنگ
چلا محتی ارجاسپ سیر نوو دلیر   فرد ہمہ نامدار کی مانند شیر

نبرد کاه ارجاسپ آخر دلیر   خود و ناموران نگرداد شیر

رسے چراب

ہاتھیے جوں آیا جوش درگاہ شاہ   سو ماری ہتھوب اور بہاگی سپاہ
دو ہتھیا ملکی آن اسفند سپا   مکان خراب سلطان ہتھائی اور سپا
گیا چل کے بیچ محل ہیتر شتاب   انہیا خراب سیتے یا دو بیر عتاب
ہوا شاہ اسفند سوں روبکار   کئی ملکی دونو بڑا کار زار
کبہیے مار فی تیغ خنجر کبہیے   کمر میں کبہیے اور سر کبہیے
لگی زخم ارجاسپ کون نال مال   ہوا تن لوہو رونکی سوں بن نہال
ہیں تن یو خونی کفن مست تن   زمین پر گرا فیل سا فیل تن
جدا کر سر ارجاسپ کو اسفندیار   کیا بعد ازان محل بہتر گذار
وو دو دختر بیگر و فرزان شاہ کے   لیا دو ہاں سے صورت سکلی ماہ کے
بہجایا منزل پر ک کہیا کر جتن   بہیر اور اسے رو بیہی اسفندتن
کیا دو ار کی قتل رسپ جے ان   خبر جا کی گہر تم کو پہنچیا سے دہلان
کہ خرداد ما جرتی ارجاسپ مار   کیا سر جدا جنگ کر بے شمار
تسکی پر ہمہ ہی قتل کرتا جوان   کیا سی ترکیا ہو اخوان ہمخوان
سنا اس مصیبہ ماجرا دل نونیم   ہوا مات پرتیب ٹک کل سیتم
ہو دو وقت صبح کیے فرماجے   قرار اونسے کی توجہو اوس سیجی

کسے چھوڑ کر اب نہ ری جا کسے | ہوی اس سات کیسے جنجو ندر اوسے
نہانت ملوچ ہیں بہر اسپید رنگ | ہو اوران اسفندیون نہر جنگ
پشوتن نے بہیے اسی خبر کو سنا | اتہا ایک حصہ ہو اوس کنا
تسی بیر پرسنلہ بیا ہست کا بڑا | جو ہنوز دری جمعیت سی الب بڑا
لگا مارنی فوج کوں لشت بہو | ادہر شاہ اسفندیا دو بروز
درو طرفہ کوں اس میں ہا گہرم بڑا | ہوی کیا مری فوج سب کتر بڑا
نورانی وحشی ہو سکے جو وی | ہر ایک کہا گئی فردوسکی تہو وی آخری
جب ورا اپت سے بہو ستا بہاگی سپاہ | ہوا بخت گہرم کا ابلل سیاہ
نزا ہو کتر ادگہہ گبڑی یا دات سوں | وو شاہ اسفندیہ کے ہات سوں
مری یا نود گرم کے اسفند مار | مبادی وہا قول کے ہنہار نہار
ہوی تیغ سے اون سر کاں تمام | تب و دما سیر سات نہی نام نہام
کیا فرہاد اوس ملک کوں تار مکان | نہا مانسیسے تر کشو لکہان نان

ذہ زگردون جہانی نامداری بہانذ | بہتوری جاز زمین شہرباری بہانذ

دہا ناگوی جہاں میں نامدار | نہ توران میں کوئی رہیا ناجدار
جو پیشداں نے سلطانی ار جا کیتا | بولا اسرا پیشو نکتیہں ناتخت میں بہا

رہا تھ در تصرف

زمان مدو تاوت میں اپنے کیا | سپرد اوس خزانہ ودولت کیا
فتح مند ہو کر جو ان بخت نے | رکہیا جا بجا معتمد آپنے
بلے ہنو بگو سنگ عزت و جاہ سون | بہرا پہر اوس نعمت جواہ راہ سوں
ہوا جب ہیہ اپنے ایکی نزدیک تر | نرر کا ان امیراں ملی آن کر
خوشی ہنو فتح کے خارک کیسے | شجاعت کو اوس جبر تو مہن رہیے
گیا جب شہر بچہ درگاہ پاس | پیدر چل کے اگو ملا بلا باس
دعا دیکی تولا ہر از آفرین | کہ تجہ بن نہو نکو زمانہ زمیں
جس کرنے کا او دعا لی جناب | مجالس کیا ہنر شراب و کباب
فصہ بہت مجلس کا ہو شادی منے | مفصل لکہا بات ہے پوچھنے
کہیا او جس مت پوچہ مہینہ ستی بات | کہ گفتار مشہو لکہا ہی بے ثبات

ذہ سخن راست مشہور سنگار | کہ گفتار مستان نباید نگار

جو سب کہو لکہا بیاں وار میں | کر دلکہا ہیہ مفصل اظہار میں
غرض شہر اور گہری ہوا اور روز | لکہا اوچہنے شاہ گشتا سپ فروز
تب اوس نے کہا ماجرا جنگ کا | اول تا بآخر جسے سنگ کا
ہوا گرد ظاہر میں سلطان خوشی کا | ولی دل میں بکہر اندیکا خیال

فرزانے کوں اسفندیارسوں ویسی کہا — مثل ہے سیانے کی یہ تجھ من کا جو رہا
تخت تاج دینے کا تہا جو قرار — سو ٹالا التغافل مین او کار بار
سمجھیا تک بوجھ ولی مہر — ہوا دل میں اسفندیار دلگیر تر

افگار و درشتی اسفندیار بار رستم و ماجرائی آن که با هم جنگ خواهد کرد

پدر سے ہوا دلگیر اسفندیار — کہا جا کتا تو نے دل کا غبار
کہ دلاوری مجہ سے کیا تہا قرار — جو اوجا سر جو خفت او لگا مار
ملک سرتو اوس کا فتح پا لگا — دو بیٹا چنجر رقت سوں لالگا
تو مجہ ملک ایران تھو دار انجہان — مو دونگا مجہ تخت و تاج و نگین
گیا اب رو سب اول اقرار کون — خلاصہ یہی کہ تون شہر یار ہوں
کہ ہی پادشاہ ہو عہد سہہ بات دور کر — جو کر قول پیمان کر ناحضور
ہے پیمان ایمان کوں پاسبان — نہ چھوڑ او سکو ہے دین کا ارکان
کیسے مان مہرمان نے شش ای جگر — ہے راحت تجھے کہ دنو کر صبر
جو دختر سنگی پناہ کوں زیب دینے — او بینا سنگی سلطنت تا ہے
کرین ارس سخن کون فرزانا اسفند — رکھیں فرند تخت او ر کرسی پائی بلند
تجھے سب جمع ہی ہے سر افراز شاہ — تھی فتح رواں اخرش پادشاہ

ہے سکر گیا ہو خفا تاسوں — کہا بیٹہ کنسکی نہ سلطان سوں
نہایت کوں اکلوں اسفندیار کہنے — خود ہے ہو گیا ہو سکے مستی سنے
حکم دیکھا میں بجا یا سب ہے — نکس ہی سون نا ہوا ہی ہن نا کہنے
تمہیں ہو کسے مجکو دو تن بار — فتح پا گئی آئی تجھ کوں نا جواز
بلکہ دیکہ سکا ناموس آفرینش کوں — کیا فتح دشمن بد اندیش کون
اب افزوں قرار اپنا دراجو کرو — تو ہی اب رستم جکو ٹری آبرو
کہا شاہ نے اضطرابی مکر — بجی کوں ہی اخر سہ تخت و شہر
بظاہر تسلی کیا باپ نے — ولی دل میں افسردہ ہوا آپ نے
ہوا پر [illegible] خلوت میں — بولا ما [illegible] آپنا [illegible]
کیا دیکہ اسفندیار کے احوال کوں — بتا مجکوں [illegible] احوال کل
اونی دیکہ تقویم بولا سچا — کہ ہوگا ہے طالع بلند بختیار
نزاری زمین [illegible] سر آٹھگا — فتح ہو [illegible] اقلیم سر پا تنگا
ہوا شاہ کینے میں [illegible] — [illegible]
تب [illegible] کہا خوش [illegible] — مر نگا [illegible] اخر کو رستم کے ہات
ہو خوش [illegible] روٹھا شہر یار — بولا ما [illegible] اسفندیار

٤٦

بیٹھا اگر تو ملک آریسے بیا رستات / لگا او لنے فی الحور سو کے بات

کہ شاہی مقرر دیا ہوں تجھے / ولے عہد اپنا کیا ہوں تجھے

مبارک تجھے تخت اور تاج ہی / سنسری ابی نکو کی محرم تکر آج ہی

جمع رکھہ توں خاطر ہر طرف سوں / میں حکم نہیں قول کے حرف سوں

بہر اور تعداد ان نامور اوبکی پاس / کیا اوسنے اُن ہد صفت اور سپاس

اور ہوا اگر خوف مشکل بتری / تو اپنا پر اما نظر میں گری

اول شہ لہراسپ کے فرزند کا غم / ہوئی ابتر یا توں مو جا ظلم

جلا سیستان میں ہار ارجاسپ کے / اپنا وقت اوسے کیتی سخت تر

کہیا میں نا رستم چلنے کو نسات / نہ آیا کیا عہد جسبہ لہ کے بات

کہتی وقت جو نہ لگا ز رہیں / تو کیا اوسکو نے ڈالی ہتا ڈالی

ہزار اور سی ہی جو اسفندیار / گیا بنوالی میں جو دما تہا ازوار

بلایاں کہتی اپنے سر پر لیا / چھڑا سند دشمن کوں غارت کیا

اتی بیری اول رستم کے تئیں / نہ آیا رہا ہو کے معذور میں

بہر اور تعس کہتا ہی این ہنر / جو زابل و کابل ملک ہمہ زور

مجھی شاہ جسم ... بخشا تمام / ہے کہ نا سبب کے کیا اٹھا سون کام

ہے سبب

47

مناسب ہے جا کر جو اسفندیار / اوسے مانند کر لا ای ما ای ...

تو میر یہ فکر ہو عبادت کروں / او تاج اوس با جوان شاہ سکے سر پر دھروں

بسوٹے کہی ملکی ہے خوب بات / کہیا شاہ نے جو اسفندیار کے سات

فرستہ مجھے سند راستا کے بات / تو جا بند کر او سکو لے اوا شتاب

ادب وقت رکھہ سر اور تاج کوں / ہی نیو بو لگا ایران کے راج کوں

کہیا تب جوان سالنے یا نشیب سوں / عہد ہیں تجھے کچھ حکم اب سوں

ولے تجھ نے لگ گرگ اجگر کوں مار / نہ دو سر کتی روئیم تن کا دیا ...

دفی محرز ... سر بلند / نہ ہو جیسے کیا نسے آگی پسند

لگتی شاہ ... سر ور آئے ڈل / وی ایران مجھے تو نشا عبادت ... اشتعال

اوس عہد تفسیر سوع ماوملوں سخت / ولا کرد مات تمہیں تاج تخت

او ... کہ ابتا کیا / جوانمرد گیو سوں جہنا سب لیا

نہ جانا ہی مفتوح میں کوئی آپ سوں / ولے میں عہد ما کیا بات سوں

گیا ہوت جوان عہد او بکی بیچ / سپہا سختیہ کو وہاں اٹھ وہ بیچ

گرگ سر مار آو ہاں بہ خطر / گیا اژدہا کے حلق میں ...

ہمہ دشمنان ترا برزدم / بگام نہنگ زبان در شدم

اودھ جادو کے زن غول سرخ مار | سیہ باد اور برف سخت ہزار
لیا جا کہی روسہین کتر کر سوار | کیا قتل ار جانٹ یہ روزگار
ویلے میں نہ تھی منگار نہار | تمہیں نے کیئے قول موزہین مار
اتی قول سر سب خلا میں ڈال | کیئے تجھ تے مو سر یہ سوال
تو در تے ستم ڈرتا نہیں ایک آک | او مہنگا ضعیف او رہی تن جوان
مبریا سنگ سر کر سرانی کا نہیں | مبریا جنگ کا تات لا تنکا نہیں
ولے ہی وہ اس سلطنت کا ستون | نہ لا دم ہی او سعادت کر نار دون
ہے بزرگی ماما بزرگو کی نات | کیا تیکھاں تے ہوتے بکی سنگات
اگر او نکرتا جو توں کام سخت | تو ایرانکا بخشا نہ تاج او تخت
کیا شاہ یہ تن پیند بول بھی | نصیحت بزرگو تے ہے یہ بھی
جو فرزند والا کون ماری ندی | او کہوڑا ہلا ہو کہ سوار کاری ہیا
سپاہی جو ہی تکی سنگ مار کری | بیت بیٹو کتیں کیہو دگار زہ کری
ہزار کام او بکی ہی گیا نفا | جو بیٹھا ہے وہ یکتہ عیبہ جفا
تو جا ماند لیا زال و رستم تمام | زوارہ فرامرز سب نام نام
اگر سن دیں جو ہکے او پیں بنا ہیں | تو کرنا قتل بے رحم ہو سکا وہیں

پدر سکا حاکم

پدر کا حکم ما سکا کر عدول | اوٹھا وہاں تے اسفند ہو کر ملول
خبر سنکے مامی ہوئی ولکا باب | رکیب کو گہی آن خوش تنہ اب
کہ رستم زمانہ میں ہی سر بلند | کر طرح تجہ نہ ہو دنگا بند
جنے شاہ مازندران مار کر | دیا دیو فولاد کن سمار کر
سپاہ اوسکے کیں ہیں کر عتاب | کیا جن نے کم نام او افراسیاب
ہار ایک جنگ میں سار خبری لیا | زمیں کتی دفعہ خوں دریا کیا
عبث ماندنیے اوسکو جاکی مت | مجھے خاک ماتم میں بٹھلائی مت
کہا ماں تجھ سی ہے ما تیغ نہیں تا | ولی ماندلا ہیکی لائق نہیں نا
کرون کیا کر اتا ہو ہوں سے عدول | کیے طرح آکے سنو نا عدول

ذکر روانہ شدن اسفندیار در سیستان بجنگ رستم [illegible]

بعد اس سخن جوا ہو کے اسفندیار | لیا فوج بہاری چلا ہو سوار
قطار یکی اگے جو تہا ایک شتر | سو بیٹھا اتکا ایک شتر راہ پر
کیا ہو سا جو اوتہا وہیں اوسے | ولیکن او تہا نہیں ہم کسے طرح سے
تب اسفند نے دیکھ کر تنس حال | غمیں ہو کہا اوس شتر کو جلال
سمجھ بجو ہو کہی شاہ سون | ہوا بد سگون بہتر ملو واد سون تا

۴۸

تب اوس نے کہیا یا مدد اور کی بہات — بیدار اوسکو سمجہ گا حیلہ کی بات
چلو بیگ بد [illegible] تا بد نسب [illegible] — نہیں راضی ہوں [illegible] جنگکی رضا
چلا کوچ دے [illegible] نیمروز سیستان — ہوا جا کی نزدیک شاہ جہان
ہیجا پاس رستم کے بہمن پسر — کہ لا [illegible] اوسکو لشکر کی کمر
سو بہمن نے آ [illegible] شتاب — دیکہی زال ور رستم [illegible] تب
کئی زر بخشا اور سری جاہ سوں — تواضع کیا عزت و جاہ سوں
کہا [illegible] بہمن ہے [illegible] آکے — [illegible] لئے [illegible]
رہا [illegible] رستم [illegible] خاموش [illegible] — کہا زال نے [illegible] رستم [illegible]
[illegible] خدمت کے حال — [illegible] آ [illegible]
[illegible] کلمات — اور [illegible] کہ [illegible] ہات
گہر اپنا سمجہ [illegible] — [illegible] شاہ [illegible]
بہمن اور [illegible] اسفندیار — [illegible] خدمت گزار
کہا [illegible] رستم [illegible] گات — [illegible]
[illegible] — کہیا [illegible] رستم [illegible]
اور [illegible] اسفندیار — کیا [illegible] رستم کے [illegible]

پہلوان اور [illegible] سی شتاب — زمیں کو [illegible] ادب
کہا ہی زمانہ کا [illegible] — اور ایران [illegible]
[illegible] دایم [illegible] رکہو — تختگاہ ایران [illegible] رکہو
ہوا [illegible] شاہ اسفندیار — [illegible]
ہزار آفرین کر جہان تخت شاہ — کہا تو ہی [illegible] پناہ
ہر اک شاہ تجہ [illegible] — [illegible] زمانہ [illegible]
ہمیشہ [illegible] سوار — کیا عرض رستم [illegible]
کہ مجہ جان و دل سوں ہو [illegible] — کرو [illegible] خانہ [illegible]
دیا جواب اسفندیار نے [illegible] — [illegible] شاہ [illegible]
کہ رستم [illegible] — اور [illegible]
[illegible] رستم کہیا بار بار — ولیکن [illegible] اسفندیار
گیا لے پہلوان کوں [illegible] مقام — کہا [illegible] کلام
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] جواب — تب [illegible] شراب

سو دستم نے تولا تو دیکھا ہے / اول چل میری گر بہر بستہ جان ہے
غلام ہے تیری جست کہا تھا نرول / رہا ہو دُر تس کر ضیافت قبول
تب اسفند تولا رو تھا اُود طور / نہیں ازماہوں تیارت ہی اور طور
نمک کہا تیر امیر تجھسے بانو نما / تو پہنچا ہے دنیا میں لعنت پناہ
کہا نیل تن فی تو اٹھا نہیں / تو میں ہی تیا بیٹھ کہا نا ہے نہیں
جلے اوسکے کا زال سے پیڑ کر / طر لگا بھی زنگر نہیں مخبر
بہہ کہکر سکے رستم گیا زال پاس / کہا حضرت اسفند یکے بسعا س
بشوتن کی اسفند سی تب کہا / تو دشمن کے جانی سے غافل رہا
ابن چلکی اراتھا تا ہو میں نے / کہا فصلت خام بھوڑا تو نے
تب اسفند کہا جو مادی نخجر / تو گہر جا کی میں لاو لگا باندھ کر
کہا باند ما دوسکا آسمان میں / رہا تیمن کر لیتی اس پہلوان میں
کہا نہ کوی السلم سے تنے اول نے / تو میں جا جب سنا تو دی کیتنے
گیا میر جنج سو سیئے دیکھکر / کتنے اوفریں اوسکے عت ادبر
چل آئی تیا اوسکو اسفند یار / کہا ہوں عزت بزرگ و وقار
کہا ہو دستم نفس وقت کے مانت / قبول نہ دو سے کسی ظفر و مدت

کہا رب

کہا رب ہے تجھ سے چل ایران کو نا / دریغ ہے یہ بہلائی ہیں سمجھان تو نا
کہا میر رستم نے آئی تاجدار / مناسب تجھی کا ہی اچھی دی وقار
پر دونگا میں تیری تو ف کام پر / نظر رکھ کہ کو اسے میری نام پر
میں اور سخی ہوں جنے جان ہے / پکڑ کر لیا جن نے تاج و نگین
شکستہ کیا ہوں جوان واب سی / مرا ہوں دشمن میری تا بہ سی
ہمیں بادشاہوں کو ایران کے / نگہبان رہا ہر گہڑی ان کے
ز دشمن جہان را پاک صفا کرده ام / بسی رنج بسیار من برده ام
جہان پاک دشمن سے میں نے کیا / بڑی کار رستم سی تیر اور لیا
مجھے حق نمک کی شرم ہی تمام / جو تجھ سات ہی با مروت کلام
تواضع عرض آن کرتا ہوں میں / سمجھ مت جز رستم و رمان ہو میں
بہہ جو اس سے تیرا ہو بدگمان / بلند آسمان سے اپنے کو جان
سخن سنکر اسفند یو دل کباب / جہان جو او نے تیغ مارین شتاب
ولیکن غصہ جب ہو رہا / ٥٠ اید بر بیٹھ وادوں طرف کر کہا
سو رستم نے سنسان سے طرف آکر / کہا بہ بند آدمی مری لگا
تب اسفندیہ تو کئے کے ساتھ / لگا بولنے اسفندیکی بات

کہا میں سنا ہوں قصہ زال کا / عجب طور سے بہوت ہے حال کا

کہتے ہیں نسل دیو سے سب جبی / دیا سام نے ڈال جنگل منے

اوتہاں لگی لیا ایک سیمرغ نے / رکھیا ڈال کر خول بچوں کنے

دیا ناز سر اپنا بہوت پاک او / لگیا پالنے دیکھ کر خوب رو

جتے روز او نے بہوت سے پالو رت / بچی واں تے کہلائی ہے مردار واں

رہا کہاں کی مرد آروہاں زال دہر / نہ اوواداتے سیمرغ لایا بدر

بزرگوں ہماری نی بسیار کر / دکھی [illegible] سنا ہوں جو خرخ پر

ہوا بعد رستم تولد اوسے / بزرگی اونہوں کی ہی [illegible] سے

ہوا شنا رستم کہا شیخ بات / کہا شاہ رستم نے سوں باعتاب

تو اوبات کہہ جو کہی ہو دی زبت / سخن شاہ گفتے ہیں دلفریب

نمک کے حلالی کیا ہیل ہی تھی / جو اس طور سنتا ہوں مانا کہتے

میری ماں نسل شاہ ضحاک ہے / یہہ باتوں سے نغز خدا پاک ہے

وو طرفے سے شاہزادہ ہو تمہیں / تیری اور [illegible] سادہ ہو تمہیں

تو نے ایک کیلا ارجاسب کو مار / جہاں میں بڑا ہا ہی اپنا وقار

ہیں مار لگی شاہ عالی جناب / اول ایک تورانیں افراسیاب

یہ سلطان تب ہوا تھا کہیں / تھا بہیر نے جاتی ہو نا بہیں

جو تھا شاہ چین اور مازندران / او دونوں کو ماندیا یہہ نہ گران

مگر چند بیرا جو کاوس تھا / یہا بند مازندران بیچ جا

جزیرہ میں جاکر چھڑایا رقید / اوسے جاتی مار ہوں دیو سفید

دو جا اور تھا دیو اکوان نام / اوسے مارکر وو کیہ سپنا تمام

کہا ہوں سنا ہوں قصہ زال کا | عجب طور سے ہیبت مہ حال کا
لکھتے ہیں نسل و پوسے سب جنی | دیا سام نے ڈال جنگل منے
او تنہا لگی کیا ایک سیمرغ نی | رکہا ڈال کر خوار بچوں کنی
لطافت اتنا ہوت تہا پاک او | لکہا تہا کنے دیکہنے کر زشت رو
جیسے رو او تہے بوک سے ماورات | بچا وہاں کہلائی تہے مردار وہاں
رہا کہا کی مردار وہاں زشت قدر | نہ اولاد تہے سہرا نا پدر
بزرگوں ہماری نی نثار کر | دیکھی زینہ سنا تیغ چرخ بر
ہوا بعد رستم تولد اوسے | بزرگی اونہو کی ہی رستم طور سے
ہوا اس کا رستم کہا شیخ مات | کیا شاہ اسفندیار سوں باعتاب
تو او بات کیہ جو کچی دوری زیب | سخن شاہ گستے سہی ہیں دلفریب
اسی طفل ہی کیا خفر تہی نجی | تیری جد پدر نسب ہے و زف مہی
تولد ہو زال کا سام سے | فرزال ہی تولد نریمان سے
نریمان ہنگام سنگ کی نسل | ہم اور توں ہیں وہ گلیک جدی اصل
بخت تاج زر لگا کمک یار | تجسے نہ تہی نہی اسنے نا مدار
میں ہی سکے اوسکو کیا نا قبول | نہ تو تمکو سنکر ہوا خصول

ہمک کے حلال کیا اہل ہی ہمی | جو اس طور سنتا ہوں مانان کئے
میری ماں نسل شاہ ضحاک ہے | یہہ باتوں سے نعوذ خدا پاک ہے
دو طرف سے شاہزادہ ہوں میں | تیری اور برادر پیادہ ہوں میں
تو یک ایک کیا دار جانب کو مار | جہاں میں بڑا تہا ہی اینا وقار
ہیں مار اکئی شاہ خانی حساب | اول ایک تورا ہیں افراسیاب
یہ سلطان ترک ہوا تہا کہ جن | تہا بہر کے جاتی تو ہوا تہا بہن
جو تہا شاہ چین اور تہا ماوران | او دونو کو باندہا یہہ بیندہ گران
مگر جد تیرا جو کاوس تہا | بہت بند ماز بنداں بیچ جا
جریدہ ہی جا کر جکڑ دیا رقید | اوسے جاتی مارا ہوں دیو سپید
دوجا او تہا دیو ارکوان نام | اوسے مار کر دو کیہ مشہا تمام
بہیراں ہوں نہیں بر اطراف کوں | بہوت دیو ماری ہمہ شاہ سوں
بتاؤں ہوا ہی زمانہ میں آج | خبر کیا کہی ہی غرور کی تاج مم

زبان دراز پر سر گستہ ام | بہ بیچ بہ بیش ... ستم

یہہ باتوں کو سنکر کے اسفندیار | ہوا از غضب سیخ لی ابدار
جی کے لگ کر کوں لیا تہا بیمان ہو | اندیشہ ہی آئی دو بر دو

۵۱

کیا خط اپنے کوں لائی الحاب — تیر اسوں خوان تھا نہر کا مثال
ہلہ سر کیا تو نہ مارے زور دران — سو روتن گر کے مقابل کیا ان
دگر اک حصنت سعل ازر ونبست نے — بولا یا تھا ہر ایک مجمر میں تے
سو میں نست جہاں نیچہ روشن کیا — قطعه سب عالم کوں آتش نہرتے دیا
برافروختم آتش زرد ہشت — کہ با مجمر آورد بو دار ہشت
کیا بعد رستم ای لوہران — سناہوں تیر اس کا سے تھے سوران
نہری سنگ تھی فوج بار از ہزار — ہر ایک کار از مودہ دنیا غدار
مری پاس سیع جہاں بخش تھا — اوکھوڑا سوار نکو ملک بخش تھا
دن دو دہی کوں قیصد ار نما سوتا — لیے ادا چہڑا کر اپنے سنان سوتا
میں تہنا نہ تو لا کہ مو وانکو مار — چہڑا ہوں اسرا لکھا تا جدار
ہمیں بھی نہری کا جد کو خسرو نے بعد — رکھا تخت ایرانیو قایم بنیاد
بنہ مراد ماہی حسنم اور جاہ — مری دولتوں نمیں ہوئی باد شاہ
بنہ تو قصر مری یہی از دسکے لگی — مجھی ماندیہ کما ارادہ کئی
قو ماند لکھا جو وقت لور ہم ہی — تماشا دکھلگا نے سب بخشی
کہا اسکت شاہ اسفندنے — تو ہی آج مہمان مجھ گھر میں تے

صبح ہوں کہ

صبح ہو گر ز جنگ میدان میں — تجھی باندلی ہوں تمک ان میں
دیا جواب رستم نے سنکر وہیں — تو نے فرد جنگی کو دیکھا نہیں
مجھے سب تماشا سکو دیکھلاوں نگا — بغل میں دبا گہر کو لیجا ونگا
بٹھا کر جو تیرے سانتہ بر تخت عاج — رکھوں لگا میری پا سر تو شاہی کا تاج
بہر او میں بندہ زان باندھ خدمت کمر — رہوں لگا ہمت تا بع اے فر
جو تو شاہ ہوگا دہین پہلوان — قطعه تو شاہوں سے لگا خالی جہان
بجو تو شاہ باشی مغز پہلوان — بجز تو نباشد شہی در جہان
وو اسفندیار جو کر لاف کم — لگی ہوک آکے کہا یہ ہم
سمجھا جو ان جس وقت کہنا بلائی — سنو رستم طوق تک تاکہ ہی کہا ہی
تب حرفی لگا تا ش تک رکنے میں — گئی تا ش کہا او ہاں خل ش
اسی طور سوں ہو ہت گزرہ مسترات — کیا دوش پر تن ماند رات
ہوا دیکہ جرج ما اسفندیار — پڑی حیر توں ہیچہ سب نامدار
لشکر سر گر کے رخصت لیا — ۵۲ پہیر تو اس وقت بھی ہو منت کیا
گر انکو در مجہہ گہر کے ضیافت سند — میں جلتا ہوں تجہ سانتہ ہی پای بند
ستو بتی نہری از نہ میں الہتہ نکار — اتا ہیٹھ پہلای تجہ سی بیشمار

تیری بات نے ہمکوں دیکر دغا   بہجا ماہی فرزند کتیں اس جگا
کہ مارا تری جاگی رستم کے ہات   تو ہیں ناکروں سلطنت ذوق سات
ہیں اوس کے غلام کلو پایا تمام   ولیکن مجہے اینترا سخت کام
میرا ہاتہہ سے جو اگر تو تن ہوا   تو سر دود و ہیں شتابا نہیں ہوا
ہر اک یہ کہے بولیگا عالم تمام   گمیگا سب زخر کے ہیں بنک نام
تو ہیں ہونگے منصف تہا اکبار   لڑوں ناکروں مند سے اختیار
تب اسفندیار بولا کہا جو لیجاؤں   تو سلطان رکہیگا ہمیں عزت سراوں
کہیگا ورا باندلا یا نہیں   کیا تہا حکم سو سچا نا نہیں
بڑنگی تجہی رسمنی ابرو   لوڑ لیگا میری خنجر کا رنگ بو
بیہ بات فریسی تو وقوف کر   تجہی باند لیجاؤنگا ہیں مجر
کہا فیل تن نے تیر زخر تہان   تیری باوت نے مجکو لایا یہان
مجرجت دیکہیگا عیان روبرو   بیہ کہکر گیا رخش پر سوار ہو
کہا زال سے اوس کے تندی نپے ہات   جو ولاد تہا زہر خند ریکی نات
انکہتا ہی ہر بات میں سیند رنگ   تمامی کے طور سوں غیر جنگ
صبح جلک گیر تا ہوں نادی مجہہ رضا   میکوں کیا تماشا دکھاوی قضا

کہا زال نے

کہا زال حیث کرکر پر آب   خدا نامہ دیکہا یا دو رہ عذاب
اگر تو نی مارا تو اوسکو یہان   تو ہوگی بدنام در دو جہان
و یا دلاوی ہی تجکوں مارا کبہی   تو یہ سیستان خاک ہوئی تبہی
دیا جواب رستم کری مت فکر   خدا کون ہر یک حالیں یاد کر

در بیان جنگ کردن رستم و اسفندیار و کشتن از تیر سیمرغ اسفندیار را

ہوا دوسری روز رستم تیار   ہیں ڈوب بکتر کو باندیا ہتیار
بند ہا رخش پر جو باکہر لباس   چلا جنگ کوں شاد دل بے ہراس
زرہ بند باندہا اپنے تن کوں زال   کہا حق تجہی کیچہ بیجے زوال
زوارہ کوں رستم بولا تیہے   تو لشکر کوں لیکہ سات اپنے رہے
میں تنہا ہو جاتا ہوں لڑنے اوس کا   گہڑی ہو تجے تم دیکہو دور سی
بشوتن نی رستم کو آتا پچہان   کہا شاہ اسفندیار پاس آن
کہ الفت ہیں رستم کہ فغور   پہر اوس کے بعد کہتا ہی جلتے حضور
ہے شیر جو حرف سعد گہرکوں لیجا   عرض کر کے سلطان کے سنتہ ہیں
تجہے کون دستمیں کہیگا نوش   سند اوس سے اینتر انکہا ہی یہ سمجہان
کہا دیکہ کر اوسکو اسفندیار   کہ آتا ہی سارستم مسلح تیار

لے آ او دشتاپی میر اس جنگ | لڑو لگا میں اوس سنگ ہو بے درنگ
توں لشکر کوں تیار کر کی سنبھال | کہ اڑ ہو کچہ ایک فاصلہ سوں دنبال
مبادا ایسی اٹھی وقف تنگ | تو کرنا مرداں کر بے درنگ
پتو تن پی اوسیں نہ رکھیا نغا | او تھا او نہاں سیتی ہو خفا بر خفا
کھڑا اکی رستم بلندی اوپر | بھیجا اوسکو پیغام یوں بول کر
کہ ایا ہوں میں جنگ کوں ہو تیار | مبادا لگاو ماں پی اختیار
مقابل ہوا اسکے اسفندیار | اتھا اسپ شبرنگ اوپر سوار
پہلوان بولا اوتی فوج فوج | لشکر جو دکھے ہیں دو طرف سے موج
تیری فوج زیادہ میری کم سپاہ | تماشا گھڑی جا کر لی نگاہ
تب اسفندیار اعجب ہی یہ بات | مجھی کام بالکل ہے تیری گھات
تو چاہی مرد تو والی سپاہ | منع ہیں کروں میں تجھی خواہ مخواہ

مرا یار در جنگ یزدان بود | سر و کار با بخت خندان بود
میرا یار جنگ میں ہی پروردگار | مجھی بخت یار اچھے سر و کار
سو رستم نے بولا جو گزری عمر | مردوں منگتا ہیں عمر و قسمت سے
لئی بیعہ نیزہ خنجر تو کہ دو آر | گئی سر جھٹ طرف سے تھی ہو کا مار

ہو ہو رستم یکسر ہیں نیزوں کی بھال | شکستہ ہوئی تب ہی ہو یس آ ڈال
تب اوس بعد لی تیغ منھ نا گاف | کھائی نیزی و ہوم سیتی مصاف
او سختی سکے ضربوں سے شمشیر تیز | شکست ہو گری جو طرف ریزہ ریز
گراں گرز دے بعد ازاں ہات میں | لگے مارنے ہمد گر گھات میں
و بیا دو سر و تن سکے اور ہی مار | زرہ ہو سکے ریزہ او ڑی مار مار
زمیں دھنگ و ہنگا کر لگی کانپنے | زمانہ ڈرا او لمبنے آپنے
نہایت کو بگڑی دو والی کمر | وے ماک گھوڑی کی ہیں جھوڑ کر
گئے حد مقدور زنگ زور کوں | یہ جنبش کیگے زیں کی زہ سوں
ہوی پہلواں اور گھوڑی ہلاک | زرہ اور ما کر جھلم چاک چاک
نکے ہو وے دم کبر ہو فیل تن | جدا ہو گری کا نفس و دوار من
لشکر میں قدم ہائی نا قدرت | ہوی بار صلی نہ نگی سی سنت
رو آگرہ پی ہو کچہ قدم بستر | ابرا نیکوں تولا انڑ ا بستر
کہ اپی گرد گو ... ی بستر م | کھڑی کیا ہو زمیں خبر اکر بے دم
بڑی ہم جند مرد کوں عار ہے | اپی تیز سو سے سوز اختیار ہے
کرا اسپ تو سادرا یا دلیر | پسر نے اسفند کا تند شیر

کہا ہو جوانمرد تم ساتہ ہوئی
سو ہوئی یہ میدان مین جنگ جوئی

تہا ایک گرد رستم کا اکوائی نام
او جاکر مقابل ہوا تیز گام

سو نوشاد ریک اوسکو نیزہ جڑا
جگر چہید کر اکو زمین پر پڑا

مه

زواره بر نیکبخت اندر اسپ گرد
رسیدی بنوشاد در نبرد گرد

زواره اوڑا کر کے گہوڑا سو نا گرد
ہوا ان مقابل جوان سا سر گرد

جڑا ایک گرز سر اوپر ا سوار
سو وہ مر اوڑ گیا جیون خامہ کو خار

ووا جب سہ نوشاد زمانہ دار
سبے ہو گئی بیدل و بیقرار

سوار ان ایرانی مری بیشمار
پہلوان جنگی وہ سردار سوار

ہمر بوس فرزند تہا در سرا
فراز فر کے ہاتہہ فتح لی میر آ

مکہنہ کر کے بہمن نی لشکر کا طور
کیا جا کی والا سون فرہاد جور

کہ فرزند دو اکہی تیز ہوش
وہی نام نوشاد و مہر نوش

سوار اس فرکیا بہوت نامدار
جہرسے ہوا اوڑ سیستانی سوار

ہوا اس عقب بہمن اسفندیار
اوٹہا تبل رستم کا رای خاکسار

اتے مڑ کے رو و لگا ہتو با قرار
جو تونی دغا یہہ کیا اختیار

ہوا اسکی رستم نکر سخت
فراز کے اوٹہا مثل برگ درخت

کہا مجہ قسم ہے سر شاہ کے
او شمشیر خورشید کے ماہ کے

لڑائی کو میں نی کہا ہیں کسے
نہ واقف ہیں اس گرز ان کسطور سے

زواره فرامرز کون باند ہات
تجہی سو نہتا ہوں تو سنگی ہنگات

تو مارا و ہلی تن خال سے بیدرنگ
کئی کیون نجہ حکم سر پر جنگ

کہا شاہ کیا کام اونے مجہی
ہیں عوض میں بیتو نکی مار دیا تجہی

یہہ کہکر لیا ہاتہہ تیر و کمان
ہوئی مستعد جنگ جنگی جوان

جو رستم کا گنکا تہا تیر اوس پہر
سو تو ستہا نہ تن میں فدا کا دگر

دو اسفندیاری کہ نکش سنبر کر
سو رخش اور رستم تہوا لاغر

مه

جنبی گفت رخش رستم نامدار
که روئین تن رستست این اسفندیار

کہا دل میں رستم کر اعتبار
که روئین تن ہے یہ اسفندیار

ہما رخش زخم تیر ونکی سنت
کہ تہا رہی مارہا ہفتدر سست

اوتر رخش سعی رستم سیر
نہ ہنگ نیکہ اوسکو دیا جیو ڑکر

زخم تن پہ مارا بکہہ اسفندکون
ہوا سست رستم بحال زبون

گذرا جا بلند یکی او بر شتاب
لگا دو ہانے ہیتو کو سر کا جواب

کہا ہان سنی اسفندیاری پہلوان
لیا [illegible] آخر بلندی مکان

۵۵

کدہر گم گئی سب رہ و روی تیر کا   اودہر دیو نکلی اودہر کے گرد سی تیری
دیکھی وہ سب کو ناہ اور سب حال   ہوا سب کسون لوٹ مٹکی مثال
جڑی تیر رستم مکر تنہ یہ ڈھال   زوارہ بی دیکہا خود رستم کا حال
عجب ہو سکے دوڑ اندر اسپر فراہ   زمانہ ہوا اوس کا حق میں سیاہ
دیکہا ہو رستم کو زخمی ہی تنگ   لہو سب جاری تھا انہا سبد رنگ
کیا اپنے اسپ اوپر سوار   لیا آپ تیر و کمان دستوار
کیا یعنی تیری جب ہیہ گرنا ہو جنگ   ہوا شاہ اسفندیی سبد رنگ
منع کر کے رستم نے ایس ایک سے   کیا ماہی نہ آری ہوئی تہ جنگ سے
تو بندہ کون حل ہیہ سمجھا ہی کیا   ہمی ہوں میں حیرو تجہ سے جا سکا
اور اسفندیا ہوا ہو دیکھنا تجہی   تیرا حال پرگت ہوا سب مجھی
نہ اب بے ہوا کہ تو کر بند قبول   دگر ہی تو مار اہرمی بے جوال
دیا جواب رستم خبر ہو با تنگ   تو بند ہو سکے حلقہ سرب دو رنگ
ہوا آج اب اکہ وقت شام   صبح تجہ سے ہی تہمتن سرا تمام
کیا شاہ نے جاودانہ تجہ بناہ   بند ہاتھ کرکے زخمو نکو آنا بگاہ
گیا گہر طرف پہلوان نامور   اور اسفندیا تا رزم گاہ

رہا گو ہی

لیا گود میں ہر دو شہو نکا سر   کیا غم و زاری زحد بیشتر
ہر ایک کون تابوت میں رکھ مہر   دیا بہیجہ سیراں کو والا کے گہر
لگا بعد ازان جو تیری حکم تاج   مہمی اور دیگر نہی کچہ علاج
اتا کچہ تو اور ماچہ اوپری لاج   اب آگی جگر کون خدا کو نامی لاج
کیا بند تون سون اسفندیار نے   یہہ رستم نہی آ مہیا زار میں
سہرت اوپر سنگ فولاد نے   مگر ہی کوئی دیو اولاد سے

خداوند آورا چہ شاہا آفرید   بزور آفرین گو جہان آفرید

کیا حق نے رستم بیدا اوسے   ہوا جس سے بیدا ہی حرب اوسے
ہی شمشیر و گرز نے یک ساتھ   ہر آمانہ اوس کی کیا داو کہات
مگر زخم تیرون نے عاجز ہوا   بنوب سی گزرات کون ماتوا
مبادا جگر بجگی اوگی کیسے   تو مذبیر دستوار د کنے سبے
گیا جب یہہ رستم نے اپنے مقام   دیکھا زال نے تنکو زخمی تمام
او فرزند رستم روتنا لگے   کیا زال نے سر غمی اور سی جگی
کہ بہری ہی انکہون نے دیکہا بلا   ہون زخمو نہیو رستم سے اپنے بلا
ہوا رستم نے بولا کہ مای گئی معاف   تیرا مہاں اور ہوا سنگان

ولے اسطرح زور روئیں تن ‏ ‏ ‏ ندیکھا کہے جائی برابر من
میرا تیر سندان پہ پاتا گذر ‏ ‏ ‏ ولے اوس زرہ چھن نہیں کچہ اثر
میر لزور ویتا بہا گردن و بہنگا ‏ ‏ ‏ فلے اوسکوں جنبش نہ دیکہ سکا
شکر حق کا ہی جو ہوا وقت شام ‏ ‏ ‏ خلاص اوس سو کر کے اپنا مقام
صبح جنگ کا تم تماسے مجہیں نہیں ‏ ‏ ‏ نکل جا یہ دونگا اوتے پیہاں نے کہیں
کہا زال نے فکر نکا نہ کام ‏ ‏ ‏ تو حنیکلی نہیں آبرو ننگ و نام
دوا کر سہیں زخم تجو تکی سنگات ‏ ‏ ‏ بکر تخت دیکہا و نگا نا بند ہات
مگر ایک تدبیر ہی استوار ‏ ‏ ‏ کہ سیمرغ نے مجہ دیا ہی قرار
جو مشکل پڑیا تو جلا نا یہ پر ‏ ‏ ‏ اوسی وقت پر آ حاضر ہوں تمام بر
یہ کہکر جلا پر او سکا اوسے ‏ ‏ ‏ سو حاضر ہوا اوس سیمرغ نے
کیا زال نے اوسکو سجدہ نیاز ‏ ‏ ‏ صفت کر کے بولا کہ ای کار ساز
تو ہی ہے یہ رستم دیا ہی مجہی ‏ ‏ ‏ شرم اوسکی انجام سے ہی تجہی
کہا سیمرغ نے اوس مشکل ہے کیا ‏ ‏ ‏ جو کرنا ہی تو اوسطرح التجا
کہا زال نے ماجرا سب عیان ‏ ‏ ‏ ظلم اوس رستم کا کیا بیان
ہے زخمون سے رستم کا [illegible] ریان ‏ ‏ ‏ رو کہو ر [illegible] حال

کہا سیمرغ نے

کہا سیمرغ نے تو کچہ غم مکر ‏ ‏ ‏ کرونگا علاج اوسکا میں خوب تر
بکر خوج میں تیر پیکان سبہی ‏ ‏ ‏ کشش کر نکالا او سیمرغ نے
پر اپنا ملا سب پر ایک زخم پر ‏ ‏ ‏ درست کر دیا پہتر خوب تر
کیا رستم و رخش کوں صفا ‏ ‏ ‏ کہا اوسے خوش ہوا لے اٹہ دونون جا
سو رستم نے بولا کہ اسفندیار سنگ ‏ ‏ ‏ ہوا ہوں میں بیزار عاجز بہ جنگ
میرا زخم اوسپر نہیں ہی کار گر ‏ ‏ ‏ مرد ہو مجہی کچہ نہیں فکر کر
کہا وچ نے نہیں پر اوسکا نشان ‏ ‏ ‏ اوپون ہی قبع اوس سبو ماکہاں
میری پر ہے کا ایک جوڑہ عظیم ‏ ‏ ‏ اپنا کوہ پر نبوت جوان کی مقیم
اوسے مار ڈالا سیمرغ میں دہیں ‏ ‏ ‏ مین اب ہوا مرد دیکہنا نہیں
عنایت خدا کی ہی اوسکے اوپر ‏ ‏ ‏ ہے بہتر جو اوسسی رہی دور تر
کیا زال نے جو نکتا نا اوسے ‏ ‏ ‏ تو ہم مر کر نکا ظلم جور سے
کہ سر تن کا کہتا گوت کری ‏ ‏ ‏ جہاں بر تے جو درا صفے ہوی
فکر میں ہو کے سیمرغ نے ‏ ‏ ‏ لیا سنگ رستم ہی اپنے
گیا تن نہیں دو دریا کے پار ‏ ‏ ‏ دیکہی جہاڑ کر نے وہاں تہہ تہار
بر اپنا طلا [illegible] رستم اوپر ‏ ‏ ‏ سنے [illegible] رہت سے دیکہا تک رستم

کیا گر لیا شاخ اوسکا وہاں — لے آیا سیمرغ جہاں تہا نہاں
کہا اوسکو دانش منی ہالکر — دو شاخہ بنا تیر ہموار کر
صبح ہوسکی نزدیک اسفند یار — کماں میں لگا اوسکے انکہوں میں مار
و گر نہ ہے کور ہو جا لیگا — اونجہ ہر کجہ اسیب نا لگا
و گر ہیں تو جو توں اوسکا گرای — تو رنج و ملامت خلاصی نپائی
جہادا کوئی اوسکو ماری اگر — تو قاتل کا جینا نہیے سوز در تر
بہنہ گر نہیں ہے کچہ خطر ہی نہیں — جہاں میں ست یا نہ ہو لگی جا تہاں
ہوا سکا رستم خوش یہیں ہزار — سنا اس کہا فرخی بیشمار
مرغ کا سر رخ کو چوم کر — گیا اپنے اشیانہ او پر
اوسو دیتے ہر ترونے رستم لیا — تراشن اوسکو دانش ور سے کیا
خبر اوسنے پی گمان تا نو کلار — دو شاخہ کیا تیر اوسکو بنا یار
کہ ایک تیر کون پہلوان افتاب — بجہی بیٹے پو سر فلکی جا گا آفتاب
سنو رستم نے اپنے کو تیار کر — گیا جلتی اسفند نے جا تہی بر
دیکہا جا کی اسکو ماہی بے اختیار — کہہ جگا یا نہ ترت اوسی جگا یا تک یار

کہ ای پہلوان ... تھینیا — کہ رستم ... کہا

رب تیا

اب ایسا کیا سو تمہی ای پہلوان — کہ رستم بیٹہا ہی کینہ کو ان
یہہ او ارنسنکی اسفند یار — اوٹہا خواب سی رن ستے بیقرار
بتوں نے لا مجہی تہا گمان — کہ زخموں سے ہو لگا عاجز بجان
سنو اوپر اوسکا دیکہا سند زرت — او گہوڑا بہی تہیت چالاک و رست
مگر کو سیو کا علم ہی ایرنسی — زخم لگ کے روئیں جائی تن پر جیسے
بشوں ینہ دولت اسفند سنگ — یہہ ہی پہلوان سخت جنگی نہنگ
تو جاہل ہی ہی اوسکو ضرب یاد ہی — ضرب کے انگی جہل برباد ہی
صلح میں تو اوسکی نفا پائیگا — گر اپنا کہ یہہ کام بر ائیگا
سخن سن ہوا تند اسفند یار — بہیں سا رخنگی چلا ہو تیار
کہا اون رستم سی ای نامدار — تو زخموں میں تہا کل ہمہ است خوار
اثر اوسکا نہیں اج کچہ ظاہری — مگر زال میں ہی ہنر ساحری
اب اج رستم زخم مارونگا تیر — جو حکمت میں عاجز رہی زال پیر
سو رستم نے کہا کہ دارو مری — تری زخم بلیں کرتا بہتری
مجہی زنیت سے زخم کاری کہال — جو پہی تہی تیری سو زن مثال
خطر نہی یہہ تیر کا کچہ مجہی — بیتہیں تماں زخم کون مارون بجہا

۵۸

اتی برسی کہتا ہوں دو بات جوڑ — جو بیہودہ چاہی تو کینہ کو چھوڑ
میری گہر کو چل آج مہمان ہو — میری عاجزی پر مہربان ہو
قسم ہے مجہی زند او ستا کتاب — ہے سوگند شمشیر اور آفتاب
تیری ساتہہ چلتا ہوں بے پای بند — جو چاہیگا سلطان ہی مجہہ پسند
جو ماری مجہے تو کرونگا قبول — کری بند میں تو کروں نا عدول
تو اپنے طرفسوں امان مجکو دی — اس عوض میں مجہہ سوں جو چاہی سو لے
ہزاروں لے گوہر شاہوار — سو اور تیغ یلچی مرصع ہزار
ہزاروں پرستار مہتاب روی — سپر خود و شمشیر و لعل مشکبوی
دیوں گنج سام و نریمان و زال — جلوں پہر سنگ تیری ہو تیر مال
وو اسفندیار بولا کہ بس کر یہ بات — میں کیا لے کرونگا تیری کائنات
غدر کا حکم ہو سکے نا قبول — وے حکم سلطان کروں نا عدول
مجہے اس سے والد کے فرمی سوں کام — جو دنیا کیا پادشاہی تمام
تجہی جکڑ کر باندہ لیجاونگا — اور اس وقت پایہ تکیں پاونگا
یہہ کہکر لیا ہات میں پر کمان — ہوا رستم جنگ پر شاہ خوان
تب آخر کو رستم نہیں ناگزیر — چلہ سوں لگایا دو شاخہ وو تیر

کیا طرف سمان

کیا طرف سمان یکی کر نگاہ — الہی مجہی اب تو ہو جیو پناہ
میں عاجز ہوا اور سکو کچہہ نہ سر — اور کرتا ہوں دیں حال گہر کا نظر
پہر اوس بعد کہتا ہوں چلنے کو سنگ — اتا ہیبت نا سکے کرتا ہی جنگ
کہی باندہ کر میں لیجاؤں تجہے — میں تیرا ہوں تو اب بچالے مجہے
یہہ کہکر نہ لے لوٹنے انکہو کو چہوڑ — تو منصف ہے دانا میرا کچہہ نہ کہوڑ
دعا میں ہتیار رستم سوں پیسے — جو اس تیر سیح اسفندیار نے
او دسو فریدار رستم مارا او تیر — سو انکہو میں لاگا ہو تب بصر

نظم

نگوں سر شدہ شاہ آتش پرست — بیفتاد و چاچی کمانش ز دست

ہوا سرنگوں شاہ آتش پرست — بیفتاد و چاچی کمانش ز دست
عیال اس کے پر ہات تو بہن کر — گرا زخم چشموں سے وہ زین پر
ہوا سو وہی بیخواری ہوش گئی — ندی خون انکہوں سے جاری ہوئی
مراد پسر اور سپاہی سبہے — اس احوال کوں دیکہہ مور ہی تبے
گئی غمخواری کو فغان جب — لگائے پسر اوس بعد انکہوں تے تیر
دو زخم انکہو ملی نہیں باندہ کر — گئی وہاں سے لیکی منزل اوپر
بہار کہہ گیوں رستم [illegible] سپاہ — کیا [illegible] شکر اللہ

[illegible]

٥٩

دوجی روز رستم کو لیکر کی زال — گیا گہر کوں اسفندیر کے بیر لال
ہوی ہر دو ملجوئی اور عذر خواہ — کہی ہا کہ تم سب ہیں بے گناہ
سو اسفندیر بولا تیری نہیں بدی — دسے طور ہی خود ہا سی ایزدی
جو تقدیر میں تہا ہوا سو مجہے — ولے رب میں نہیں کوں سونپوں تجہے
اپے قاعدہ سلطنت کا تمام — ہنر جنگ اور پہلوانی کے کام
سکہا کر اپنے طور کرنا ہتیار — کیا غرض تب پہلوان نامدار
بٹہا کر لے بہمن کو بر تخت عاج — رکہوں سر اوپر بادشاہی کا تاج
بہر اخر کوں گشتاسپ سی مس حصے — کرو لگا شہنشاہ حاظم اوسے
بشوتن سے بولا یہ اسفندیار — زخم چشم مجہ کیا بیقرار
نقارہ کیا کوچ کا وقت ہے — رہا دل لگا ارمان ہے سب دل منے
کفن اوڑ کر سب کو سونپا ہوا — قمیص میرا لیجیو تا بیوا
پدر کوں میری جا کہی کہنا ہو شاد — ہوئی حسرت دل تجکوں حاصل مراد
جو ویسا بیان ہوں کہنا مانجہی — یعنے وہ اب شتاب سب ہو کر تجہی
کوں جسد جیاں یافتہ کام دل — نباش نشستی بارام دل
مجہ و تجہ ہی منفعت ہے یہ بیکار — کر لگا اوا وصف انجام کار

پیہر اوس بعد

پہر اوس بعد جا کر مری بادشاہ کی پاس — دلاسا اوسے سمجہو بے قیاس
کنا کہیو تدبیر ہی صبر تاج — قضا سوں نگہہ کا نہ چلتا علاج
نہ روزنا مجہی یاد کرنے مدام — مبر کا رنج ہو لگی ناخوش تمام
مبر کا سے تو تمنے بتائی تہی بہید — ولے مجہ بہتی باپ سی کیا بہد امید
یہ کہکر سکے مار اپنے سر د آہ — کہ مجہ پر کیا ظلم گشتاسپ شاہ
اسی وقت تن سی گیا جان پاک — پڑی لاش نا چیز ہو کر بخاک
بشوتن وبہمن ورستم سپاہ — کئی غم وزاری کو با درد و آہ
گریبان جامہ کوں کر چاک چاک — چہڑائی سر او پر ہلاک کے خاک
گئی لیکی تابوت دیرا کوں — ادر رستم آیا بیر کے سبتا کوں
سو تابوت دیرا میں انیکی بار — سبہی ہا ہوا فخر و شور شمار
دیکہا کہوں تابوت گشتاسپ شاہ — سو رونے لگا ہو کے حیران نگاہ
اوہان حرمان تنکی پوشاک پہاڑ — گری اونگی تابوت پر سر پچہاڑ
گری وای ویلی کو ہو زار زار — ہوئی تن گمی تاب سینے نے قرار
بشوتن ولاسا کری بیشتر — ولے تیل پڑ نا انہا آگ بیر ٦٠
یلا کو دیکہ میں اسفندیار کوں — کہی نہ ہو کر جگر تشنہ کوں تا

تو دنیا کے شاہوں میں تہا سر براہ زمانہ نے بگڑا تہا تیری پناہ

بغادیکی مارا تجہے باپ نے نہ رستم نے مارا نہ روغ اب نے

لگو آگ اس راجکی شاہی اوپر جو ہیں دیکہتے یوں تجہی اسفندیر

وآتون تو ہمراہ لے جا تیر تیری زن کو دختر تجہ سون صبر

اسے طرز سون ہو روا تو مثال ہاہی اب کون جو کر وہیں حلال

جہن بر برے کی سکو یہہ اختیار مجہی جون نہ ہو نہ ہی تا بدسے بیمار

بری سگلون کر جدا اس سے گئے لیکنی تابوت کی تاہیں سے

دئی شاہ اسفند کون تب کفن کئی تا لکون نے قبر میں دفن

خجل ہو رہا دل لے شہر یار تہی جو طرف رون سکو کلبے مار

رکہیا تہا جو بہمن کو زر بستان کیا اوسکو تیار رستم نے وہان

سکہیا قاعدہ سلطنت عدل و داد کیا ہنر میں اور سے اوستاد

لکہا یو نامہ کو نزدیک شاہ میں اسفند کے قصہ سے ہون بیگناہ

کیا اس طرح میں رجوع ہو اوسے ولیکن نہ تہا اس سے طور سے

قضا نے لکہیا تہا جو تقدیر میں نہو کئی سکا غیر تدبیر میں

وصیت کیا تہا جو اسفندیار سو بہمن کو رستم نے کیا ہے تیار

علم سلطنت

علم سلطنت جنگ کشتی میں او سبہی سے طور آیا در رستمی میں او

ادب آگی جو کچہ مجکو ہو وی زبر سکہا لاوون اوسکو کمر باندہ کر

شہنشاہ جن وقت نامہ کو جب پشوتن نے لشکر سکہ لاو سب

کہ میں برادر کو کینگ بار کہیا دیک رستم کے عزت اپار

چلو لیکی حرمت سی اجتنابی بات ولیکن نہ تہا کسے طور بات

یہہ لشکر لکہیا جو درست اشناس شاہ کہ تیرا نہ اس بات میں کچہ گناہ

کیا میں پشوتن نے خاطر نشان تو بہمن کو اول سمجہا دی نہان

تجہی بہی ہوا اونکا کچہ روز بعد مبری ولیو میں تیری زباد

ہوجہ حکم سب تو پہلوان رستمی دیا ہے بہمن کون سلطنت کی بہی

بڑی جاہ سون شاہ گودی لیا خوشی سے ولے عہد اپنا کیا

ذکر زادن شغاد از کنیزک زال و وفات یافتن رستم بزور شغاد

فردوسی کہا ہی کہ مجہ پہہ عیان کیا ایک مرد پیرے سب بیان

تہا ازاد سرو اوسکا نام شریف نقل ہیں ترجمانکی تہا وہ ضعیف ۴۶

تواریخ شاہون سے ایران کے حکایات سب سون رستم پہلوان کے

اتہا ہو سب واوقف اے بہیر گہن سو ہم نے کیا نظم روشن بس سخن

کئی اب کہتا ہوں تولد شغاد / او دیتا ہی رستم کے مرنکی یاد
کنیزک تہی ایک زال کے خورد سال / ہوا اوسکو فرزند نامی شغاد
زاد
کیا پرورش کچہ ورونہ بسر / جوانی میں آیا شکل خوبتر
دیا شاہ کابل نے بیٹے اوسے / لیا اپنے آغوش میں بہت طور سے
خراج اوس سی لیتا تہا رستم ہمیشہ سبہی / ہوا دہی خالی باج تک سال اسین
کیا زال نے کچہ او میونپر جفا / ہوا شاہ کابل نے دلمیں خفا
شغاد آپنے دلمیں کینہ لیا / برادر کی مجہ سے شرم نہ کیا
کہا شاہ کابل اس طرح بات / کہ رستم کتی دل سون مجہ سنگات
خدا کچہ ہی مجکو نہ دیتا قرار / ہمیشہ سمجہتا ہی دشمن کے سار
میری دلمیں آتا ہی ماروں اوسے / کہا شاہ نے مارنگا کس طور سے
کہا یہاں جو کابل میں ہی صید گاہ / تو اوس درمیان کہود کس چاہ
کہڑی کر او سمیں نیزہ و شمشیر و ہر / سر اوسکے پر خس و خاک سیر توں کہر
بہی میں رنجیدہ ہو جاتا ہوں گہر / کروں وہاں خالی تب رہ بہتر
غصہ ہو یار رستم ترت بیگمان / حمایت کون میری لادونگا نشان
تو کر معذرت اوسکو منہ سگا زاد / لیجا صید کون وہاں تو کہود نگا چاہ

کر رہنگا بہو رنج اوس جاہ میں / پڑیگا سو مع نالہ و آہ میں
پسند ہی تہی بہت شاہ کو سب صلاح / کہیدا یا اوسی طور وہیں اس چاہ
تبع اوس میں نہوہ جا بستان کو شغاد / کہا جا کی رستم کو شکوہ سنا
کہ سلطان کابل ہو برت حال / مجھی بہوت بولا ہی ناداں کی حال
کہتا ہی جو توں زال کا ہی نسل / تیری گہر میں تجکوں کتی کم اصل
سو اوس میں تہی کہا گم و ہوش / سو جینا ہی مجہ ہو سکا عمرت کاستی
اگر توں برادر سکوں نہ دی سزا / ملک سیر کل جاونگا بی رضا
سو رستم سن چشم گرم ہو کہہ / کہا اپنے دل میں فکر توں مکر
میں لاتا ہوں اس کر قید اوس کوں یہاں / کروں تجکوں کابل کا والی وہاں
بہر اور بعد رستم لیکر شغاد / گیا چلکی کابل طرف با شتاب
سنا جا بجا ہو کا بل کا شاہ / ملا آن رستم سی عذر خواہ
کہا میں تو ہنسی تہی عالم میں نہا / تو رستم نہ ملا یم کہا
کر اسکی قصور میری بہتر معاف / اب آگی نہ ایسا کہونگا خلاف
عجز اسکے رستم نے بخشا گناہ محو / دیا زیادتی تر سے اوسی جاہ

ببخشید رستم گناہ ورا / بیفزود آن پایگاہ ورا

بہر آخر کوں کابل کے سلطان نے / رکہا کہود کر چاہ وہان مدارات میں
دغا دیکی یک عذر وہ نابکار / گیا لیکی رستم کو کہا ہی شکار
لیجا اوس مکان پر جہان تہی وہ چاہ / ہوی ار یار دوستی چہوڑ راہ
پہلوان تو غافل چلا راہ میں / ہمہ رخش جا کر پڑا چاہ میں
جہدی تیغ و نیزہ رخش بیشمار / کیا رخش جست میں تمام ناز
گردش جانوں پر نیزہ کا کہڑی / نکل آنک سعی دو سر پیش نیزی
ہوا رخش رستم کا تن چال دار / زخم تیغ و نیزہ ہوی وار پار
نہنگ سا گیا پہلوان شیر زاد / کہا چاہ میں سے اری اری شغاد
مراد تجہی میں اربتہا پی مثل / عبث کیوں تو ضایع کیا ہوا اصل
اٹھا لیہ سکے رستم نی پکڑا کمان / شغاد اوس سی ڈر کر ہوا نیم جان
کناری ہو تہا پیڑ خالی درخت / چہپا اگی اوس پیڑ میں شوربخت
نگہ کر پہلوان نے حسرت سوں / جڑا تیر ستمی نے شست سوں
جہدا اوس طرف میں درخت اور شغال / پڑا اسکر ختم ہوکے رستم نے شاہ
کہ دشمن سی عوض لیا آپنے / عبث سالی کا آپنے
یہہ کہہ کر گیا اوس جہان سی چلا / ہوا ختم رستم کہ کر جہان

زوارہ بہی

زوارہ بہی ایک چاہ میں پڑ موا / عجب کچہ تہات قضا کا ہوا
گئی یہہ خبر جب زال کون / زمین پر گرا سنکی بد حال کون
ہوئی گہر کے چہوٹی بڑی حل کباب / لگی ٹوٹ پڑنی زمین پر خراب
اوٹہا جو طرف وی ولا و آہ / غم میں ہوا آسمان سیاہ
فرامرز لیکر کے لشکر گران / چلا طرف کابل کی ہو کر روان
کہ رستم کی عوض میں کابل کا شاہ / کرو قتلا اوسی طور سیتی تباہ
گئی یہہ خبر شاہ کابل کے پاس / ہوا مستعد جنگ کون بی ہراس
لیا فوج بہاری وہ کہ لد بیشمار / کیا اون نی مید میں کارزار
تب آخر فرامرز نی ہو غضب / کمند ڈال گردن میں پکڑا اوسی
شکم چیر کا ننی پہر اوس تیز / رکہیا سر کی ہی کانٹ نیزہ ادہر
پہر اوس کی تعداد ان آن لوگوں کی پاس / جو دیکہا تو کہاگی تن بدن ماس
زوارہ و رستم کی ہی اوشوان / لی اکر سو و قضائی در سیستان
سنا احد سی یہہ زمانی کی حال / پڑا اوج پر پیر کہوں زوال
ایدی پیر ہی سمجی نادان سا اپنی / تکبر میں رہتی ہیں حیران اپنی
سنو اب قصہ بعد از فرامرز کا / جو سلطان گشتاسپ تہا اوس نی کیا

کیا سلطنت اِک سو برس سال / ضعیفی میں آخر ہوا بے حال
دیا سونپ ایران کا بہمن کو راج / رکھیا آپ تے ہات سیتی سر و تاج
پٹھوتی کو نت مار لشکر کیا / کئی طور پند و نصیحت دیا

در بیان آغاز ذکر پادشاہی بہمن ابن اسفندیار و کشتی خود بعوض رستم زال

ہوا جب جو بہمن نے ایران شاہ / رکھیا دل پو داد و دہش لے نگاہ
رضامند ہو کر رعیت سپاہ / سٹر ورے زر دینے لگا خیر خواہ
کہ اِک روز کون او سب جان شاہ نے / کیا آپنے نادرا درون کتے
کہ نانا و نے دادا خسرو ہما / فرامرز نے گدھن رستم لیا
مجھی ہی مناسب ہے ورالد کا خون / لیوں سنتا نوں سے ہو کر زبون
بمعرکہ بحو بلکی فرامرز زال / خبر لے دیکھا کر کردن پامال
یہہ کہہ کر چلا فوج لے سو ہزار / ہوا جا دری ہیں منبر رکی بار
ملا زال نے ہوا اسکی پیشوا / مخالف نظر کر گیا دہنی
کہ ورالد کا لے نہی خون خواہ / ولے ہم طرف نو سے ہچ چی گرداہ
یہہ سنکر تے بہمن دیا ناجواب / رکھیا زال کون قید کر بے سبب
فرامرز ہوا اس خبر سوں آگاہ / مقابل ہوا جنگ کون لے سپاہ

لڑا جھید کر بہوت ہمت کے سات / نہ فرصت دیا ہیں دن اور رات
ہوا روز جوں نا نحس تا لگار / سو پیدا ہوی ہا گو سند ایکبار
فرامرز کے فوج کے سامنے / پڑی خاک دوڑ اور اٹکلو ہمنے
ایرانیو کی چتی ارنت پر ہاو اور / سو حملہ کئی یک بیک تیز ہو
ہنگ ہو کے تب سپنانے سوار / شکستے لیئے ہا او سو تا ہو ہزار
جب کی نصیو غمیں تر تا تھی ہیر / تو مگر تکی جا ہیں لڑتا ہی شیر
فرامرز کہ یک جوانوں سنتی / گھر ارہ گیا دلیو خیر نا بیتی
دو کے ورمیاں کو دلا نہری کر شمار / قلبگاہ میں جا گیا کار زار
دوہانوں سنے شمشیر بازی کیا / مگر بہمن شیا دت کون نا رکھا کیا
کیا قصد جانکون بہمن نے یا تنی / ولے اُنو طرف جا رہتی بیتعاس
گرا اسب آخر کو خون سے سخت / ہنر کیا کر لگا جو تیغ جاتی تخت
پیادہ ہو لڑنے لگا با غرور / ولے اس ہوا زخم ہا ہیں چور چور

ز بس جفا کر دو رنت بہمن گشت / ہاشتال ہر جای آخر بگشت

ہوا خون جاری وہ مدہوش ہو / گذر ارہ گیا عشق میں جا کس سو ٦٤
ہوا بہلواں زخم سوں بس ظہیر / کئی آخری وقت کو تاد ستکبر

نظر کر کے بہمن غضب طور سے | دیا دار پر سر بلندی اوسے
کیا پھر حکم زال کوں تا عیال | مری پیش لا کر ذرا بے جلال
تب اکثر شجاعاں تھے بہمن کے پاس | گئے عرض سے کیا التماس
کہ رستم کے بیٹے سے کینہ لیا | تو وا اوس سے تھا جو کینا سو کیا
اب اوپر رحم کر یہ ہیں بے گناہ | ہے واجب رکھیں پرورش کی نگاہ
بولا زال کوں تب اتنے کیا | ملک سیستاں پھر اوسکوں دیا
ایں لگی ایراں کوں چند سال | کیا سلطنت تا زمانے زوال
نہایت کٹھن شب کا تا اوسے | گئی معالجہ سے گذر طور سے
دوا کئی نہ کوئی لیتی موت تاج | قضا سوں نہ چلتا کسی کا علاج
بر بعد شاہ دختر تہی نامی ہمائی | ہر یک شکل اوس فرخندہ رائی
عقد باندھ اوس شہ کیا تہا وہ ماہ | رہا تھا اوسے پیکرن حمل چند ماہ
تخت تاج ایران کا اوسکو دیا | گئی طور پند و نصیحت کیا
ایں سے جہان فنا چھوڑ کر | کیا کوچ عالم بقا کے اوپر
رہا شاہ تہ پر شیفتہ ملک تاجور | گیا اوٹھ جہاں کا تماشا ڈال کر

در نشان ذکر بادشاہی ہمائی و تولد شدن داراب از شکم او

سنو اب ذکر

سنو اب ذکر بادشاہی ہمائی | کری اوس نے تخت ایران جائی
کیا اس قدر بخشش عدل و داد | جو یکبار جہاں ہو گیا سب آباد
ہوئی اوس سے دارائی رغبت سپاہ | زمانہ میں اون تھی تھا بادشاہ
ہوئی جب کے مدت جننے کی تبر | تولد ہوا خوبصورت پسر
اوسے سونپ دی اپنے دایہ پاس | چھپا کر کیا پرورش سات پاس
نہایت کہی اپنے دل منے | پسر یہ فرزند رکھنا نہ ایران میں جا
سب عالم رجوع اس طرف لاویگا | میرا حکم مجھ ہات سے جاویگا
بزرگاں سپہ سب اور جتیر | جہاں حاکم ہوویں ہی سب سے بزر
نہ ہونگی اون لاچار سے | تہیں تو بزرگ تر ابنا دستے
زمانہ تہا سب دیکہ سہنا جاینگا | ولیکن نہ پرورش رہا جاینگا
رکھا ایک صندوق میں اوس پسر | فرش نرم اوس میں بچھا خوب تر
ایتا وتاں جو در بہائی نامی فراست | دیا چھوڑ اوس تہہ پر تہی لطف زیست
کیا گر حیات اوسکے ہی مستقیم | تو پرورش پاویگا نزجاہ مقیم
تھا قضا سوں تو فوت سحر | ٹہری ایک صندوقچے اوپر نظر
نکالا وہ صندوق کوں بیرا کر | بہا تا تہا سب چھوڑ کر دور کر

دیکھیا کہوں اوسکوں تو نکلا لعل | شکل خوب مقبول عمدہ نسل
سیہ اور سرخ تھی اوسکی تن لعل | اشرفان وکر فرش مخمل و دو شال
کیا لیکی عزت گئی وہ سفر | لیا اوسنے گھر وہاں قبضہ جو ہم کر
رکھیا نام داراب پالا اوسنے | شہر چھوڑ دیکر ملک میں تھے
کیا پرورش اوس چلگی چند سال | ہوا خوب بڑا اور سرکش فال
او وہو باکو کر رہتا تھا علم غیب | کہ ہوئیگا یہ شاہ اورنگ زیب
ولیکن چلن چال کر انتخاب | پڑھایا اوسنے زند اوستا کتاب
ہنر جنگ اور پہلوانوں کے تمام | سواری فوائد ہنر رنگ تمام
علم تیر نیزہ و چوگان سب | کیا شوق اپنے سوں یا الکل کر
تو پوچھا ماں سے ایکروز داراب نے | میں پیدا ہوا کس قدر نخمہ تیں
تب اوننے وہ صندوق کا ماجرا | جو دریا میں پایا سو یا الکل کہا
ہوا اوسکے داراب نے شاد کام | تو پوچھا اپنے کو عالی مقام
کہا ماں سو اومال صندوق کا | بچا ہوئیگا کہ تو مجکون بتا
تب اوننے دیا وہ قیمت گہر ان | دیکھا اوسنے قیمت اکثر عیان
سو بارہ ہو پایا تک داراب نے | سفر کا کیا خرچ دو وجہ میں شئے

کہتے ہیں

کہتے ہیں

ہمان جو تھے ایران کی بادشاہ | سنو کہ پسر نے لگی اور تھی کہ سپاہ
خبر سنکے داراب ایرانی آ | ملا اونکے اوپر اکے یار و نئے جا
ننگہ کر وہ داراب اپنے ہمائی | دی اوسکی اقبال کی دات ہمائی
کہی بیٹھے ایوان شان شوکت بلند | کیا ان زاد و کتابی لبس بلند
ہر کر نے اوس قد و قامت اوپر | علوفہ کیا سب تیں بیشتر
رشتو اور مائی سپہ دار کون | لڑائی کو بھی گئے فتح سوں
چلا موج لے کوچ کر شور اور | ہوا ایک منزل ہو باران و باد
نہیں بیٹھا یا خیمہ سوں داراب شاہ | رہا طاق تو کی تڑی لے پناہ
گیا خواب میں جیسے کی نقش صورت | سنا اور غیب سے آواز سوں رسا
کہ طاق ہو تو تھی ہوشیار ہو | بیٹھی شاہ ایران ملکیدار ہو

فرد

کہ ای طاق آزادہ ہوشیار باش | بر این شاہ ایران نگہدار باش

ہوا صبح جو ظاہر بیر دیکھا راز | رشتو اوسنے بھی سنا یہ آواز
44 کہا اوس نے خبر اوسکے لیو | جو آیا تھا کس طرف سیتی عزتو
سو اب میں تھی ہوا وہ آواز | کہ ای طاق وہی شکستہ گداز
تھیرا یہ سو تا ہی بیٹھا بیسر | نہ گر باد باران تھی اوس اوپر

کیا اردو میوں نے بہہ اوزار گوش / تو تحقیق تہا آسمانے سر و گوش
دیکھی طاق دو جا شکستہ خراب / جوان ایک ستا ہی ازو شمشیر بخواب
کہی جا ازو نیونے رشنواد کون / کہ غیب سے آواز آسمان سیتون
ہی طاق ایک ازو سے شکستہ محراب / جوان ازو شمشیر سو تا ہی مغفول تاب
بولا یا رشنواد ازو خورا ق / کر اطاق تب ازو سو ازو تے معذور
کہی اردو میوں نے بہہ احوال کو ہی / رشنواد امان لا یا ہی بنی
لگا بو جہانے وہیں سخن احوال کون / تب ازونے کیا آتش حال کون
کہ صندوق میں تا ہو ہیرا لعل ماس / ندرے بہا یا عجب خات ماس
سو وہیں اگر لکالا تھیے / اوفرزند کے طور یالا مجھے
نہ وافق نیوں شاہی نسل ہی کل زبنے / گوا دہی ہے یاقوت بازو میں بنے
رشنواد و یاقوت کو دیکھ کر / تو جہاد کلمن ہرگا بہہ ہمیں سپر
جل کر گیا بول کر بہر سے / سہاں نے ندی بہہ گواڑے در سے
بنھالا سوہیں نکون رستے تا یا / حشم مال دولت و منا بیغا ماس
او سوقت سردار لشکر کیا / سبھی کے عزت بزرگی دیا
ہوا حب عنیم اگی نزدیک تر / سو بہی جا بہہ فولاد کو سر

ہوا جا کے وارد رستم سر جنگ / کیا کئی صفو نکون شکست او زنگ
ادتھا رومیو لکھا ہی لشکر اپار / کئی ہو طرف فوجون او سی گہیر کیا ر
کری جس طرف رستم کے حملہ سوار / اوس طرف ہا کے شکستہ خراب
مثل گلہ گوسفندان پو شیر / بیہرین بہا کتنے یاز اگی بشیر
جسے ہات ماری او سے مرد کری / زمین ہیچ ہرو فیلگی تیغ کر دسری
نگہ کر رستم سوار کے رستنے / رفیقان ہنر رنگ سی لشکر ہین
ووی رومیان جنگ میں بے شمار / زمین ہو گئی خون سون لالہ زار
ہوا جنگ ازین رنگ تا وقت شام / ابرانی رہی اونیو غالب تمام
جب آئی وہ سوار منزل اوپر / رشنواد نے یوم کر حشم فہم سر
کہیا کہ ازین شاہ ہو یار بار / و در دس دیا سب طرح بے شمار
دوہم روز پھر ہی صفان کر تیار / ہوی جنگ پر ستمدرو بکار
رشنواد سون تول مل داراب نے / کہیا تم رہو جائی منزل منے
عبث نصد بع کہنچنا کچہ نہ کام / میں کافی ہون جنگ رومیون تمام
بہہ کہکر مقابل ہوا جو جنگ / کیا اردم لشکر کو تا جر تہنگ

نمو

بہم باز خور داراب دو بارہ سپاہ / شدہ لشکر روم خنجر بدان سپاہ

۴۷

لڑی یکدگر سوں دو پارہ سپاہ / گرد میں ہوا رنگ دوریں سیاہ
ولیکن ہوئے دارا ب حملہ کیا / صفاں رومیوں کی شکستے دیا
لگا مارنے سرسا آہنگ جنگی / بہلوان کوئی اوس مقابل نہوئی
قتل کر بہرول جو تہا رو بکار / پڑیا لاش کیا بہہ میں دو بسیار
فلک گاہ قہر سو بہجا دارا بسہ / سوں لشکر ناں آخر ہوا آفتاب
اونو مار اکہہ کر تے تمام زنگ / پہر آیا منزل گاہ کوں تے جنگ
رسنواد اوس پر لگا کو دیکہ / نما نا تہا جامہ میں اخر نیکو و رنگ
گیا لیکی اپنے منزل گاہ پر / تحائف ہمہ سستی کیا لا نظر
کیا صفت تو تعریف سوں باغ باغ / سجا ہی بہت شاہی کا خیمہ پراغ
تو بہسد اہوا ان ز اسفندیار / شیری دستیمہ بر تیمار نشستم نماز
خدا کوں تبہے بیران کی شکر طور لاج / تو تجکوں کیا اوس زمانہ میں کرج
اودہر رومیان ولیکن کیا کر برش / گئی سوں رت جا کی مصر کے ہاتہن
تو آیا تہا ایران پر جان زن / ولیکن نزد نہی وہ شمشیر زن
جو سردار لشکری ایران کا / سوں رنگ لشکرین کا کہر ارنگ
جوان رنگ جو سرو نال سبع کہم / صفان جسر کرنا قتل دم بدم

بجا فیل کا ہی سپاہ سر بسر / زخم جا کے تن پر نہوتا اثر
ولیکن ہوئے کرنا وہ گہہ کو حد پر / ندی خون بہنے ہوی خاری تا تدبیر
چلو پہر ملک کوں تو بہتر ہی بات / دگر نہی تو دیکہتا ہی شطرنج کے مات
دیا نا فو دارا و تکوں قیصر نے جواب / کہ نامرد کی مت کرو شتاب
کرو ایک دل ہو کے حملہ صبح / فضل حق سوں ہو گی ہماری فتح
ہوا روز دوجا سو ہو کر سوار / مقابل ہو ہاں دو صفاں زنگ تیار
سو دارا ب دو میمنہ ہو کر درست / کیا صف دو دیرہ مثل سد سکندر
اپر اپنے دارا ب کیا کار زار / جو رومی گئے ہول انکا سحار
سپہ کیر صلابت شکستی سپاہ / دیا شاہ قیصر نے لوبت ڈال
رسنواد کے پاس بہجا رسول / کہ بد منی کیا جو کیا تہا نزول
لب آگی مجہہی روم کر جان دو / اس عوض میں در کار ہووی تو
رسنواد نے لیکی معلت گران / صلح میں دیا اونکوں دفع ادان
سماں شاہ کے پاس گیا وہ آن / قصہ جنگ دارا ب کا سب کہا
دیکہا یا دو ماہ قوت کا جو ان تہا / کہ تو دور غیب کہا ہوا بیان
ہماں نے معنی لا کی دلہن کہی / کہ ہے گا بہت فرزند میرا ...

کیا سنکے دل ہیں شادی ہلاس / گئی چلکی لینے کو داراب پاس
وو چشم کو ہیم گودی لیا / جشن کر دیے عہد اپنا کیا
تخت پر بٹھا سلطنت سات سون / رکھی سر پو تاج اپنے ہات سون
رہی تا برس شاہی ہمائی / کیا تخت پر بعد داراب جائی

در بیان ذکر پادشاہی داراب و جنگ کردن با شعیب پادشاہ عرب و فتح کردن روم

ہوا جب کہ دہر میں داراب شاہ / زمانہ نے پکڑا اوسے ہو پناہ
جگا ہر جگا عدل ہونے لگا / ظلم جا کے کونہیں ستونے لگا
سخاوت شجاعت صداقت و داد / سیہ ایک دل تھی رعیت آباد
سمجھ کر تہی سلطنت کے بنیاد / سو دانش رکھتا تہا اور داد
او دہو بیٹے مولا کر کیا سرفراز / دیا گنج دولت بہوت سا نواز
اب آگے سنو ماجرا دل عرب / عرب کا جو تہا شاہ نام شعیب
وو لشکر سیتے تا زمان سو ہزار / کیا آکر ایران اوپر گذار
سو داراب سے ہو مقابل جنگ / لڑا تین دن رات غم سو کئی سنگ
حرب میں عرب نے کیا ضرب تیغ سون / ووی ہو رہی دست داراب سون
بجا میں اخر کے ہیں شاہ داراب فتح / گیا مار سلطان عرب رعیت

شکست

شکست ہو کی بہاگے عرب جھوڑ کہیت / غوب ہو گیا چاند تاروں سمیت
بہوت در سب عرب نے تحائف کتنے / غنیمت کیا شاہ ایران نے
عرب کے فتح پا کی شاہ جہان / خبر ہار روم پر لیکی لشکر گران
فیلقوس تہا روم کا تاجدار / کیا اوسنے اکر ہزار کارزار
نہایت شکست ہو کے تہا گا او شتاب / قلعہ روم میں جا چھپایا سپاہ

زن و کودک شان با بردند اسیر / بگشتند چندین بہ شمشیر و تیر

ہوئیا زن بھی سب مردو نکے اسیر / ووی بہوت سی کیا ضرب تیغ و تیر
فیلقوس تے ہو خراب و تباہ / ہوا بعد ازان آن زنہار خواہ
دیا زر جواہر بہا کر رسول / ہمیشہ کیا باج کس کون قبول
او سلطان کو تہی ایک بیٹی شکیل / اپی نام ناہید تہی بے عدیل
کیا او سکو داراب ایران شاہ / بر کون بند بے دیا تب بہا
بہرا آکر بکے دو دراب اپنی کون / کیا کچہ دنو عیش ناہید سون
اپنی گرد ناہید صاحب ردائی / ملے منہ میں ازی اہی گند بوئی
ہوا اوس سبب شاہ کا دل اوداس / بدا کر دیا روم کو باپ پاس
تہا ناہید کو حمل تین ماہ / ولیکن نہ کسکون کیا تہا آگاہ

۶۹

ہمت سے رخصت طلب ارد وار آب   سو بیٹا جنے روم میں آفتاب
فیلقوس کو نو فرزند تہا   سکندر ملک نام او سکا رکہا
پسر اپنا کہ سکے سدرت وہا   خزانہ لٹا ہو شادی کیا
نجومی نے کہو لے جو طالع کے فال   ہوئی دیکھ حیرت میں جاہ جلال
کہی کوئی نہ اس سے بر آئیگا   فتح ہفت اقلیم سر پائیگا
ہوا پرورش کہ وہ تو نہال   لگا سیکھنے بعد کسب و کمال
ازل سوں تہا شاہ طالع بلند   نہ در کار تہی کچہ نصیحت و پند
قواعد سبھی سلطنت کا سکیا   ہنر جنگ میں تہی نہ ہوئی دیکھیا
علم تیر و نیزہ و چوگان سے   کمند پھیکنے زور پہلوان کے
سوار ہو ہنر زور تہی جو کلی   سو دیکھنے لگی روشنی وزیر مثل
ہوا فضل رستم تنومند روز   بڑا ہو جو حرف ارستو کا سور
جمع کر اوس پاس سب حکما عصر   کیا تربیت عقل و حکمت ہنر
نہایت کو تہا جو ارسطو حکیم   فلاطوں کا شاگرد دانا کریم
فیلسوف سکندر ہوا آن کر   رہیں علم کے بحث میں ہمدگر
برابر کر سکے نہ سکندر دارا سی ساہ   کیا ہو سکی زن سے اپنا بیاہ

ہوا اردوس

ہوا اوس سی فرزند فرخ نہاد   رسم روم سکا دارا کہا تہو شاد
پہر اخر کوں مارا برس بعد ازاں   ہوا شاہ داراب جنت مکان
رہا تخت ایران تو یا چشم جاہ   کیا راج جو دہ برس چار ماہ

در بیان ذکر بر تخت نشستن دارا ابن داراب در شہر ایران

پہر اوس بعد دارا ہوا بادشاہ   رکہا ملک آباد بالا سپاہ
جو تہی بادشہ جات تخت و تاج   لیا تہا کتے طور سب سیں خراج
مگر جب سکندر ہوا شاہ روم   دیا اوس نے تہا شکست کا رسوم
لڑا جنگ دارا کوں مارا اونے   کیا تخت ایران تخت اپنے
سنو اوس کی فعل ہی دل پسند   موافق عقل کی کہی ہیم چند

در بیان ذکر بادشاہی بر تخت نشستن سکندر بعد فیلقوس

کیا جب فیلقوس جنت قرار   سکندر ہوا روم کا تاجدار
وزارت کوں بابا ارسطو حکیم   عدل سوں کیا سلطنت منتظم
بتایا سکندر کی نہ دہ سنگ   مفصل بیاں دار کر ایک ایک
کلم ہو دو ہے بعد کر کو دو در کر   نہ تہا تو ہمیں اینکی کوں منظور کر   ۷۰
سمجھ توں جو مادوں تو ہیں ایک ہے   بزرگ گفتہ بند نہ نیک ہے

جہاں دیدہ گویندہ داستان … اگر ہند دانندگان پسوئے

ہوا خاک سیتی و ہو خاک … یہ اعتقادی سے سیاوہ ونگا پاک

سکندر رہا جوں ملک پا ادار … صلح سے رہے سب کی تنہا کار بار

مجالس لڑائی صلح میں تمام … سودا اور سب کی گرمی تنہا کام

سدا اور تنہا روم کا یہ رواج … جو دیتے ایران کو باج و خراج

سودا اور یہ کہ جن کو یہی رسول … منگایا طلب کر خراج حصول

سکندر ہوا سنکہ دریغ باب … دیا لکہ کے قاصد کو نامہ کا جواب

کہ مجکوں منلوقس دے جان و تن … نہ اب تنکے دارا سے ہماں فرن

مجھی ہست ہے گرچہ جشن و سپاہ … ولے میں ہوا ہوں جہانگیر شاہ

فتوحات نہیں کہ تیری ملک بر … مجھی ہفت اقلیم کرنا ہی سیر

میں آیا ہوں اب دعوت رسول … بو سنود چاہی سو طاعت قبول

دگر نہیں تو ہو مستعد جنگ پر … بدون نیک مقبول کیا ہوں خبر

یہ بولا اسے گرم تنہا ر … بہ چلا طرف ... ہو دو سنوار

خبر سنکے دارا نے لشکر گران … ہوا ابر غضب دوڑ دو بن روان

مقابل ہوا ملک پارس اوبر … ملی دوڑ سے فوج ہی لشکر

سکندر

سکندر نے بلکہ دارا کے پاس … گیا خود بخود کر رسولی لباس

تو ہو یا کہ وانگ ماہیت سے خبر … مجالس ہے یہ شاہ ہی سکندر

سو دارا نے قاصد و لاکر حضور … پوچھیا اوس سوں پیغام کو ضرور

کہا ت یہ قاصد نے سلطان کون … سکندر نے بولا ہی اوس شاہ سون

کہ تجہ ملک میں اصطلح سند رنگ … چلی آیا ہوں میں کہ نکر تجکو جنگ

تیری ولیں جو اسی سطر پہنوں … کروں ہوں اقلیم نے سر کوں

حقیقت کون عالم کے ور نیت کر … پھرا آیا ہوں تجہ اوپر کردی اوبر

تیری ملک میں آ سے تمہیں راہ دی … عبث جنگ کا بار سر پر نلی

اتا سنکے ہی تو ہو کرتا ہی جنگ … تو تجہ پاس خاطر کوں ہوں بیدرنگ

71 نہ خطرہ دلکوں تجہ خشم دو جکا … اور آتش ہے تیری فوج کا

ملکیہ کر کے دارا نے قاصد ساں … کیا یہ ضرب اور دلبری زبان

ہوا ہوت عقل تجہ صرف مکان … کہ قاصد جرأت سخن یہ کہاں

کہا سنکے قاصد نے اوس جوان … سکندر تو کچھ ہی مجھ سے گمان

بگفتار جرأت و حشمت شکل … فرد … کہا ہیں بغیر از کیانی نسل

بیت فرد بالا بگفتار چیر … نہ بود جز نسل کی زا سپہر

دیا بات رو قاصد نے دارا کو جواب   جہاں قطرہ صفت ہوں سارا وہی آفتاب
ہزاراں فن ہیں جس پاس مجھ تے زیادار   سو کیوں اٹھنگا وہ سمجھ کر فسار
سنا ہیبت دارا اوس سوں بیان   منگایا حکم کر سراب رو زبان
بلاتے ہتی نیا اسکندر کو تو   سو دیتا نہ تھا ہیکی سیا فیکر ار
کہا شہ کوں میں نے مجھے اسی قسم لام   سبھی مدد ہیکی مجکوں نہ دیتا ہی جام
پوچھا شاہ دارا نے قاصد کے تئیں   سکت کیا خرون جام دیتا ہی تئیں
کہا نرستے ہے مجھ ملک کا مدام   نہ لیتے ہیں دی ہات قاصد کے جام
اسے طور کہکر لیا چار جام   کیا نوش اوس تیں لیں مست تمام
پوچھا نا اسکندر کوں تک شخص نے   کہا کاں میں آن دارا گیت
سمجھ کر سکندر نے بڑو یکی بات   اوٹھا جام لے ہات جوں لکہ نہ دیت
نکل ہیار دہلیز سوں تب ہو سوار   برق سا چنچل ہو چلا شہر پار
بہجے لوک تے دارا نے بہجا سوار   اندہیری کی رین ہتی بہیری ہیو لجار
جب آیا سکندر نے اپنے مقام   دیکھیا تا وزیر و نے اکتہے چار جام
کہیا ہیں سکتی مجھ تو اپنی کمال   لیوں جو طرف ملک دشمن کا مال
دیکیا بعد شاہ اور نے کر اکہا تہن   تو مجھ جنگ کا تاب لانیکی نہیں

غرض دوسرے

غرض دوسرے دن وہ ہو کر تیار   دو لشکر مقابل ہوئے کرہتار
نمان ماند کر جنگ میں دار گھتار   گئے ایک ہیبت نہ ملک کا زر زار
نہایت کو دارا نے پایا شکست   ہوی فوج ایران ایران زیر و دست
لگی پیٹ رومی جو ملک الممات   گئے مار تے ناہد را فرات
قتل ہوا ایرانی فوجی بیشمار   جنگل ہو گیا خون سوں لالہ زار
اسے طور دارا لگر آدمیں ہار   ولے کہا شکستے ہوا خوار زار
سکندر نے بہر شہر ایرانیہ جا   بٹھا لا حکم اپنا جا سجا
سمجھ کر اوسکے یہ رتبہ کہتیں   بڑا خلق نے اوسکے خطبے کہتیں
کیا اسقدر لطف سب پر زیاد   جو دل سے گئی ہول دارا کی یاد
کہا ہیبت ظاہر ایرانیوں سے آب   مری جان ہی تا ہبت دارا غائب
بہت ایرانکی سلطنت تخت و تاج   تجھ ہو نے نہ دارا ہے دارا کو راج
سبب شکی ایران کی فوج فوج   ملی آ سکندر سے تا حشم اوج
۷۲ تری سکے وتن پرسکہ اوے جاہ   لگی جمع ہو نیکو ایران سپاہ
نکتہ کرکے دارا نے بیہ سب تمام   کہا اپنے فوج میں خاص عام
کہ رومی ہتی ایران نے تابع تھمیں   سو اب تو ہیں کے سرکش ہوش ہیں ہو بت

اونہکے اطاعت میں جو ہوویگے — تو مال و سر و دولت کوں سر کھوویگے
اِتا سنکے دارا کی اخلاص مند — ہوئی متفق ایکدل قول بند
جو اس جنگ میں کر ختم کارزار — نصیب از ما نا شہباوکی ہتیار
خدا جسکو دیوے شاہی کری — عبث ہند میں کوں بہو کر گری
چہارم دفعہ فوج لے رستم ارز — گیا جنگ کوں روم تے ہو طیار

قطعہ

سپاہ دو کشور کشیدند صف — ہمہ خنجر و گرز نیزہ بکف
برآورد لشکر بدر زان خروش — کہ چرخ فلک را بدرید گوش

سپہ دو ملک کے صفا باند کر — لری خوب لے ہات ہتھیر و تیر ہا
اوٹھا فوج میں شور اوس ہنگا — کہ سن ہوش گیا گوش اسماں کا
قیامت ہوئی انکمر رو لکھار — شہید ہو گری پہلوان بیشمار
نہایت کو دارا نہ لا تاب جنگ — چلا بھاگ پارس اوپر سند رنگ
فتح سوں سکندر ہو کامیاب — تعقب کیا اوز ملا پاشتاب
ستو بھاگا وہاں تیسے ہو فوج دار — رہی اوس لشکر سوں باکہ سو لر
تب آخر کو دارا نے ہو کر ہنگ — لکہیا شاہ اروی کو محبت سنے سنگ
کہ اب مجسے عہد دیمان لے — اودیک ملک ہندیہ کو کوں تکا دی

خزینہ و فتنہ تحفہ تخت و تاج — تجہے سوں دیتا ہوں ایر الکا رج
سکندر نے بہر کر لکھیا یوں جواب — کہ ہی مجہ کنی بہت ستمن ناصواب
تو مل مجستے یکدفعہ آن کر — تیرا تاج دیتا ہوں تجکوں مگر
میری دل میں ہی ملک گیری خیال — طرف دوسری جاونگا نیز مال
قبولا نہ دارا نے طاعت کے بات — لکھیا آخری دفعہ رستم سات
کہ رومی کے اگی کمر باندہ نا — فرد تو ہر نا بہلا اوس تے آئینا
سرانجام گفتہ این زرشتی بسر — کہ من نیستم کمی نہ بندم کمر
اتہا فوج ہندکا جو فوج شاہ — ہوا اوس سی دارا بہ اولاد وراہ
لکھیا فور ہندی نامہ کا جواب — کہ مل مجسے آن تو شتاب
تو جل ہوئے تجہ تب تہ رخت و سپاہ — فرد کہ روں روم کے ملک کوں خاکِ سیاہ

ذکر کشتہ شدن دارا بدست وزیران خود در جنگ سکندر

کہ ایک رور بعد از کوں ابر سپاہ — کیا بہر جمع حشم دولت سپاہ
چلا فوج ہندی کا کینہ فرح — چلا اوس سکندر پہ پایا فتح
خبر سن سکندر نے ہو ہنر گام — کیا جو طرف راہ ہندی تمام
نہ دارا نے مل رات میں تنگہا نہیں — کیا رہبر ہانی منے گیس پایا

وزیران تھی مقدو کی ہم خامگار — اول ماہ پارہ اور جاسوس یار
کہی ملکی اس تھا مخنو وزیر — کہ ہوتا تھی تجہ دشمنی دار اسیر
مغرور بڑا اور ناطاقع میں ہیر — کہ اُٹھے دو سر تا اُتر جاتا ہو دلیر
بہلا تھی جو تھا ہم نم اور سے کر تیل — سکندر کتی فرشتہ پائی جل
سو آ ہو تھی نیک سے مشرار کے پاسا — اپنی ہر جم جانب کون ہو خواب راست
سو مار زخمی خنجر جگر ایک ٹھے — و دیگر نہ جتّر تیغ کرون تھی
زخم ہر سو دارا کو کاری لگی — گر اس سب سی تھا اور یو سجکی
اوس وقت معلوم یہ سیند اد گر — ہمیں آئی سکندر کتی خوش خبر
صبح آ سکندر نہ زرفو یہ دہر — ہوا عقل کیا خوش تے جسم تر
جو دیکھا سکندر کون اُتر شاہ — مسوّد فسوس کہا کر ہے اس سر راہ
سکندر نے بولا کہ غم تجہ نکر — لگا تا ہوں تجہ اپنے منزل اوبر
زخم بند جلدی کر فرنگا علاج — مبارک ہو تجکو ایراں کا تاج
میں ارضنے تھا جو ہوا جو تو دار — دیا ایس طرح سمجھو تے سراور
خدا تجکوں ہر جانب صحت کری — سر اوپر پاتنے کا سایہ ہر تیری
تیرا ملک ایراں بھی سو بت کر — میرا غم تھی ہفت اقلیم پر

میری جان

میری جان تجکو کہا تھی عیاں — جو ہم تم ہیں اولاد دارات شاں
برادر تنے کا درد ہے تجکا — ہوا اس طرح تجکو سنسا کی حال
تیری قاتلو تکوں میں کر خوار زار — سکتاں سی مار دنگا دیکر آزار
اتنا کہہ تے رونے لگا اس قدر — جو اس تو تیری کا روئی دارا اودہر
دیا جواب دارا نے سکندر یہ بات — کہ ہیں پا تو دو او تے کسی کی ہات
میرا کام اگر ہوا لا علاج — مبارک ہو تجہ سر ایراں کا تاج
یہ الفت تیری دیکہ سنسر کلام — ہوا غم میری دل سے نصف تمام
گیا وقت میں تا اجل ہے قبول — نہ رو تو میری واسطہ بے حصول
میرا وقت تہا ہی آب اخری — قبول ہو کے سن تھی یہ وصیت میری
مجہی روشنک نام دختر ہی جو — ہی جان دل سے پیاری تی او
عقد بیاہ رو سی تھی کرنا بیاہ — دیگر ننگ ناموس رکہنا نگاہ
اگر اوس سی فرزند ہو اشکار — تو رکہنا اوسنی نام اسفندیار
مگر دور زردشت کا دین پاج — چلاو نگا آتش پرستی کی لاس
دیگر جشن سدہ کو کرنا بدار — رکہو دین الہہ یہ سب کام بر قرار
میری روح خوش ہوئیگی پاتال — تمہیں تھی یہ ہی یہ وراثت بزرگوں کی خال

سکندر نے سنکر صلابت کا نام کیا قول دیگر تو سب تمام

رکھیا تو یہ بولا اسکندر کا مات فقد تو ہا بہ پہ خرد جان فریبے کے سبات

سیوم ہم تو ترز جای زمینم خاک [illegible] سیوم ہم [illegible] باک

سکندر نے کر کے گریبان چاک کیا غم و زاری ہوا درد ناک

بہر اوجھ نے قیدر بس میں کر بلاؤں نا دت کے بیستر

دہنگاہ میں لا کر دفون کیا اور خیمہ تان ماتم سی [illegible]

کری قصد جانکا اوچن جان تاک تو نکت [illegible] اور تخت نفلاک

حشم رستم دو قرنی ہم جنند نہ فرمایا گرین اور کو دلیس بسند

نرک معنرہ سے اوسے شتار نر دیا اوسی میں پیر [illegible]

سزا اون خاوند کی کا دیا فقد اوسے ہم جہنم فرا اصل کیا

جو اون خداوند [illegible] در [illegible] کشتن نباید [illegible]

سنے یہ جب اہل ایران زمیں سکندر [illegible] ہر ہر [illegible]

تمری لا اوس سکندر کے پاس ہو کر [illegible] لشکر عام و خاص

کیا نے سکندر سو شکستن سپاہ لگایا نے کو رعیت سپاہ

در [illegible] ہندی [illegible] [illegible]

سنو اب

سنو اب سنی طرز کے اور بات بتاؤں کہتا ہوں خوبی کے سات

اتہا کہ ہند ہندے میں پادشاہ حشم اور رتبہ میں کیوان پناہ

سو وہی برات [illegible] تو [illegible] زدہ ہو [illegible] لطف

تو دیکھا [illegible] [illegible] جواب

نہایت [illegible] کیا تھا [illegible] بیان [illegible]

ہے کو [illegible] اور روشن [illegible] بتا [illegible] بسیر

گیا سکندر ایران [illegible] بیان [illegible]

اول [illegible] ہتے ایک [illegible]

وو [illegible] گیا اوس [illegible]

دوم [illegible] تخت بر آن کر جوان ایک [illegible]

سیوم [illegible] فرد جاری [illegible]

نہ کر پایس [illegible] نہ جا [illegible]

چہارم [illegible] ہوا اون دریا کناری [illegible]

کناری [illegible] سو [illegible]

لگی [illegible] چلا [illegible]

75

بجوم خواب دیکھیا کہ ہی ایک شہر — مرد زن وہاں لکوڑ ہیں گہر بگہر
سب ہیں اپنے احوال میں فارغ — کریں کام دنیا کے تینا طرح
ششم شب کنیں شہ دیکھیا عجب — ہیں پاتشہ دگا وہاں کئی بیمار سب
مگر کچھ جو ہیں تندرست منیں — سو بیمار رہیں جان سوں آپنے
وو بیمار آ ادن ہیلو مکی مکان — کریں تو جہاں کیوں ہو بیمار جان
دیکھیا ساتویں رات سنا کہیں — کہ کہوڑا نہی ہی اور سے منہ میں
وو دو ملکہ جر ناہی دانا دکھاہ — ولیکن نہیں ہیں لہد کر سکو آگاہ
دیکھیا ہیں ختم اٹھویں خواب میں — ہیں وو اوس بستر میں اٹیا
وو طرفہ سیوں وو تو وہ حال کہیں — بہر میں پر دو جانب ستی ناہی میں
نہم کائی ایک بہت لاغر حقیر — جنگل بچہ بیٹھی ہے بجیکا شیر
بچا ہی وو نا ولاغر ہی کائی — بیٹھی بیٹھہ نہ کر تنہ دودہی الٹھائی
دہم ایک چشمہ لب جنگ تر — گرد اوس کے پانی کی سیگی بہتر
تو ہی حق بتربت اور دانا زمان — مفصل بتا مجکو اوسکا بیان
کہیا اوسکو بیران ای ہوشمند — تیری پادشاہی کو نہی کچہ گزند
سکندر تیری جنگ کوں آیگا — دیے توں لڑی مت نہ غا کہیا بگا کو

ہمکنا
تیری با

تیری پاس ہیں چار چیزاں کمال — اول ایک دختر ہی صاحب جمال
دوئیم ہی وزیر ایک گن گیان کا — جو کہتا ہی سب بھید آسمان کا
طبیب ایک ہی دوسرا بید راج — سبے مرض کا جانتا ہی علاج
چہارم ہی ایک جب قدح بے نظیر — طبیعت میں رکھو گرم ہوتا نیر
کوئی شاہ آج اس زمانہ منجہار — ہر کتا ہی اعلی کے چپیر چار
تو دی نیس ہی سکندر لکھیں — تیرا ملک تجسوں اور اپنے کا نہیں
اویسی خرم ہی ملک گیری نگاہ — ہوگا ہیوں اقلیم کا بادشاہ
کہیا گیدنے اور دبیر کو ن — جو ہر خواب کے بول تعبیر تون
سو وزیران بولا کہ ای شہریار — اول گہر جو دیکھیا ہی سو وراخ دار
بڑا ایک جو ہی جو درگاہ جہان — ہی سو راخ اوس میں سو تیرا مکان
ہاتیں ہی سکندر سیوں تیں آیگا — تیری ملک میں ہو تفل جا بجگا
دوئیم خواب میں جو بیگانہ خوان — تیری تخت پر آکر ہا ہی مکان
سو سلطان ستغلہ سکندر کے بعد — ملک میں تیری آ کر رکھگا قدم
سیوم خواب کر پاس ہی جان — کنشت میں ہی جو طرف سنگی جا بجا
اول ہوگا ہاتھاں نرنس پرست — جلا وینگا جوئیں جی زردشت

۷۶

دویم مرد ایک آیگا بعد ازاں / کریں دین کوں سب پیمبر رواں

سیوم ایک پیر یا نبی حلیم آیگا / سو حکمانکی مذہب منج سب لائیگا

چہارم دگر ہو ویگا نامدار / کر یگا او دین خدا ازت کار فد

تو کر پاس اوین پر دو نشانیاں / گزندہ چہار اور از ہر بس

چہارم جو پیاسے کا دیکھیا ہی تو آب / جو پیا گا پھر جا دیک ماہی و آب

پنیری یو عراق میں پیغمبر ایک / خدا او درست او دیگا سب سمجھ نیک

پیا سو تکو حق کی ہدایت کا آب / بتا و یگا او اپ رہبر شہ ہو تا

ولے او میں او سی نکرا اعتبار / ہر ایک کی ہیا گر بے اختیار

پنجم خشم کورو مکی دیکھیا جمات / جو کرتے ہیں سو وہ اسلاف ایک سات

سو یعنی او سکے ہوتا ہی اگی کو دور / جو بینا کریں کام انہو نکی ظہور

نہ سمجھنگی اپنا نفع اور ضرر / کرینگی خوشی ہو رند گانے بسر

ششم جو اسے سبز دیکھیا بیمار / تو جہیں تندرستوں سے حال زار

سو ہوتا ہی اگی جہاں میں رواج / جو نادانکی دانا کریں احتیاج

دو بسترا جو کہہ ہوڑا دیکھیا تو لات / سو ہوتا ہی ایسا زمانہ بہات

کہ دو دم مو جہد از حرص میں سمائیں / جو چاہینگی ... کیا ہی

دیکھی اتھوین

دیکھی اتھوین خواب شاہ ہیں خم / کہ مردہاں بہریں انگلیں آب کم

سو ہوتا ہی دور ایک ایسا کہ زر / دو حصہ تونگر ہیکب حصہ فقیر

دیا اوں فقیر حرص میں ہو وین زبر / کہ سونا ہا بہرے تو نا ہوں سیر

نہ ہو وینگا دیک آخر فقیر / جنگل بیچ بیٹھے ہیں بھیکا سیر

سو ہونگے تونگر کو حرص اس قدر / ہو فقرا سوں خیرات کا لیوین مد

دہم خواب دیکھے تھے خالی خراب / گرد بیٹھیا او سکا ہی بسیار آب

سو کہہ دین ... عقل نامدار / تیری تخت پر سو نگا نامدار

گرد او سکے ... دانہ حکیم / رہیں درشنہ حکمتاں یا قدیم

سنا کید ہندی ... ان سوں بات / ہوا انشاد دل اور تازہ حیات

... پر سکندر گیا ہند پر / لکھیا کید ہندی کوں ملی آن کر

سو لے کید ہند عاید او جہر جاز / بلا آدیا پیشکش بیشمار

سکندر نے دیکھیا وزیر او طبیب / نوازش کیا اور کہا کر حبیب

سیوم جام زریں لیا جاہ کر / چہارم او دختر لیا بیاہ کر ۷۷

ہو طلوع تمیں دیکھیا مہ تما خیال / تو تہا مجموعہ خوبی سونپا کمال

چنا او سکے ... کا گل / ہر ایک یک داغیں ہیں سو لو نکی گل

کیا عیش کون کچہ دنون اسقدر | رکہا عزم پہر ملک قنوج پر
لکہا فوج ہندی اوپر آپ ڈال | کہ آیا ہی تجہ سلطنت پر زوال
عقل ہی تحمل مجہسی ان کہ کر | وگر نہی تو ہو مستعد جنگ پر
دیا فور ہندی نی نامہ کا جواب | کہ مت قصد کر اس طرف بیحساب
مین ہون فور اور فور سون ہی ان نسل | کہ مردان رومینکو ہی یکدم قتل
قد
منم فور از فور دارم نژاد | دہم رومیان را بیکدم بباد
سکندر نی سنکر ہوا پر عتاب | چلا ملک قنوج پر چون شتاب
اتہی فوج موجود اوسکی ہزار | ایرانی و رومی و ہندی سوار
سر آیا ڈہیلی اپنی سر زمین | غرور اور جوانی کی آغاز مین
اودہر فور ہندی بہی نکلا بہار | سنیگ لی لاک و ساتہہ ہاتہی ہزار
سپر آس ہاتہیی دو ہزار ایک سو | دلیلی تنگ جنگ جو تیز رو
نکہ کر کی ہاتیونکو جیون کوہ سیاہ | وہم دلمین کہائی سکندر سپاہ
سکندر نی لشکر یہ دیکہا ہراس | علاج اوسکا پوچہا ارسطو کی پاس
بولا تب ارسطو نی حکما تمام | کیا مصلحت بانذ ارسطو کا نام
جو کر اپنی ایک گہوڑا اسوار | درون نار کہا اوسکے آتی سوار

رکہی گہر کے

رکہی گہر کے بندوق ہاتون کی تئی | بہری یا سرب و باروت تینون مین
بنا ایک گردون عرابہ مثال | کئی لوہی سو اسپ و جون اتصال
دہی آگ پہر دو رسی اوس کو ان | سو دوڑ ادہ باروت کی زور سون
گیا ایک وو گردون چالیس قدم | ہوا بار بندوق وتان نیز دم
ہوئی یہہ سکندر کو حکمت پسند | رکہا جنگ موقوف کر روز چند
جمع کر کی آہنگران اور نجار | کیا ایک ہزار آہنی اسپ و سوار
ایک کو جڑا ایک گردون بعر | اسی طور باروت کا بار بہر
چلائی اوسی جب کہوڑی پری | رزمگاہ اوپر گئی جا کہڑی
ہوا آتش پر اوس عرابہ کی شاہ | کیا صف کشی کر سنجیدہ سپاہ
دلیر ہر فور ہہی لی ہاتہی دو ہزار | مقابل ہوا ہا سپہ استوار
جو ہندون نی دیکہی وو گردون ہزار | کہ ہی اوسکی اوپر آہنی سوار
بولا کر کی جاسوس پوچہا اوسی | یہہ کیا اختراع ہی نئی طور سی
۷۸ سو بولی جاسوس یہہ حکمتکا کام | کہ ہی روم کا توپخانہ تمام
حکیم ہی سکندر کنی ہوشیار | اونہونی کئی یہہ طرح آشکار
وو ہندی نہ سمجہی بہید سون کچہ خبر | ہتی گل سبہی عرابہ اوپر

کئی روم سوں فوج آیا کہا بار | جلی فوج آدم وہاں بیشمار

بچی قتل تھی سو بھاگا شتاب | مخ جوان ہو کے زخمی ہوئی با عزت

ہمہ لشکر ہند گشتند باز | ہمان زندہ فیلان گردن فراز

ہوئی فوج لشکر جو تھی مار مار | کیا فور نے پھر جمع ایک ٹھار

ہتی تھی جو بھاگی سو پھر آ بھری | تھوڑے روز ہو کے ولمیں [illegible]

سکندر نے رومی ایراں نے سپاہ | کیا ہر طرف خانے سی تا حشم جاہ

ہوا جنگ ویسا ہی گرنا لگا | دو طرفہ اندیشہ تھا جا لگا

قتل ہو رہی بہوت ہندی جوان | زخمی ہو گئی خون سی گل فشاں

نہایت نجات شام کوں دیکھ کر | پھری جا ہر دو لشکر تماماں اودھر

دوئم روز پھر فور ہندان آن کر | کیا جنگ کوں جنگ میدان پر

دو طرفہ سپاہی ہوئی بیشمار | پہلوان نامی وار زخم سکار

سکندر نے تب فور ہندی کنے | بھجا لیکھی پیغام اس سے منے

کہ بیری اسی جنگ کے وقت کا شور | سنا ہوں کہ تیری لشکر ہے قبلی روز

تو لاتا ہے تھی فوج سوں ہو کنار | کرن جنگ آزمائش اور کارزار

دو طرفہ قتل ہو گئی بیشتر | ہمہ بندہ وار [illegible] مگر

جو ہونگا

جو ہونگا ہم تم سے فیروز بخت | اوسی کوں ملی فوج اور تاج و تخت

دیا فور نے اس طرح کا جواب | کہ آتا ہوں میں اب لڑن کوں شتاب

مری لمیں تھا لیکی بہوت [illegible] | سو افضل کیا جو کہا توں ابھی

نہایت بکرنے دو نو نے گھوڑا کدا | ہوئی کارزار فوج سوں ہو جدا

کئی تیر اور گرز بسر و تلی مار | ہوئی بعد تو ہنی تیغ ابدار

اول فور نے تیغ کو کھینچ کر | چلایا ولے نا ہوا کارگر

سکندر نے تب ہو کے نزدیک تر | جڑا تیغ نابت سوں کہاندی اوپر

سو ٹکڑے ہو کیا اندر کمر تا دو نیم | مخ پڑا خاک پر دو قطعہ ہو سلیم

بشمشیر بند کتف باز گردنش | ز بالا بخاک اندر آفگندنش

تماشا دو طرفہ سپہ دیکھ کر | کئی آفرین دولت و بار و اوپر

سکندر نے اوس فوج کے مالدار | بولا کر دلاسا دیا بے شمار

بہا ایک پہلوان ہندی تا پھر فوج | بزرگ اس اوس کا تھا نام روج

بٹھالا اوسے تخت فیروج پر | کیا کوچ وہاں لگا سند ولایت کر

۷۹

ذکر رفتن سکندر بزیارت مکہ معظمہ و طرف ظلمات رفتن و [illegible]

سنا راہ [illegible] شاہ عالی مقام | کہ کعبہ ہے جہاں نام بیت الحرام

کیا اوس کو سنیا جو حضرت خلیل / اوسی ہی خدا کا بزرگ و شکیل
سو جا کر وہاں شاہ کیوان جناب / زیارت کیا ہو پیادہ شتاب
اسمعیل نبی کے پسر نگ راہ / ہوی وہاں سکندر کنیں داد خواہ
کہ جا کر چلا وہیں ہاں شہر / خدا جن نے کی سب ہی قہر
سنا شاہ نے سو شہر او لیا / عدل کر اونیو کا اونہوں کوں دیا
کیا بعد ازاں کوچ جلوہ اوپر / وہاں سوں چلا سو گیا در مصر
مصر کا ملاداں کئے بادشاہ / تو واضح منی اوس کے رہا چند ماہ
کہ نئے کیا اس کے ایک سا اور / ایدہر ایک ملک پکھے بیٹھے دلاور
ہیرا تی طراوت منی اندلس نام / جنگل باغ بستی بہاری مدام
جہاں گل حسن کا ہی اوس جائی بہار / ہی عورت وہاں تخت پر اقتدار
حسن و ملکہ اوس کا نہیں بے بدل / شجاعت منی ہی ہی سپر بے بدل
کہ اوس شاہ نام ہی قیدر بوش / سپہ بیکراں ہے لڑواں شیر جوش
سکندر نے کر اوس ملک پر نزول / گیا اوسکا مجلس منیں ہو کر رسول
دلیر ہوکے وو آ جو پیغام کوں / سو جاتی اوسی سکندر کے کام کوں
کہی اوس سکندر سے ای روم شاہ / ...

کہ سلطان

کہ سلطان ہو کر کیا کام خام / ولا نے نہ آیا خدا آیا مدام
فکر کر کہ اپنا عقل کوں سنبھال / مہر کیا ہات سی جھو تنہا ہی محال
سکندر نے بولا ای عالی تبار / مجہ ادب سے ہی اوس ہاں خندہ گزار
میں اذرہ ضعف ہوں اوس ہی آفتاب / سنت کیا جو اونگا اینا سی سنب
سو خاتون جہاں نے کہی ایک ہنر / نہ کر گو نگی جھٹ ہیں جیتا ہی شہر
سکندر تو منکر ہتیا سب ہاں منی / دیئی اوس نے تصویر ہات ہاں منی
ہو داشاہ لاچار تصویر سوں ات / گیا ہول ات ہو شخص تصویر کوں

مع زنمودن سکندر بخاتون تصویر / برو تصویره شد نغز چون تصویر جب

ہوا ہوش عکس بی دل بی قرار / نتھا اور سکندر ہاں منی کہ ہتیار
دیکھی شاہ تو نے جیرہ تغییر / ملا سا ہوا شاہ کون ناگزیر
کہی ہنر اپنا تکیہ کہا ہی سا / چھپایا ہی سو ن دور شد جیتا ہی
ولیکن تیری ہاں بس سو کند کر / جو چھوڑوں تجی تو مدد کی نگر
سکندر نے کہا یا قسم قول سے / تب اوس نے بٹھا لے تخت پر اوس سے
٨٠ تو واضح ہوا اوس کری دستطرح / جو کہنے میں ناتقی ہنہ کہ شرح
بہ مجموع فضا فصت سی طاری ہی / صبح اوس نہیں شام کوں او رہی

شب و روز تھا عیش نقل شراب | مغنی و خنیاگران و رباب

رہا کہ و نو تو کے جہان وہان | ننگا ہیں رخصت کون تھا جہان

بری نے تحائف دئی بے شمار | بدا کون گئی سنگ منزل ہزار

چلا تب سکندر خضر ہور ان سنگ راه | جنگل کوہ سے تھا دریا ول سیاه

جہاں آن دریا ملی آ ایک تار | وہاں خضر نے جھاڑ دیہ ہوا تھا یار

لیڈ ہر سون اور ہر سو کے دنیا سون یار | گیا ہفت اقلیم شہر و تھا کنار

عجائب تماشا غرائب شکل | دکہی راه ہیں مخالف شکل

عجب طور آدم ہی جو ہور مار | درخت اور شہر کا مادر لکار

سو ادرسے سمجھا و کیا تھا ہار | جو جی بات لیا کے ہوتے تھی یار

تمن ہے کے لشکر ہوا آشوب کم | بہر ہفت اقلیم لکھوا لکھا شم

ہر اک شہر میں آ اپنے نام کا | نثر تھا تھا خطبہ کہتی خاص جا

جو ملتا تھا جو تیغی زن کر | تو تاراج کر تھا ادسکا شہر

لکھیا سمجا تھا ہر اک تائی عام | کہ مجکون نہیں جز سکندر سون کام

مری ولتین ہی ہفت اقلیم کا | نو تماشا سنے دیکھنا جا بجا

در آیا بشب ہا کہت رنگ ارزم | بدل آتش آشتی د آرزم جو درائی ارزم

نحو رسیم

نخواہم کہ جائی بود در جہان | کہ دیدار آن باشد از وی نہان

ہوا جب سکندر نے عالم کے پار | کئی دن ہا گئی لوگ گئی تون اس تکار

کہ اوس ٹھیں کے ادرسے ظلمات تھے | وہی ہیں جا جو کہتے ہان ظلمات تھے

اوس جائی چشمہ ہی آب حیات | جو بانے بیٹے سون تیا دین و حیات

سکندر نے رکہہ فوج کو سٹ وہان | لیا دو ہزار اپنے سنگ جوان

چہل روز کا سنگ توشہ لیا | سو ادو سے ہیں سب ہوشیاری کیا

تھا جو خضر راه بر ساتھ میں | چلا لیکی اگے ہو ظلمات میں

خضر نے ادرہ ہر سب گوش کر | چلی جا تنہیں ہیں ہی وہ جائی جدہر

خضر سون سکندر نے کہیا بات | کہ دو لعل ہی قیمتی جو شب تاب

دن لعل سے کے خاصیت [illegible] | گہر ہی جو دو دی سون ہی کہ اگر

دیگر لعل ہی روشنی ہی چراغ | تو اپنے کیتی رکہہ تون باد دل فراغ

خضر نے لیا لعل دو ہات میں | گئی دور دور دور دور رات میں

۸۱ سیوم روز کون یک دو ہرا ملا | سکندر نے ہوا اور ہر سون چلا

خضر کا سنا ہی کہنے آواز | گرین کیا جو تا سوئی حق کا راز

گیا تب خضر نے وو چشمے کے تہار | پیا آب حیوان و نکلا بہار

ملا ہے جو لشکر سنے سب وو / سکندر ہا بہول کر او سب کو
ملا اوس اندھیرے میں ایک کوہ سیاہ / سو او سب چڑھا جلد ہو ہا سپاہ
اور ایک سنگ سنتی جو بہا گئی کنکر / نہ لیوے سو پچھتا لگا او کر
جو لیوے گا سو بھی پچھتاوے لگا / گیا وقت پھر ہات نا آ لگا
کسے نے لیا نا لیا وہاں کتے / نہیں حیران سب حال میں اچھتے
او جا نکلے دیکھے تو سنگ ہیں وو / رہے کہتا کی افسوس کو ہوش کہو
لیا تہا سو پچھتاوے تھوڑا لیا / جنے نا لیا او سنے حسرت کیا
ہیرے کا ایک شگفتہ بلک و لعل احمر / نہ جھتہ ملا نا کنہیں سوں جواب
نہایت حکیموں نے حکمت کئی / بھی ورد کر حیرانوں کو لگی کرنے
لگائے او سونے او خالہ کے راہ / ملا آخر میں ایک شہر بیت گاہ
نگوٹ تھوا او ہاں کے لوگوں کو سب / بیہہ اچھتی ہیں کس راہ سوں آئے عجب
غرض او سیہ کے سب بزرگاں تمام / لئے چل سکندر کوں ہو شاد کام
تو جمع ہیں ہو کر سنے خدمت گذار / مدارا کئی ویکی تحائف ہزار
دو جہان شاہ نے اس ملک کے دہقان / عجائب سے کہا جھنڈ دلو عیان
او نے تو کئی مردو در جب ہاں غریب / یک روز راتیں ہیں مادہ ور ایک نسل عجیب

ہوکوشی

۸۲
جو کوئی جس مطلب کا کرتا سوال / خبر غیب سے دیتے تھا کہ کرے احوال
جو ہیں یہی سو خبر کو بتاتا ہی راز / او مادہ تو دیتے ہیں تا تشبیہ کی آواز
وے ہیں ایکی دانا معلم سو اوئی / کسے سی زباں او ایکی سمجھی کہا ئی
گیا وہاں سکندر معلم کو لے / ہوا جا کھڑا اوس درختوں تلے
و پوچھا دو ہر کو تو نکلا آواز / بتایا معلم نے تب کہہ کے ہل راز
جو کہتا ہی ارسطو سوں یہ درخت / کہ ہو گا سکندر جو اس فر و بخت
بسب حاکم کر کر سب آیا یہاں / ہی قوم کا بادشاہ جہاں
وے اس بس کی تھوڑی ہی اور سب حیات / نہ ماتنسوں ملیگا نہ چھینٹو بکی نجات
نہ دیکھے گا اکھیں نے اپنا ملک / فنا ہو لگا وہاں یہی بی ملک

قطعه

سکندر گیا جان گرفت آمد زود بر / بود افسر تاج و تخت اندر سیر
نامۂ ورت بشنید به جواب نه ز دوم / نه تو شنیده روبان را آب بر روم

غرض ہو سکندر نے دو در / پوچھا جہاڑ سوں لیکر او دلگیار
کہ لشکر کو اپنے محاسبہ شاہ جا کوں / کیا جہاڑ نے سب مقام و کئی بار گان
ملیگا تو لشکر سب اپنے سیتی / ولے سوئی مت عمر تھوڑی رہے
جلا کوچ کر وہاں تی شاہ روم / ملا راہ میں او سو لگا کہو تم

ہوا یاجوج ماجوج کے داد خواہ / سکندر ستی آن مانگے پناہ
کہ ہیں ہمکو دربس مشکل عظام / نہ سکتے ہیں سونا نہ دن کو آرام
او ہوتی ہے ہی نسل ما حل لاغر جعفر / اوگر ما ہیں قوم ورو ملخ سے کثیر
ہر یک سال ہو وہیں آتی ہیں تنہا / جو آوے نظر ماہی سکہاتے تن ہیاں
اول جنس غلہ و دیگر گوسفند / ہمہ گاو آدم کوں کرتے گزند
قباحت ہے ہمیں سبب موسم بہار / خدا او دسطے ہم منگی زنہار
تجہ ایں شہنشاہ بزرگ و فرنے / یہاں جلکی آتا ہی جو دیپے
علاج اوس مصیبت کا کچہ کرکے جا / جو قایم رہیں ہم بتے جا بجا
سکندر نے پوچہا او نہو کے شکل / کہیں یہ تو ہیں چار پا کے مثل
زبان سیاہ آنکہیں ہیں دو جام چمن / دکہیں خوک سی دانت تا ہر روز
گہنے بال تن پر مثل فیل تن / نتری ناک اور غار سا ہی دہن
نتری کان ہیں دو طرف سو عدد / جو کر انگ کو فرس اور زمیں دگر
ہر ایک مادہ جنتے ہیں بچے ہزار / کہاں لگ کہیں کوئی اوسکا شمار
ہے اواز کا شور یا دل مثال / رحم کر ہم اوپر بلا سوں نکال
سکندر نے لشکر کیا واں فرنگ / علاج اوسکا پوچہا حکیموں کی سنگ

بہلا سی

بہلا ہی کر دیسہ سیونے ہا کہی / قیامت تلگ نام تیرا رہی
ستم ظالموں کا جو مت جا لگا / تو عالم ظلم سوں امان پا لگا
حکیموں نے جا کر جو دیکہے وہاں / اتہا اژدہا کی اور کہار ستا جہاں
نہیں تنک کوہ بستر رہے لے کر راہ / کہی شاہ سوں خوب کر کر نگاہ
کہو تو ترشت و ہتانے یہاں سد کوں / تو اونکی نہیں ور آزار اوس حد سوں
تولائی دو مظلوم اور داد خواہ / دلا اوس دیا سکہیں پادشاہ
کہا تم جمع ہو و دلسب کرو / خدا کا فضل ہو لگاوت ڈارو
جمع تب کئے روند ہیں کتنی لوہار / سب حکما زمانہ کی از فودہ کار
منگا لئے تب ہما تان کیا انگ بیچار / گچ و سنگ ہیزم و گندک آبار
سرانجام معمور کر بیشتر / ہوی بستہ کر شکلی تدبیر بر
اول کوہ کے دو طرف دو دیوار / کئی سد رستے زو ہیز وار تا بار
اونچائی ہیں سے پانچہ سو گز بلند / اوچوڑی ہیں سے گز یانچ سو گز بند
دو دو دو دیوار و نکی درمیاں سوں / لعاب پر اتی ہر یک دہات کوں
رکہی تہہ بتہہ ہشت دہاتو نہا / گندک اور روغن و ہیزم گران
لے ہیانا تو نکو اینگرا سو ہزار / لگی ہو کینے چو طرف آگ مار

۸۳

چہے دہات گلگر ملی لک ہمار | بندی ہاتہ فولاد سے استوار
برس معین سے تہ ہوئی تیار | روانہ ہوا بعد ازان تے شہریار

آمدن نامور سکندر جہان زان بشہر برب قیروان

بہر اوس بعد ماجوج ماجوج بے | کئے قصد کون ہو ستادہ و لمبے
وے ناگذر اس طرف کر سکے | پشیمان ہوئے سب وجہہ کر نیکے
ہوئی اوس ملک پر خدا کی پناہ | چلا کوچ در کوچ کر روم شاہ
گیا تہا جو رکہہ فوج ظلمات کون | سو وہی ملی آن کر شاہ کون
شب و روز بے ہم چلا شہریار | گیا جیں تے ملک بربر گذار
سو خاقان نے پیشوا ہو لیا | مدارات کر کے تحائف دیا
کہ یک دن کو وہان سے اودہر راہ | ملے آن ہر ایک شہر و نیہ شتاو
کیا شہر بابل میں خیمہ کوں آن | گرد میں سپاہ نے کہیا آسمان
وہان سے چلا شہر بیابان کی راہ | چلا یکسر داروش جنگل ہی سیاہ
جو پوچھا شاہ نے نام کیا ہی تجہی | بتا یہاں شہر ہوو لگا ستو مجہی
اونے نے کہا نام استخر مکین | ہے شہر اودہر ارک ویران گہن
منقش ہے سنگ اودن طاق و دیوار | لکہا ہی عجب طور نقش و نگار

ہی تصویر

اوزن پہلوان غصہ و رشیر سے | اوسیم ہاتہ لشکر کر کے شمشیر
قلم کر علم کو چرہی اسپ پر | برق سے چمک کر چلی جست کر
جو سہراب دیکہا اونے یکہو کاٹ | زمین پر گرے پہر کے جاتی ہی بہات
ہو چالاک گردن میں ڈالا کمند | پہرا کر گرایا کیا جائے بند
وہ خود اپنے سر سے یکسو ہوئے | پریشان ہوئی موئی ہر دو ہوئے
سو ہاتو نے منہ پر کے سب بال | لگی مبتلا جسنکا جال ڈال
جہپا سہ اتہا سو جہکنے لگا | کہنا ہیو رحم ہاند و کہنے لگا
نہ سمجہا تہا سہراب دختر ہے او | ہوا حسن پر مبتلا مو بمو
تب اونے کہا قول ایمان سے | مین باندی ہوئی تیری دل جان سے
قلعہ کا خزینہ جواہر وہ مال | مرے ہے تعلق سو لاتی ہوں حال
مرا ہاتہ پیر مجہ ہات میں | میں راضی ہی ملنے سے تجہ سات میں
یہ سن کر ہوا عہد و پیمان پر | دیا چہوڑ سو قلعہ میں آن کر
برادر پدر کو سنایا سکل | قلعہ چہوڑ سب شب کو بہاگی نکل
۸۴ صبح دیکہتے ہیں تو بس ان تہا | قلعہ جسم کے قالب سے بیجان تہا
وہ خوبی یہ سہراب افسوس کہا | دو ہاتو ونکو مل لے لپٹ رہا

لے بھٹی سپاہ قلعہ سے ہو کر آس
کیا لکر ذہم شاہ کاؤس پاس

کہا پہلوان ایک توران سے
بمعہ فوج آیا بڑی شان سے

دلیر ہے وہ تو نہیں اب جوان
ندیکھا سنا ابتک سنا ہونے کان

عمر برس چودہ ولی فیل تن
جس آگے دیکھے لگے سا اہرمن

ابھی ہے یہ تنہا جب بڑا ہونیگا
غضب ہونیگا یا بلا ہونیگا

سنا پند گرد آفرید و ہجیر
ہوا شاہ کاؤس عبرت پذیر

ذکر نامہ نوشتن کاؤس شاہ بہ طلب رستم

بولا نیکو رستم کے نامہ لکھا
سوا اوسکی کچھ نا بہلا ہی دیکھا

گیو نام نامی پہلوان کو
بھیجا بتربت زابلستان کو

لکھا یون مضامین نامہ میں وہان
کہ آیا ہے ترک چلکی سہراب پہلوان

مقابل ہے توران کا سہراب نام
سبھون پر ہوئی اوسکی عبرت تمام

بغیر از تیرے اوس مقابل کو نہ ہے
لڑائی کو دیکھا نہ قابل کوئی

سوا اسکی رستم کی تعریف کو
لکھا بہت کچھ کرکے توصیف کو

کہ ہے تو ہی ایرانکو پشت و پناہ
تیرے زور بازو سے دشمن تباہ

ستانندہ شہر مازندران
کشایندہ بندہای دژان

کئے ہندستان خلاصی دیا
کئے شہر مازندران سے لیا

ہے گرمیان تیرے گرز سے آفتاب
ہے ناہید تجہ تیغ سے چشم آب

تجہی سے ہے ایرانکی بارگاہ
تجہی سے یہ روشن ہے تخت و کلاہ

کمر باندکر ہو کے مستعد جنگ
یہ نامہ کو پڑھ سوار ہو بیدرنگ

گیو لیکی نامہ کو پہنچا شتاب
سو رستم پڑا حیرتو نکی کتاب

لگا پوچہنے شکل ترکیب کو
کہا اون سنا تہا جو ترتیب کو

کہ کہتے ہیں سام و نریمان کا طور
یہ سنکر کے رستم کیا دل میں غور

ہر شاید پسر وہ سمنگان سے ہوئے
ولی ہوئے او دختر لکہتی تہی جو جوئے

عجب ہے مادر اوسکی لکہتی دروغ
بدلتا ہے اسباب میں کچھ فروغ

گیو سے کہا حلم ہیگا یہی
سوار ہو کے جانیکو رستے میں ہے

سو رستم نے اوسکو قراری دیا
سرود و شراب و جشن کو کیا

اسے طور گذرا ایک ہفتہ تہاں
گیو نے کہا اب نرہنا یہان

بدو گفت رستم مندیش ازین
کہ با ما نشورد کس اندرین

کہا پہر رستم وہ کیا ہے بساط
جو مجہ سے کرے پنجہ بازی کی بات

میں چلتا ہے اوسکو سزا دیونگا
۸۵ جو کچھ وہ کیا سو سزا دیونگا

رہا اوس روز کو بہر غنیمت کا جان | کیا عیش مجلس کو کہانا وہ تان

بفرمود تا رخش را زین کنند | دم اندر دم نای زرین کنند

اتہا روز دوسوان تیاری کیا | منیدا رخش پر زین سواری کیا

زوارہ برادر وہ لے سب سپاہ | روانہ ہوا کوچ در کوچ راہ

گئی دنکو آئے یہ کاوس پاس | ہوا پر غضب ہو کے ان سون نراس

کہا دونوں کو دیو سولی چڑہا | یہ سنکر تعجب ہوا سبونکو بڑا

کہا طوس کو خشم کر شہریار | یہ جب ہو رہا کر اندیشہ بجار

کہا شاہ تندی سین جب یہ بات | گیا طوس تب جا کے رستم کا ہات

جہٹک ہات رستم نے باہر نکل | ہوا رخش پر سوار رکمڑی شکل

کہا دیکھتا ہوں اب آتا ہے کون | پکڑ کر جو مجکو لجاتا ہے کون

نکلنے کو بولا وہان شاہ ہون | تیری عقل کم ہے نہ آگاہ تون

سبہی کام تیرا ہے بدتر تمام | اتے آگ کو ہمیں مت رکہہ مدام

تجہے پادشاہی نہ لایق دسے | دی سہراب آتا ہے سو لے اوسے

غصہ کر تو بدخواہ کو خوار کر | نہ ناحق اپسکو گرفتار کر

غصہ گر کرون تو یہ کاوس کیا | کسے خو ز باز دہے یہ طوس کیا

تیری خشم کا ہے نہ مجہ دل مین باک | مجہ آگے تو دیکتا ہے ملک خاک

سکت کیا کسے مجہ سے سخن کرے | مین بندہ خدا ہوں مجہی سے ڈرے

کرون سو ہے چاہوں جو دلیر ہو برون | سوا پاک یزدان کے کس سے ڈرون

دلبر ہوں یہ مجہ شاہ کرنیکو چاہ | مجہیکو ہے سنوار ہی نہی تخت و کلاہ

طرف تخت سے ہیلی نا کر نکا | نگہ مین رکہا رستم و آئین راہ

اگر مین جو لیتا ہی تخت و تاج | تجہی پہر نہ ہوتا بزرگی و راج

جو کچہ تو کہا ہو سزا ہے مجہی | مین نیکی کیا سو جزا ہے تجہی

یہ کہہ کر کے رستم نے نکلا بہار | پہلوان ہوئی سب جہتی ہیں سوار

تہا گودرز نا سی او نے شاہ کون | کیا بہت معقول کئے راہ سون

پشیمان ہوا بہت غصہ کو کہا | مثل سا نہ کچہ بیچ مین تب ہوا

سوا دلبر یہ کچہ نہ دیکہا بہار | اوسیکو کہا تو ذلیل سا دیار

کیا جب گودرز رستم کی پاس | کہا کئی وجہ سے وہ مرضی تب آس

تو واقف ہے کاوس کو مغز نہیں | غصہ سے اوسے بات مین لغز نہیں

سخن کہہ کے آخر پشیمان ہو گئے | بدلتا ہے کر قول انجان ہوا

جو تو تنہ سے نے زردہ ہوا اس مقام | تو قتل ہوتا ہے ایران با خاص و عام

جو کچھ کُز دہم طرح سہراب کے   کہا آکے سو بات نو خواب کے
ہے زہراس کے اور سکی ہو ست نپے   کری جنگ ثابت ہو میدا نمین
پر ہو ہنگی ایرانیان بند و تان   گرفتار تورانیونکی ندہان
شرم کر کچھ ننگ اپنے ذات کے   وہ شہرت بڑی کی ایسے بات کے
کہ رستم بنے لڑنے سے بہانا کیا   ڈرا طفل سے بہاگ جانا کیا
تیری بعد بولینگی جو دہی جیتے   نہ رستم سکہا لڑ تو ہم ہین کہتے
یہ شاہ کا پایا ہی کب جل بیگا   سب عالم بغارت ہو و جل جیگا
کہا جبکی رستم یہ یونکر بیان   رہا سنکی جب تہین او پہلوان
نہایت لونٹ غصہ تہین آ   وہ کہا یا غصہ کو مروت مین لا
پہرا و ہانسے رستم نے دربار گاہ   دیا اوسکی تعظیم کاؤس شاہ

جوان مرد شد شیر برجای خواست   بہ غیرت رہا گذشتہ بخواست

بہت عذر کر بات کہنا لیا   خدا نے مجہی عیب لہنا کیا
بہلا نیکو اپنے بولا یہ بہجیا   عبث میر آنے مین غصہ کیا
کیا تجکو آزردہ مین اسکہڑی   پشیمان ہوا ای خاک منہ پر پڑی
یہ سنکر کہ رستم بجا لا ادب   کہا ای شہنشاہ عالیجناب

مجہے تب تو دیتے تہی سولی او پر   اب آکے کہو کیا ہے کرنے امر
کہا شاہ کہ مجلس کرین آج رات   صبح جلکی لڑنا ہے سہراب سات
غرض کر او مجلس کو رستم کے سات   گمائے خوشی سے یونہین سار رات

ذکر داستان رفتن کاؤس و رستم بر قلعہ سپید و جنگ نمودن از سہراب بہ اول

فجر اوٹھ کے جو دہا جلکت افتاب   کمر باند مشرق سے نکلا شتاب
کیا حکم تاکید کاؤس شاہ   دیا سنگ رستم کے بالکل سپاہ
جہانتک پہلوان نامی دلیر   جہانتک تہی جو دیسے جو غرندہ شیر
کیا سبکو تابع چلی بہت سوا   وہ خود بہی نکل و ر تعقب ہوا
زمین کپ اٹہی بوجہ سے فوج کے   اوڑی ہو ش دریا کی موج کے
پہاڑ و پہتر سم سمند و زمین آن   گرد ہوا عجیب کیا آسمان

جہان را شب در ز بید انبود   تو گفتی سپہر و ترا بانبود

سو ہو نجا قلعہ پاس ایران شاہ   قلعہ پر سے سہراب نے کر نگاہ
وہ ہو مان طرف دیکہہ لشکر او کے   کہا کیا ہے لشکر ایران جسے
ڈرا دل مین ہو مان وہ دل سرد ہو   کیا سوگ کر چہرہ زرد ہو
اونے تب کہا دل قوی رکہہ نڈر   تو آیا ہے مجہ سا اللہ باز و ہو کر

خدا کی فضل سے یہ سب خاص و عام کر و دنکا یکدم پریشان تمام
بکڑ ہات ہو ماتکا سہراب نے تلی کو اوتر صاحب داب نے
بولا کر کے یک جام می کا پیا لڑائیکا خطرہ نہ دل پہ لیا

فرو دان اسپ سراپردهٔ شہریار کشیدند بر دشت بس چست و چار

غرض شاہ نے آ اقامت کیا قلعہ سامنے ہو کے دیری دیا
سو رستم نے جاسوس کا طور کر گیا قلعہ میں رات کو چور کر
سراپردہ سہراب میں آن کر جو دیکھے تو بیٹھا اچھی تخت پر
ہے جو راست بیٹھے ہیں سب نامدار شراب و نقل بیچ خورش روزگار
سو رستم چھپا ہو کے مجلس کے پاس تماشا لگا دیکھنے بے ہراس
تھا یک ژندہ نام کا پہلوان وہ مجلس کا اندیشہ کر جو آیا وہاں
گفتار لگا پوچھنے اوسکو یوں تو ہے کون چھپ کر جو بیٹھا ہے کیوں
تہمتن نے یک مشت گردن میں مار وہ زندہ کیا مردہ نکلا بہار
وہ مجلس میں یک شخص آیا کوئی او بیجان اوس آزمایا کوئی
شمع لا کے دیکھے تو ژندہ موا یہ سہراب پر آشکارا ہوا
دیکھے کیا ژندہ ہو مردہ پڑا تعجب ہوا اور اندیشہ کڑا

مجلس فکر بیچ حیران ہوئی شمع ہو کے غمگین گریاں ہوئی
کہا سہر کی سہراب نے جب ہمان کر کہ جا کو گوش کم غنیم آن کر
گیا اوس گہتیں مار کر سر وہاں بہت کیا مصاف نفر جی جاوینگا کہان
قسم کیا کہا صبح زندیگا جو ن ایرانیوں سے لیتا ہوں ہو کر زبون
جہاں کے ہو کچ کاوس سن نہ لگا قلبگاہ چھپ کر اوس اوپر جاوینگا
یہاں آگی رستم نے کاوس پاس کیا صفت سہراب نے کی وفا کی
کہ اب لگ نہ دیکھا تھا آرجا نت وہ سرو قامت و تن قوی پہلوان

ز ایران و توران نماند بکس تو گوئی که سام سوار است و بس

نہ ایران میں ایسا موجود نہیں مثل سام کی سر کلی اور شاہ نہیں
صبح اوٹھکی سہراب لیکر ہجیر قلعہ پر خبر ہادی ولا سب ود سپہر
کہا جو کہے تو جو پوچھوں سو سچ کہہ مجھی اسے چنیں حلاصی دونگا تجھی
کہا یہ جو خیمی پلنگی بڑی ہیں سے گرد جسکی جمع ہیں کھڑی
ہیں کسکی کہا تن آزو نے کرنگاہ یہی شاہ کاوس کی بارگاہ
پوچھا یہ سہر سے کی ہاتہ پر جی یہ کون ہجیر اوس کہا طوس ناہی جون

کہا یہہ سرا پردہ ہے شخ کسی | یہہ بولا کہ گودرزی نام جس
پوچھا پہر سرا پردہ سبز شان | کہ ہی کاویانہ درفش نشان
کہا دل میں گر مجھ بتاوو نہ ان | تو ہیگا یہہ تند اور دلاور جوان
او ہی تخت روشن میں جو کاوس شان | یہہ ہی ایک کاتب اونے ستم کا جان
مبادا کہ ایکا ایک چل نجا بیگا | او غافل ہی یا حق دغا کہا لگا
وو او وو پہر کرن اوسکا علاج | کریگا یہاں او سر ماہی میں آج
ہے بہتر جو رستم کا نام نا ان | بتاتا نہ اب اوسکی نک ان
پچھا کر کہا چین کا شاہ ہی | مدد کون دنیا فلک جاہ ہی
پوچھا پہر سرے نام کیا | کہا میں نہ [illegible] کا نام کیا
کہا دل میں مانے ان بتایا بتا | سو اس جائی اب سب کچہ ہو بتا عبا
ہہیں سر روسکو کوت بولتا اور طور | دگر بار پوچھا غضب کر بجور
سو بیہ ہے کہا سخت دل ہو بدہان | یہہ ہیگا تو تیں پوچھتا پہلوان

پوچھتا پیکی

پوچھا جسکی رستم کا ہے سر آمطان | کہیا طاہرہ وہ نہ بیہودہ ہی ان
ہنوز سنکر سہراب لگیر جان | کہیں ہاں ہی پیر غم کا بابان ان
نشان اوسکوں مان نے دیا بہ پیرو دیا | ق قضا نے دیکہا کر کے دہنو کا دیا
نبشتہ بسر بر دگر گونہ بود | زمان نگاہ ہد نہ ہرگز فزود
لکہا تہا سر کے جو طالع میں طور | شو فرمان کہت سیرہ کری کون اور
ملام سہراب سیر اوسکے ساتہہ | لگا پوچھنے کون دلائی ہاتہہ
کہ سو نگار ستم سی یہان طاہرہ | آ کہا دیک [illegible] نظر ان ہرا
بکہی دو لگا انعام لذ جد کر | یہہ سنکر [illegible] بولا بجبر
ہے خبر سہی رستم [illegible] طرح | مدے صفت اوسکوں نہیں کچہ طرح
کسے تاب اوس [illegible] جنگ میں | پچہین فیل سہراب جیکی ننگ میں
ہی فولاد تن اور شاہ زور سے | زمانہ میں وو ان [illegible] ہے
یہہ سنکے سہراب ہوا آو ہیں | ق تو دوران کہ جنگ کو دیکہتا نہیں
خدا ایسکہ بالا و بالت آفرید | ز مرد [illegible] آفرید

٨٩

جنے حق نا کہتر و بہتر کیا | زبردست بہتر کو بہتر کیا
سناوں تجھے ایک دو بول لینے | کہا ہن نہ دا اگو کہوں اس کنے
اب سے مم ہن رت کی مارنگا تو | زبردستی ہی اس نہ مارنگا او
بہر ایران میں کون ہی کینہ خواہ | جہنا دیگا یہ تخت کاوس شاہ
کہا بعد سہراب ہو بر غضب | جو رستم سوں دیتا ہے ان تاب
اب وقت کون کرونگا ہلاک | یہ سنکر ہجیر ہو کے اندیشناک
کہا دلمیں فرما سو کرنا قبول | ولے سانچ کہنے جنا تر نہی بہول
وباد آوری رستم شاہ بہی | تو یہ وقت بہتر نہ گیتا کہیے
کہا تب ہجیر یوں جو سہراب پاس | مجہی با خبر تم ہی سمجھی عیب ہو خاص
عبث بیگنہ مجکو غصہ کرو | اور ستم نے تہمت کو سر پر دھرو
جو واقف اتہا سو بتایا او سے | خبر ہی تو ناحق بتانا کسے
بہا کر دہن لینے مینے | ہیں لینے میں ہوں نہ مینے مینے
ہابت کوس کہ اب ہو نا امید | بلند سوں اونے اپنا پایا یہ بہید
سنگان رجہنگی نسا او کوس ہو | سواری یا سواری بلانو شن ہو

قلعو بہار نکلا سپہ لے تمام | چلا صف کشی کر او عالی مقام
اتہا جس مکان پر اوکاوس شاہ | سو آیا وہیں لگ کر قلب گاہ
اوکاوس کو کر خطاب اوس گھڑی | بلند ہو کہا کر عتاب اوس گھڑی
قسم کل کیا ہوں سو حق ہے گواہ | میں عید ضمیں میں زندہ کی مارونگا شاہ
اگر شاہ کاوس کو کچہ ہے ننگ | تو ہو کر مقابل کرے آن جنگ
لیے ہات سہراب سنگی گرز | ہو تنہا کیڑا اتہا جو کوہ البرز
پہلوان عبرت پکڑ لٹ پٹے | مقابل کے دہا لونسے ہو نشان پیٹے
[illegible] سانبے اوسکی آنا نہ جب | کیا بعد سہراب آواز تب
نہیں مغت ہے کہ بانا ہے کہیں | نہ بے غیرتی سیتی تہا ہے کہیں
شہنشاہ ہوتے ہیں عزت بلند | نہ شیر ہونے جیتے جو روباہ ہیں
اگر تو جو لڑنیکو آتا نہیں | اور اپنا تو منہ جو دکہلاتا نہیں
تو کیوں [illegible] رکہا نام کاوس کی | جو جنگ بیچ مردونکی رکہتا نہیں
عین گشت کاوس آواز داد | که ای نامداران [illegible]
کوئی جا کے رستم کو دو اگہی | [illegible] اسنے کیا منہ گردان تہی
تہا اقرار رستم کا کر دونکی بعد | لڑونگا میں سہراب سے ہو [illegible]

دلی بیقراری تھی کاوس کو / بولا نکلو تا بھیجا اتھا طوس کو
سنا اوس نے کاوس عالی فرہنگ / نہایت خلاہیں کر سازِ جنگ
کہا دل نی مرد یہ اصل نیں / مقرر ہے کوئے دیو کے نسل میں
دگر نیں تو کس کو ہی ماری ہنا / صلابت ہے لیکن در دل ہمگنان
نہ اب تک ہوا ہنجہ باز تیون / اوڑی فاختے سیلوانونکی کیون
خدا کو کیا یاد ہر باب سے / ہوا روبرو آکے سہراب سے
سو سہراب بولا اسے کر سپار / لڑیں چل تو ہم جنگ کو ایکبار
کھڑی جب دو فوج سے تھا ہو / کہا اکے سہراب ہو رو
میرے ہات کی رکتا نہ کوئے / تو جاں بر میری بات سے کیونکی ہوئے
میرے ہات سے کانپتا کوہ سنگ / نہنگ بچہ شیر و ببر ریا نہنگ
کہا اکے تو ہے طفل سال خورد / نہ دیکھیا صف جنگ کے دستبرد
نہ جانے نہ کر اختلاف / سکھایا ہے کچھ بوتنا ایز خلاف
ہیں ہمارے پہلوان کا رزمگاہ جنگ / کیئے مشکلاں حل کیا بیدرنگ
تبہ فوج دیوانگی دیو سپید / پلنگ اژدہا شیر مارا ہے امید
ہمین رحمت آید تو بر دلم / نخواہم کہ جانت ز تن برکنم

تجھی دیکھ کر دل ہور رحمت ہیرون / نہ چاہوں ترا تن سے جدا سر کروں
پوچھا اوسکو سہراب رستم ہے بن / کہا اسنے ہیں ایک بندہ ہوں میں
ز امید سہراب شد نا امید / برو تیرہ شد روی روز سفید
یہ سنکر تو سہراب ہوا ناامید / ہوا اوسپہ تاریک روز سعید
ہوئی مستعد جنگ پر دو دلیر / اودہر سے وہ سہراب رستم ادہر
دو شیران اتھی غصہ در شیر جنگ / کہ تھی [illegible] دل کر او جنگ
وہ دو کوہ لڑتے تھی جاند ا ہو / کہ گنبذ تھی آسمان وار ہو
و اژدہا تھی بھری باو کے / [illegible] دو مگر قعر دریاؤ کے
دو ہاتی اتھی مست بن سونڈ کے / دو بادل تھی کو باو دو مونڈ کے
اول نیزہ بازی کئی ہر دو سوار / وہ نیزے جو زیری ہوئی چور چور
کشا کش کر کے شمشیر بجلی شمار / اوڑانے لگی آگ اسمیں مار
کر جتی تھی غصہ ستی کہو کہو / او شمشیر بھی ہو گئی چور چور
پھر او پہلوان دو جو کوہ البرز / لئی بعد ازاں ہات سے اپنے گرز
کئی چند در چند گرز ونکی مار / زرہ ہو گئی نیزہ اوڑی تار تار
سپے ساز خنلی کہ ہیچ ہو گئی / گرز ہر دو ہر دو نسے کج ہو گئی

.91

ہٹکی اسپ دونوں کے چل چال سے | بسینہ ٹپکنے لگا نعل سے
جو لڑتے تھی وہ دونوں اہوتا بن ہوئی | سو تھکے دست بازو سبھی حال سے
عرقین غرق آب تالو مین خاک | زبان تشنگی سے ہوئی چاک چاک
دو طرفہ سے ہو سست ثابت قدم | کھڑی رہ گئی راست کرنیکو دم
کیا دل مین رستم نے کوئی دیو انس | مین اس زور قوت کا دیکھا نہ جنس
کہا پھر کے سہراب رستم کنے | کرلیگا کتا راست تو دم کنے
پکڑ اب کمان تیر کو ہات مین | یہ راضی ہوا اس ایسے بات مین
کئی تیر ثابت چلی پھر کر | ولیکن نہ بلکتر پو ہو تے
تب اس مین دونون نے پکڑی کمر | لگا تب زور رستم کیا خوب تر
وہ تہا زور دیکھا پہاڑ مین دہکا | ولی کچہ نہ سہراب کا ہو سکا
کیا بعد قوت کو سہراب نے | چلا کچہ نہین کر سکا رستم کنے
ہمدوشی سے ایسی کہین چہوڑ کر | جدا کر نہ سہراب رستم کی سر
سو سہراب گرز سے درد مین آیا | دگر بار رستم بجا کر لیا
کہا ہے کس سہراب نے ای سوار | تو خم مین تو مرد و نکلی نہین استوار
گہوڑا تجہ سوار بہی ہے مثل خر | تیری ہات اب تر دیکھین سربسر

سو رستم کہا اب ہوا وقت شام | صبح تجہ سے ہے جنگ میرا تمام
کہا جاؤ مہلت دیا تجہ ای گرد | مین کرتا ہون اب فوجکو دست برد
دلیری میرے اور قوت کنے | بجہا نہ گیا کا دس بجہا نہین
یہ کہہ کر چلا فوج ایران مین | اور رستم کیا فوج توران مین
کری جا کے ادہر دو لشکر یو جا | ارجمند پہر کے جہنڈ پر لانڈ گا
پریشان ہوئی جز و کل کردو پیش | کیا عین جنگ بیچ رستم اندیش
مبادا جوان ہے یہ جاہل بڑا | جو کا وسکی پاس جا ہو کہڑا
غیرت سے اپنے کو ضایع کری | تو یہ حرف مجہ پر ائی دہری
یہ کہہ کر سہی رستم پہر آیا وہان | تہا سہراب لشکر مین لڑتا جہان
جو دیکہا تو ماری بہوت پہلوان | اور ہے مارتا گرز سینے جوان
سو رستم نے اوسکا لیا ہات مار | تو مرد دونکا دیکہا نہین کارزار
یہ تندی نکر دلین ہو کر نرم | زمین خشک و سرد و ہوا نرم گرم
ہے بہتر صبر کر کر یہ آج رات | وگر نہین مقابل ہو پہر خشکات
اتہا ماند کے بیچ سہراب بہی | اوٹہ کا اندہارا ہوا تہا جبہی
سمجہ کر گیا اپنے لشکر کو او | سو رستم پہرا وہان سے بیفکر ہو

گیا آکے آرام خیمہ میں لیے | بولایا اوسے شاہ کاؤس نے
کہا آکے رستم نے اس عمر میں | مثال اس خورد سال کے دہر میں
دلاور و فولاد تن نوجوان | نہ دیکھا تھا آنکھوں سنا تھا نہ کان
که کس در جہان کودکی نا رسید | بدین شیر مردی و گردی ندید
نہ جانو بنا ہے یہ فولاد کا | ہے کچھ کرامات اولاد کا
ہیں تیر و گرز سلاح شمشیر سے | گیا رد بدل آزمایا اوسے
ولیکن ہنر پہلوانی میں او | او ہے مجھ سے یلہ جوانی میں او
اندیشہ سے ہے دل اوپر دغدغا | نجانوں مجھ کیا کریگا خدا
یہ سنکر کے شہ اوسکو تسلی دیا | دلاسا کیا اور دلیری دیا
سو رستم نے شب کو بیداری لیا | جناب الٰہی میں زاری کیا
در حق مجکو غالب تو کرنا صبا | بجھے سے سکت ہے نہیں شک و شبہ
کہا پھر زوارہ برادر کتیں | حریف آپنا آزمایا ہوں میں
اگر ہے سہراب بہت قوت دلیر | صبا داجو کچھ جنگ ہوئے غیر
تو تو سب قبیلے ہے تیز بال | نکل جائیو نیا نے نزدیک زال
نہ ہو بچو تو اس کے پہر جنگ جوئے | یہ بعد از مرنے شاہ ایران ہوئے

ادہر جا کے سہراب ڈیرے میں منی | لگا بولنے باپ ہومان کنی
کہ یہ پہلوان مرد دیرینہ سال | ہے قوت میں بیشک یہ رستم مثال
مجھے ماں نے جتنے نشانیاں دیاں | سو اس مرد کے بیچ ہینگی عیاں
میرے دل میں آتا ہے سچ یوں بہرا | کہ شاید یہی ہوئی والد میرا
وہ ہومان کہا شکل رستم کی ہیں | کئی بار دیکھا بچپنا تا ہمنے میں
یہ رستم نہیں ہے مثل ہے اوسے | وہ گھوڑا بھی ہے رخش مانند سے
یقین کر کے سہراب رستم کی بات | کہا دل میں نہیں ہے یہ رستم کی ذات
مکر گشتی نمودن رستم و سہراب تاکید کرد و فریب دادن رستم بہ سہراب
سورج مشرق سے نکلا تہا جب | جگا جوت کا توپ بکتر پہن
سلح صیقلی سے پہنے اوٹہی | کمر باندہ نکلا جگت جیتنے
غرض پھر صبح کو یہ دو پہلوان | ہوئی آ مقابل دو جنگی جوان
جو سہراب رستم کو دیکھا سو ہئی | مہر اوسکی دل بیچ پیدا ہوئی
کہا اوس سیتے صلح کو کیجئے | محبت کے پیالے سی بھر پیجئے
پوچھا بات رستم سے ہستے وو لب | کہ کو یاتہا ایسیں بیکجان شب
ہے شب کو کسطور کیا آج ہے | تو لڑتا ہے میرے ساتھ بیکاج ہے

کہا شمشیر کینہ کو میان کر | اوتار اب کمان تیر و ترکش بہر
ہے مجہ دو کین مجلس کرین دلکو جوڑ | تیر سنگ کے جنگ و کینہ کو چہوڑ
کوئی اور آدمی لڑو نکا اوسی | مجہی جنگ ہے شاہ کاوس سی
ہم اور تو کرین خورسندی ایک سنگ | شراب و کباب و نقل راگ و رنگ
میرا دل تیری پر مہر لاتا ہے | بو ہین آب چشمونسے بہر آتا ہے
تیری نام کتین میرے کہو جا جتا | بتایا کوئی نہ تو ہی بتا
نشانیان وہین ہین پہ وہ نام نین | میرے مدعا کا بسر انجام نین
کہا اوسکو رستم ہے اوسی نام جو | نہیں کل کچہ اسباب کی گفتگو
سخن تہا لڑائی و کشتی کا رات | فریبا سجا اونکا سن کر بات
میں لڑکا نہیں کر تو ہے نوجوان | کیا الغرض کمر باند کشتی کو آن
جتا کر یہ سہراب نے چاہیا | نہ تہو نیہ انکی مہر لا سکا
ولی دلمین رستم اندیشہ کیا | نہ الفتکو اوسکی تہکانا دیا
کہ ہے یہ خورد سال نا پختہ کار | صلح بچہ اوسکی نہین اعتبار
بچہاڑو نکا مین اوسکو نشے بیچ | اوٹہا بول سہراب پہر اوسکنی
مین کشتے مین تجسے تا شہار نین | ولی میرے دو کہیہ نہ ہار نین

اونچی جوان مثل رستم شکل | میرے ہات ماہ ہی بی اجل
شتابت کو رستم نے پنجی نہ بعند | سنبہال آلکو تنگ باندہا کمر
سو سہراب گہوڑی اوتر اندہال | مقابل ہہو ہر دو اوسمین آن
چو شیران جنگی بر آویختند | ز تن جوی خون ہا فرو ریختند
لپٹ کر او کشتی مین شیر و شغال | بہا ہی ندی تن سے خون لال ڈال
جلا مات سہراب جیسے فیل مست | اوٹہا کر معلق کیا قد پست
کمربند رستم کا پکڑا ... | کہ کہو یا تڑق سہو ہین اونچی کر شور
بچی بین بہ جنگ رستم شیر کو | جہالیو ہی کینہ نہ کر دلیر کو
جرا سینہ اوپر مثل فیل تن | پہرا خاک سے دست رو او دہن
مثل شیر جیسے گور غزالے اوپر | بچہ کو چلا کر بچہایا زمر
نشستن کر خنجر تیز کمر سے | جہا جو جدا سر کرے پدر سے تیے
جو رستم دیکہیا اوسکو سر کاٹنے | کہا ملک میرے مین ہے رسم یہ
اول بار کشتی مین کرتا ہے کوئی | سر اوسکا نہ کاتے جو دشمن ہوئی
پہل پشت اوسکی زمین پر لگا بین | پہر اوس بعد رکہات کینہ مٹا بین
دلیر بار اوسکو کر دی جو ہے | بجدان شیر ... نام پاوی سو ہے

۹۴

دوا سو بھی پہر اوسکا سر کاٹتا | ہے اسطور کا بیان [illegible]
سنا جب سہراب نے رستم سے بات | منجھ عیاں نہیں کر دیا جھوٹ بات
پہر اوہانے سہراب پھر یکبو | یہ ہو ما نکو سب ماجرا آ کہا
اوسن کہہ کے افسوس تجھتا گیا | کہا طفل تہا تو دغا کہا گیا
بچہا لایے رستم کو پھر چھوڑنا | ہے اپنے ہات اپنا بسر توڑنا

نہ ہر بیکہ از روہ بلای بدام | رہا گر دمی از دست شد کار خام

پکڑ شیر کو چھوڑنا خام بات | خلاصی تجہی اب نہیں اوسکی ہات
کہا مجکنے مارنا اوس گرا | ہے آسان بہت اوسے مار ڈرا
مجہ پہر وہے گوئے میدان ہے | وہے کہیل ہے پہر اوچوگان ہے
سو ہو ماں کہا یہ خطا ہے کبیر | نہ وانا لینے مدعی کو حقیر
اودہ بجکی رستم نے سہراب | جوایا سو رکے غسل آب
تمامی زمین رو بدرگاہ حق | کہا کرکے زاری ہی آگاہ حق
تو بخت اتہا جو اوایل مین زور | وہے اب عطا کرکے دی مجکو اور
کتے ہین کہ رستم اول ابتدا | کیا تہا یہ قدرت کرامت خدا
اگر سنگ پر پانون رکہتا کبہی | تو ہیو ست ہوتا اوسکی [illegible]

سابہ

پہر مناجات حق کے کئی | تو قادر ہے آیا ہوا پہر مانگنی
قبولیت دی اوسکی مناجات کے تئیں | رکہا تہا کہیں جو اوسے ہات سون
ہوا سب سکی رب نے دعا کر قبول | دیا زور بخت ہوا اوسکو حصول

ذکر کشتہ شدن سہراب بدست رستم و غمگین شدن رستم و بردہ تابوت

دو جی دن سوج روب بتا جوان | پہلوان چلت جیسے روشن جہان
قلبگاہ مشرق ستے باہر آن | سمان پر خنجر ہا تیغ لی زرفشان
ندہان پہر مقابل ہوئے ہر دو وان | مثل فیل تن شیر دل پہلوان
غرور سے جوانی مین تند ہو | نظر کرکے رستم طرف روبرو

جہان گفت کہ ای بستہ از جنگ شیر | دگر آمدی باز نزدم دلیر

کہا کل بچا شیر کے جنگ کو | پہر آیا دلیر ہو میرے سنگ کو
سو رستم نے بولا کہ جنگ جا | تجہ آگے تلو لگا نہ ہرگز بجان
ہوئے بعد کشتی مین دو راو بہم | کئے طور کرنے لگی داو پیچ
پکڑ کر تب ہر دو دو والی کمر | اوٹہا سر سے اوپر لڑے بن بوٹر
اسی بیت مین خورشید کہا کر زوال | لٹک گیا جنگ ہو پال پال
نہایت کو رستم نے خبر نہیں آ | لگا ایک لغزا گیا جو بس کہا

۹۵

دوہا تو نے کمر بغل دہر لیا — زمین سے اوٹھا اپنے بہی کیا
پچہ کر زمین سے اڈہیکا پہیر — خنجر کہینچ کر سینے کر ندیر
چلایا بغل متصل بزم جا — سو کاری ہوا دل جگر ہے آ
اوسی وقت سہراب نے آہ مار — تاسف کیا اور کہا یوں پکار
کہ والد سے ملنے کو آیا یہاں — نہ دیدار دیکہا موا نا گہاں
آتا جہد کرے ملاقی رہا — یہ ارمان دل بیچ باقی رہا
تو اب گر سما پر ستارے مثل — چہپے قعر دریا میں ماہی شکل
تو کینہ میرا آج لیگا وہاں — تجہے جس مکان بیچ پاوے جہاں
سو رستم کہا نام کیا ہے پدر — تب اوسنے کہا رستم شیر نر
ہے شاہ سمنگاں کی بیٹی سے میں — دعا کر کے مجہے آج مارا ہے تیں
لگا اینک رستم نے سن دنگ ہو — نہیں بیچ جیسے صورت سنگ ہو
گنوا ہوش دہرتی پہ کہایا پچہار — چلا غم کی آتش میں رنگ گون بخت تاج
پہرا ہوش میں بعد غفلت تلی — پوچہا نور دیدہ کتیں گو دلیے
کہ رستم کا کیا ہے نشان تجہ کنے — اوکم نام ہے پہلوانان منے
ہیوں کم بخت رستم ہاں میں نخس — میرے غم میں مرجانگی زال سام

بہت گر جو رونے لگا آہ مار — مگر تہ اکنو نے وہ لگا آہ مار
بنگ سر کو بالو کتیں نوچتا — یہ کہا میں کیا دل یہے سوچتا
کہا ابد سہراب میں نے کیا — ولی ہے تعجب تو رخ نا دیا
لمن نے اگر دیکہتا ہے تجہی — زرہ کہول بتلی نہ طاقت تجہی
میرے مان نے مہرا بتا جو کتنے — بندہے اب تو نے بازو نے
کہی تہی یہ بخت ہے رستم تجہی — ملاقات پر کام لوے تجہی
کنون کار گمراہ کہ بیکار گشت — پسر ہمچنین خستہ بیدر خوار گشت
ترا کام پر اپنی بیکار ہے — پسر دیکہنے باپ کے خوار ہے
جو رستم زرہ کہول دیکہا نشان — پچہایا ماتو مہر اہوا دل کباب
غضب سے بلند آہ کے ناتک ماہ — کہا یہ جگر کو نے غمگسار
تو ناحق موا باپ سے ہاتھ کے — نہ کوئی باپ مارا تجہے آپ کے
خلاصی نہ اوس غم سے جیتے جنی — ہے بہتر روں اب تیرے سامنے
کہا سنکی سہراب رستم کنے — لکہا تہا میری یوں ہے قسمت منے
۹۸ تو اپنے کو ضایع کرمت بیکار — بلا میں موا ہوں تو رہ پایدار
چه حاصل تو گریه اکنون جه بود — ز تقدیر این بود بیکار بود

پہ رستم نے سینہ چاک تنہ بیچ ڈال | اور رونے لگا لوہو چشمون نکال
تڑپتا تہا سہراب جون خاک پر | وہ دو زخم سے مرغ بسمل ہو کر
کہا ڈار خش کو وہ یک کر ہے سوار | ادہر انپے رستم ہوا کر بچار
کئے جا کے کاؤس کو آگہی | ہوا تخت شہ کا رستم تہی
پہ ہانک لشکر سے آئی بیہان | زمانہ ہوا تلخ و برنا کہان
جلو شاہ کاؤس نے تب کہا | خبر لاؤ رستم ہوا یا جیا
خبردار رستم لئے آن کر | جو دیکہا تو روتا پڑا اوس اوپر
ہہی سہراب سے بیقراری میں ہے | کئے زخم کیا ہے ہیں درد کو جب
کئے پہلوان آکے رستم کی پاس | اوٹہا سر کو احوال پوچہا کہ آس
سو رستم کہا میں بیداد کی لیا | ہے جان اپنا اپنے ہاتون دیا
پسر مار ڈالا ضعیفی میں ہے | ہوا اندہا وہ ہوا قضا کے کینے
زوارہ ہہی واقف ہو جا کر سپاہ | تہا فریاد نالہ میں کہا تا بچہاڑ
پوچہا آکے سہراب سے حال کو | تب اوس نے کہا حال ضحاک کو
جگر اور دل ہر دو ہیں چاک چاک | نہ تدبیر دیکہی ہے چارہ ہلاک
نہ بنیا نکلہ مانے جو مجکو دیا | سو دیکہا قضا سے نہ باور کرنا

ہانیچہ

لکہا تہا اوسے طور طالع مگر | کہ مارا پڑو دیکا بدست پدر
مثل برق آیا چلا جب گزر باد | خدا تجکو بکلائے جنت میں شاد
زوارہ و رستم تو سر کو پیٹے | کمر میں دوانی و بلا زمین لوٹے
دلاسا دی سہراب کو پہر کہا | نکو تئے جہان نہیں ہمیشہ رہا
میں خون اپنا تجکو بخشا بجان | ولی ملتمس ایک ہہی کہ مہان
میرے ساتھ کے جو جمعیت ہے سب | نہ ایذا دو انہیں وہ بچیو کر غضب
کہا رستم اے جان مادر پدر | تو خاطر جمع رکہ فکر کچہ نکر
ہہی جب جب رستم نے گودرز کون | منگا نوشدارو کو کاؤس سون
کہا وہ دوا ہو یگی سود مند | بچے تخت کے بخت سون ارجمند
تو مجہ سا ر کا ایک کہتر ہے یو | ستون سلطنت کا گنون ہیتر ہے یو
سو گودرز نے جا لیا التماس | منگا نوشدارو کو کاؤس پاس
کہا شاہ کاؤس دارو میری | کر ملی یہ سہراب کو ہی بہتری
ولی سرکشی یاد رستم کے کر | جو او سر غرور بولا تہا مرد زیر
نہیں ہیں وہ بخشتے ہے جو گالیاں دیا | ستہ بجہ بے آبرو یئے کیا
بجی ہاتہ سر آگے کے دیوڑی لگا | کہ جسے نہ ضبط او سکا ہو کر سکا

٩٧

ہوا جب کی اوس پاس ایسا بسر ‌ تو کوں اوسکی جیہا پایا اوس پسر

پہر اوس بعد بہن کو سنا ہو نکالا در ‌ جو کہتا تہا سہراب سختگی طور

ار کاوس نے جیہن تہا تخت سا کلاہ ‌ گرز و تیغا میں رستم کو ایران شاہ

یہ کو در رستم کیتے آن کے ‌ لگا دیکی کینہ کو سلطان کے

تو نے جلد جا اوسکوں ہوا کر ‌ وو الا کے اوس ہیلی ہشیار کر

سنا سو ہے رستم گیا جلد ہو ‌ اتہا شاہ مجلو نہین اوسوقت تو

یہ جب تگ وو الیاس پہونچی فغان ‌ اوسے بچہ پہونچی خبر ناگہان

ا سہراب دار الفنا چہوڑ کر ‌ گیا کونچ عالم بقا کے اوپر

سو رستم نے گہوڑا فراموش کر ‌ پیادا پہنچا لاش سہراب پر

لگا رو کے کہنے کو سینہ تو جوان ‌ تو سرتاج تہا بر ہمہ پہلوان

ہیرے بات اتنا مجہے ہے سوران ‌ سوا خاک ماتم تہو کچہو جرا

پہو اولاش تابوت بہتر سلا ‌ سو ہمراہ رستم ہی رہتا چلا

کہے حیف تیری دلیری اوپر ‌ دریغ اوس سرو قد نیری اوپر

دریغ اسس غم اوپر ہے جایکل ‌ زمادر جدا باپ ہم از وی جدل

غرض آگے دیر ہو نہ اسباب کو ‌ جلد پاس آ پردہ خواب کو

سراپردہ آتش اندر زدند ‌ ہمہ لشکرش خاک بر سر زدند

رفیقون نے کر جامہ دستار چاک ‌ جڑا الیکیں سر اوپر ہلاکی کے خاک

معرکہ ہے بکرو ... چہوڑنا ‌ یہ پہر کیوں عیب نے حل یہاں جوڑنا

جو ہین عاقبت مین وہ دانش پسند ‌ او ہوتے نہ اس حال مین جائی بند

دلاسا دیا شاہ کاؤس آ ‌ بہت کچہ نصیحت کے باتین کیا

کسے نین ہے غم اوس جوان سا آج ‌ یو ہیں روتے اپنے حال بے

کوئی جلد چلتا کوئی دیر کر ‌ نہایت کو ہے موت اوپر لگر

کہ کا تو کیا کب تلک روئیگا ‌ اب اس غم سے بہتر صبر ہوئیگا

نہ اس ہونگا کسینے پایا علاج ‌ دوا کچہ نہیں ہے صبوریکی آج

کہا بعد رستم نے مشفق سی وہاں ‌ جو ہونا اتہا سو ہوا ناگہان

گیا وقت سو پہر کے پاتا نہین ‌ چہٹتا تیر پہر ہات آتا نہیں

ولے ہے پسر کے وصیت کی بات ‌ کہ اب جنگ کر یونہ ترکوں کی سات

سو شہ پاس منگتا ہوں کر التماس ‌ جو ہیوں مان کہتین یہاں بولا ہے پاس

دلاسا دنی رخصت ... کو کرو ‌ صلح شاہ توران دلیر ذہر و

یہ سنکرکے کاؤس بولا تبے ‌ مین تجہ پاس خاطر قبولا ہے

٩٨

سپہ ہر جنبہ بہ ہی کریں جو سکات | تو کر بیکا نہیں ان کے کینہ کے بات
تیری درد سے درد ہے دل اوپر | نجا ہو نکا کہے اون تیے یاد کر
زوارہ کو رستم دیا ہو ناگہی سنگ | دیا مار صبحوں کلی کر بید رنگ
کیا شاہ کاوس ایران کو | اور رستم لے تابوت سیستان کو
یہ پہنچا شہر میں سو لشکر تمام | بمع زال باہر نکل خاص و عام
لباس کبودی و خاک بسر | چلی لیکی تابوت اندر شہر
کہا اوسکو رستم یہ ہاے شہسوار | تو اس تنگ تابوت میں کیوں ہے خوار
بڑی پیار سے تجکو لایا ہوں کہیں | او شہ اب تہی سکی مل اپنے خواب بتیں
گئے لیکی تابوت گھر میں وہاں | تہی رستم کی مادر رو دیلر زمان
یکا ایک غل کر اوٹہیں ہا تک بہا | کو گویا قیامت ہوئی آشکار
اتہا ہا شہ یہ نوزاد رستہ خبر | کہ دلکو تہا تہا وسے بالکل کر نیز
رودابہ یہ آکر کے تابوت پاس | سینہ پیٹ رہتی تہی ہو کر نراس
وہ صورت کتیں دیکہ سر کو دہی | تمہری یہ جوانی کینے لوٹ لی
جوانی میں کیوں بند خانہ ہوا | ذرا کہہ تو کیوں نکلا ہوا
گلوی جگر از کشتی پدر | جو ابر در بیدت بدبین ان جگر

تمہ کہیہ

تو کہہ کیوں ہوا غواہ سخن پدر | تیرا استقرار کیوں یہ چیرا جگر
دیے امر الله و اوسکو کفن | تمامت جلہ میں کیے پہر دفن
بنایا ہے اوسپے گنبد شان دار | کیے رنگ کاغذ کے نقش و نگار
کئے جب خبر یہ سمنگان پہنچے | ہوا گر اوسے ہاب ماں کی کینے
دو زلفین جو تہیں پرشکن تابدار | اوکہاڑ دی اوسے دست بچو جار
سر اوپر چڑہا خاک آتش جلا | جگر ہی کو دکر غم کی تابانش لا
گنشش کرکے خون بہونے کا ری بہار | جلی بال و منہ تن ہوا داغدار
ہے کیں من کیے سانپ سے ہوار | کہ تجہیں جب نکلہ ہوتے تہا بانی سے بہار
ہی روکی ای جان مادر کے تو | گیا گس کٹری یہ بند نکلے ہید ہو
گیا باپ پاس اوسکو پایا ولی | تو خون آپنا کیوں تو ڈالا بلی
تجہی دیکہ اوسے کیوں نہ آیا دریغ | جو رستم جگر چیر ڈالا لی تیغ
میں پالی تہی تجکو بہت چاو سے | بچاتی تہی سرد و گرم باو سے
سو اب خونکی بیچہ غرقہ ہوا | کفن چاک تن ہر سو خرقہ ہوا
کمسے نکلی ہے کیوں اب اندر کنار | ہوئی کیوں اب جا نکا غم کیار
دیکہوں میں کہ اسے تیری جائی پر | کہیوں درد رہنا کیسے جاسی پر

نہ نیان ہیں تجکوں بدیاسے دیا | جو دیکھے تو جاہا تو باو دکیا
بچہانت وہی ہر تجہی جانتا | سمجھ کر کے دل بیچ ہہچانتا
تیرہی سات ہاتہ مرزم تہا انکو ستو | الہی میں کیسے ہوئی بے خبر
تجہی رستم از دور ہچانتا | ہے تجسے بیہ فرزند سچ مانتا
یہی کہہ سکے رویتے ہتی سر پہوڑ | یو ہیں دست بچونسے منہ موڑ موڑ
کری وای ویلی کو اسطور دیجی | ہر عالم سینے چشم پر آب ہوئی
بولا رو برو تا سبب سہراب کون | بہاے ندی چشم خون اب سون
کنہوا اونکی سمونکو کو دنی منیخ | کہو سر وہ مونکو لگی جو بیخ
کیہی روا مرہاشی چہوڑ صبر و قرار | تعجب میں ہوئی خلق سب زار زار
منگا ذرہ بکتر سپر اور کمان | وہ نیزہ وہ شمشیر گرز گران
او پہار سو ماری گنوا ہوش کو | غضب کر بکاری سلح پوش کو
پہن جامہ نیل کو اشک لال | رہی تہا شب و روز رونیکا حال
دیکہو کیا کبل ہے یہ مایا کا جال | انا کچہ دیکہا پر کتا خواب و خیال
اسطور غم سے یہ رو رو ہندمان | ہر کسی سہی نکد ا دینکر چہوڑ جان
کر اس داستان کو ختم بسم چند | کچہ اب اور کہہ ہو وی جو دل پسند

داستان گیقباد [illegible] سہراب [illegible] دختر [illegible] بادشاہ چین [illegible]

نئے رنگ ہیں گردش دور کون | اب آگے سنو اختراع اور لون
کیو طوس بکروز ملکر ہستم | جنگلہیں گئی صید کا کر عزم
تہا جیحون دریا نزدیک وہ مکان | رہے کچھ دنون صید کے جاے جان
لکا ایک بکروز دختر پری | سہانا لباس اور زیور زری
ہوئی انسے دو چار آ کر وہان | سو پوچہی اونہونے تو ہی کون یہان
کہے باپ میرا ہے مشہور عام | فریدون نسل جو کرشیوز نام
ہے بلغار کے بات ہے اوسکے | شجاعت پو اپنے نہ گنتا کسے
لئے شاہ مجہ خوار ستگاری کوئی | نراس ہو بہر باپ سے جواب ہی
لنکنک نام نور انکا بادشاہ | مشخص کیا اوسے میرا نکاہ
میں سنکر ام بدرود بدخواہ سے | نہ راضی ہو نکلی نہ کہہ کر کسے
ہوا اسپ ضایع در اثنای راہ | سو بہرتے ہوں اس دشت میں بادشاہ
ہوئی ہر دو عاشق حسن دیکھ کر | لگی جنگ کرنیکو با یکدگر
کئی آخر کار لیکی کا وہ پس | لیا باٹ دونے اونکو کر کر نراس
۱۰۰ قضا سے وہ دختر ہوئی باردار | سو بیٹا جنے مہ میں اسکار

نجومیوں نے طالع میں گردش کہی · یہ سنکر کے کاؤس غمگین رہی
سیاوس نام اوسکا پھر رکھا دیا · ہنر یک کوئی ذکیہ جس تحسین کرے
لجا اوسکو رستم نے اپنے مقام · کیا تربیت ہر ہنر میں تمام
بہادر ہوا پے بہادر مثال · جمع جب ہوئی سب فرخ خصال
کئی دنکو رستم نے لا شاہ پاس · ہنر بے شفقت ہو پایا سپاس
لگا اخوب و سیرت دلپسند · ہوا جمع یک شہر سو نا سگند
تہی زن ایک سلطانکی سوداوہ نام · ہوئی حسن پر اوسکی عاشق تمام
اجازت لیے سلطان سے پھر وہ سفاک · بولائے محل بیچہ کر نیلو بات
بیٹھا بیچ پر اوسکو منہ چوم لے · ہم آغوش ہوکر لگانے لگی
طلبگار ہم بستر یکی ہوئی · کہے اب تو مجھ بات مت کر دوئی
دل و جان سے قربان ہو ہر ماہ و سال · جنم تک رہو نگی میں باندی مثال
کہ تا من ترا دیده ام مرده ام · خرد شان و هوشان دل از برده ام
یکی شام کن و رنهانی مرا · بیخشی ز دوری جدائی مرا
وگر نہیں ہے اسوقت پر بار تنگ · تجھے کر کے رسوا کرونگی ہلاک
میرے ہاتھیں ہے یہ شاہی تمام · بعونت شہ نامور ماہے تمام

سیہ ہے میرا اسا مری پر قبول · اوڑاؤں جو چاہوں تو دریا پے دھول
سیاوس راضی نہوا ایک آن · اوٹھا وہاں سے باہر چہڑکی نے ندہاں
تب اوس سحر زن نے جاما ہو تمام · رکہا اوس پر دوست درازی کا نام
بر دست جامہ بدرید چاک · بناخن رخ خود را ہمین کرد چاک
تہی پیاری بہت شاہ کو وہ نگار · خبر سن ہمہیں کیا شہر یار
جو دیکہا یہ دونون نہین تصدیق کر · تو نکلی یہ زن آخرش پر مکر
غضب ہوکے سلطان نے لعنت دیا · حیا و شرمنے سے اثر نا کہیا
خجل ہو ہمیشہ منگی آگے داد · مکر عور تو نکا ہے سب زیاد
اتہی شاہ پر اوسکی الفت بہی · نہایت کو تصدیق پایا ہی
در آتش جلا کر ہیشا با اوسے · سچا ہو ہیگا تو سچا ہو وے
سیاوس نے سب کیا قبولی · پڑا آگ میں جیوں بڑے خانے میں پہول
ہے حق کے نزدیک حق سچے ہم جند · جلا نہیں ذرہ جو یک بال بند
چو بخت آتش پاک بے دان بود · دم آتش آب یکسان بود
سیاوس پر آفرین کر پرادا · ١٠١ لگا یا گلی شاہ ہو شہریار
ہو بدظن وہ زنکو بنزن کیا · مزن کہکے بیٹے نے بخشا لیا

نکوہی نکوئی ہے وہ جسے کہیں | بھلائی بھلائی بہلونے نہیں
رہے جنید ہو اعتراضی منی | پھر آخر ہو راضی لو لایا اونے
ہوی جنید مین رانده او نیاک | سحر سے سیاوس کرنے ہلاک
اتنے مین خبر ایک پہونچی شتاب | در آتا ہے فوجیں لے افراسیاب
یہ سنکر سیاوس نے شاہ پاس | مین جاتا ہون لڑنے کیا التماس
دیا شاہ رستم کو ہمراہ کر | بھم فوج و اسباب دلخواہ کر
سو دو کوچ آئے بلخ کے اوپر | تہا والی وہان بارمان نام کر
کرشبور بلخار کا نامدار | مدد تہا اوسے فوج لی بیشمار
کئے ملکی دونو نے جنگ ہیدرنگ | پھر آخر شکست ہوکے بہاگی پلنگ
تہا شب چلی جا پرہ شک کے کہین | ملی بہاگ کے شاہ توران کنے تین
حقیقت شکستی سن افراسیاب | ہوا دل دکہا ہول کہا زہر آب
اسی رات پھر خواب میں جش ہوا | یہ دونو دکھوں سے سو اجول ہوا
صلح مین سمجہ خیریت کو ندان | ہجا کر وہ نامہ کیا آن یان
جو کچہ اون منگا سو قبولت کیا | صلح ہم سو خوش تہا بہن دیا
تحائف دیا قول کو جوڑ کر | دیا صد اسیر انکی چہوڑ کر

سو تحفہ

سو تحفہ ہمہ ہیش کس سو عباس | کیا تہیکی رستم کا وکس پاس
یہہ رستم کے ہمن اُز خبر حول جواب | کئے تہی جو دیکہا تہا افراسیاب
اتنے پہ تحفو مسیون نے ایران کئے | کہی شاہ ایران کو آئے گئے
ہے اسکی تمکو فتح او حب | گرفتار ہو وینگا افراسیاب
یہہ سنکر صلح پر نہ راضی ہوا شاہ | دیکہا بہت ستمکو کر وی نگاہ
کہیا فوج کو تا مور طوس کو | کہا جا ہے بجا وی سیاوس کو
کہا تم حضور ہیکو جاؤ شتاب | بہم اول جو خویش افراسیاب
سیاوس ان یہہ خبر ہے بہتر | ڈرا جا کی عملی سمندر بہتر
کیا بات بے وقر قول کا | دو جا قلہ مانگی سحر حول کا
پہرا قول وپیمان ہوا سب تباہ | یہہ قیدی لیجا کون تو ہاریگا شاہ
جہان بیچ ہے زندگی روز چند | جو کچہ ہے سو امان ہے ہم چند
نہ پہرا آپنے قول سیتے ندہان | ملا شاہ توران سے لشکر لیجان
خبر سن بہادر ہوا افراسیاب | لیا آن آگے کیا آج تاب
۱۰۲ گرفتند سرکه [illegible] | [illegible]
شہر بہار سے تا محل نے بہتر | کیا [illegible] سیاوس پر

بٹھا تخت پر خوب عزت دیا ۔ تواضع جو کچھ چاہیے سو کیا
کئی روز بعد از کو خاطر کیا ۔ فرنگیس لیکے بخشے اوسکو دیا
ختن چین بخشا او تسکا بی سنگات ۔ سوا اسکیا دیے کچھ بیٹے کو سات
سنا شاہ کاؤس نے یہ خبر ۔ ہوا اسکو دل غم کیا بیشتر
اور رستم نے سن یہ سبطرح کی ندا ۔ گیا سیستان کو بغیر از بدا
تب آخر کو کاؤس طوس کو ۔ بلایا پاس کہو ہے ناموس کو
آپ آگے سنو ماجرا ناپسند ۔ ہے کہتا موافق عقل ہم عبند
زمانے کی گردش نہ نکلی کبھی ۔ ہے شادی کبھی ہے نامرادی کبھی
سیاوش لے جاہ کا ملک ہات ۔ رہا شاد دل ہو فرنگیس سات
نئے طرز سیتی تحمل کر تیار ۔ لکھایا سب ایرانکا نقش و نگار
کرسنبوز داماد افراسیاب ۔ تہا دشمن سیاوش کا بے حساب
اتہا دل میں اوسکی پر توڑانے ۔ نکالوں اسے ہر کسی شان سے
ہو طرفہ لوں بیچ خطرہ کیا ۔ دغا کر سخن میں نمک بہر دیا
ہے تفصیل اوسکی بڑی کچھ کتاب ۔ چڑہا لیکی فوج بلکو افراسیاب
سیاوش گرچہ اتہا بے گناہ ۔ ولے بھاگ نکلنے میں دیکھا نباہ

فرنگیس کو تہا حمل پنج ماہ ۔ سو چھوڑا الیا جنگ ایران سپاہ
ملا کر تورانیوں نے یلغار سی ۔ کئے جنگ گرز تیر تلوار سی
رفیقان سیاوش کے لڑ موئے ۔ ترک اسپاہ اسکے گرفتار ہوئے
کری کیا ہزار و نستے ایک جان ۔ پکڑ لے گئی سیس کاٹے نشان
فرنگیس ہو کر کے بے بال و پر ۔ رہے جا مجاور ہو تربت اوپر
سن افراسیاب اس خبر کو نبے ۔ کیا حکم بیٹے کو مارا وہ بھی
تہا پیران دانا جو سلطان کا ۔ بڑی ماں کہل شان کیں کیا نکال
خبر سن اوٹے آ کی بولا حضور ۔ قتل عورتاں کا ہے مردوں سے دور
تس اوپر یہ ہے حاضرہ بے گناہ ۔ رہیگی میری پاس بخشے جو شاہ
کہا تب لجا رکھ تو اپنے حضور ۔ مجھے پاس خاطر ہے تیری ضرور
ولی اوسکو فرزند ہو وے جو ہاں ۔ میرے پاس لانا تو اوسکو تہاں
بجا لے منت کہہ کے وہ حق شناس ۔ فرنگیس کو لا رکھا اپنے پاس
کتے روز بعد از کو بیٹا ہوا ۔ تجلی حسن میں لپٹا ہوا
سو پیران کیخسرو اوس نام پر ۔ بچہ کو بچایا او موذی سے ڈر
لے ملک دائی کو کوہ دالا نہان ۔ جنگل ایک میں بیچ بالا وہاں

۱۰۳

اوسے رات سلطان نے دیکہا یہ خواب ۔ جو شخص ایک ایا شمع لی شتاب
کہا اوس سیا نے ہاتہ تیغ مات ۔ ہانہہ کرکے شوخی سے کہتا شتاب

کہ رکہ ہوا نیں جشن توبہ ست ۔ شب زادن شاہ کنجہ داست

کہ دینکو ئے جشن کا کر بجا ن ۔ وہ شب ابتدا ت شاہ کہ خسرو ان
سو سو تے سو فد کرتے افراسیاب ۔ ہو بیدار بیران بولا شتاب
کہا شاہ مدا آج اوس بد اختر کتین ۔ ہوا ہوگا فرزند دختر کتین
میری پاس لدا اوسکو دیکہوں سہان ۔ سو بیران نے نے الغور بولا تہان
کر تجہ عاقبت کا فکر کر ہزار ۔ ڈلایا جنگل ہین مین ہو تجہ بار
تیری آگے لڈ ناتھ اوس اعتبار ۔ اڑا مجتی تو ڈالا سیاوس مار
دوم اوس بچی مار سکا عذاب ۔ مبادا بلد تجہ اوپر شتاب
بس اسنا تکو شاہ جب بعد رہا ۔ نہ بیران سے پہر باب دیگر کہا
کر شبور کے سب ہیں بچے بنیاد ۔ ہوئی شاہ نہ معلوم سیاوس بعد
پشیمان ہو ملنے جو رجور ۔ نظر سے گیا تہا کر شبور دور
ہوئے دس برس عمر خسرو کتین ۔ سو بیران نے بہی ہر فند وین
بہو لکہنے پنجہ اور پڑہنا سینے ۔ علم تیر اور جنگ لڑنے بینے

قواعد جو تہی سلطنت کی مدام ۔ سکہا وین ڈہین رہ کی ہر صبح شام
خدا کی جو مقبول ہین بیم جیند ۔ سکہا نا اونہین نہین ہے درکار بند
کچہ یک دنہین یوں بسب علم پڑہنا ۔ جو اوستاد تہ کر دیا تہا کیا
تہے بیران پہ سلطان کی الفت تمام ۔ اتہا سلطنت مین مدار المہام
کہا ایکدن آپکے شہ کو خبر ۔ سیاوش کا جو ہوا تہا پسر
ڈلایا تہا جنگل مین او طفل جو ۔ میری ہر طرح خون تجبر نہو
بڑے ہی کچہ بلا ہے یہ خون و گناہ ۔ کرین آخر اس کو خراب و تباہ
سو جو ہان او شاہ کر لیجا دو کتین ۔ جنگل مین اوسے پالا ہے کہین
دیوانہ ہے دہقان شکل عقل ۔ میرے سے نقل الٹ بولا ہے کل
بولایا اوسے شاہ نے دیکہنے ۔ دیوانہ بنا کر لیے آیا او نے
یہ پوچہے زمین او کہی آسمان ۔ جو پوچہی ٹہکانا تو بتلائی کان
کہا شاہ نے دیکہ دیوانہ وار ۔ یہ لیا ہو ٹہکا باپ کا دعوادار
اوسے او فرنگیس کو ایک کر ۔ لیجا چہوڑ دیو فیر سیاوس کی
محل تہی سیاوش کی جو بنا ہے ۔ حلیموں نے جا کر وہان چہوڑ آئی
فرنگیس کے رنگ محل دیکہ اور ۔ یہہ لیا کہ خسرو کو یک طور

۱۰۴

خبر یافتن شاه کاوس از کشتن سیاوش و فرستادن رستم را برای کینه گرفتن

خبر جب ہوئی شاہ کاوس کو — بہ خواری سے مارے سیاوس کو
گریبان جامہ کا کر چاک چاک — ہوا غم میں بیٹھے کے بیحد ہلاک
جمع کر کے فوجیں فریدون ازجب — لکھا ہے رستم کو لدیا شتاب
سیاوس کا ذبح ہونا کہا — خراب ہو قبر بیچ سونا گیا
یہ سنکر تو رستم ہوا دل کباب — دیا شاہ کاوس کو یہ جواب
سیاوس سو دعوہ کی آن سخت — بلخ سے گیا بہاگ توران کون
ہوا ہے تو توران سحر کر کا اسیر — کریگا کسے ہو عزت ہے حقیر

کسی کو بود مهتر انجمن — کفن بهتر او را ز فرمان زن
اگر نیک بودی سرانجام زن — زنان را مزن نام بودی نه زن

لے رستم نے مرضی کو سلطان کی — کیا اوسکو دوزخ نصیب انکی
اوسی وقت فوجوں کو لیکر تمام — گیا لیکے توران طرف تیز گام
کمر باندھ کینہ کے ایران سپاہ — ہوئے سنگ رستم کے سب با سلاح
گئی حد توران میں چلکر شتاب — تہا ازاد نام انکے حاکم سپنجاب
سو لشکر نیکو آیا پہلوان لہو — گیا طرف دوزخ کے ہو سیلہ رو

سنا اوسکی ونیکو افراسیاب — بہیجا یا پہلوان سرخہ بہ شتاب
سو لیکر سپہ سنگ چالیس ہزار — مقابل ہوا فوج کی نابکار
خود ہے آپ آکر جو میدان میں — مبارز کو وہاں سے ملایا او نے
فرامرز رستم کا بیٹا دلیر — ہوا سامنے آ کے جون تند شیر
کمند ڈال کر وہیں کر دستگیر — کیا لیکی رستم کنے جون اسیر
سو رستم نے سر کاٹ سیاوس وار — دیا ہیچ کاوس کے پاس خوار
اوسے سر کو جو دیکھ شاہ ملک آکر — سبد ہا قلعو کیے در روزیکی لہر
ہوا اسکی غمگین توران شاہ — او سرخہ پو فرزند سیتے نگاہ
جمع کر کے لشکر کو توران نکی — جو نامی بڑے پہلوان تہانکی
دو لشکر دو طرفہ سے ہو کر تیار — کہڑی آ مقابل ہوا بانہی قطار

تو گفتی که شب بود پیدا نه روز — نهان گشت خورشید گیتی فروز

برادر تہا پیر انکا پیل سم — او نے شاہ توران سے مانگا علم
میں کرتا ہوں رستم ستے آج جنگ — مریگا میرے ہات سے بید رنگ
کہا اوسکو سلطان نے دیکر امان — جو ماریگا تو اوسکو اے پہلوان
۱۵ تو توران الہی کو ہے مرکے ساتھ — میں دیتا ہوں تجکو یہیں کہا مار ہات

سلح اسپ لے کر جو میدان میں | کیا ہیل سم جنگ کے میدان میں

بہ ابر اکبیان گفت رستم کہ آہست | کہ گو نیدا او وو جنگ از نہ دانست

کیوں نے غصہ کھا کی کھینچا جو تیغ | سو ہوئے تھا وہیں ہیل سم بیدریغ

کمر میں لیا بند نیزہ گتیں | ترک تہا کر اچھوڑ کر اسپ وہیں

فرامرز نے تب مدد آ لیا | علم لکر قلم تیغ سر پر دیا

کو وارخش رستم نے نزدیک جا | کیا ہیل سم کو وہیں رستم ہوں آ

بدسن ہیل سم آ ہوا رو برو | کہا شہر ہے جو لڑیں دو بدو

دیا جواب رستم نے یوں او دیتیں | مدد مجھ کے وقت درکار نئیں

سو سن ہیل سم نیزہ دست ہو گئے | چڑا آگے شمشیر رستم کے سر

گئی ٹوٹ تلوار کاقی بہ بال | غصہ ہو کے رستم لیا جسم ال

کمربند میں آ کے نیزا دیا | اوٹھا گنبد سا اسپ سیتے لیا

کو وارخش لیجا طور سلطان کنے | پٹک کر زمیں پر کہا یوں اونے

اسے ریت ہے … وتاج | ذرہ بھی تو رکھنا تہا ہے یکی لاج

پہلوان جو لڑتا ہے بیٹے قبول | یہ ناقص عقل … خاک … سول

کیا کیا میکو … سیاوش کی بات | جواب … ہے … بات

اسے طور رستم سخن سخت بول | پھرا پہلوانو کے ہمت کو تول

ہوا کوئی مقابل نہ کیا کر کے داب | نکل جی لیا دلیں افراسیاب

پھری ہر دو لشکر یا آرام گاہ | دوجے دن پوچھا پہلوانوں نے شاہ

کہو کون لڑتا ہے رستم سے آج | ہوا اک سینے رہے لاج لاج

دوجے بار کہنے میں بولی تمام | … ہیل سم نس دستے میں جام

سو رستم نے نیزہ سے چریا مثال | اوٹھا کر تم آگے دیا آن ڈال

بڑی پہلوانو لگا یوں دیگ رنگ | کیا ہے سب جو کری آن جنگ

جو ہے مارنا تو تمہیں لیو جان | ولی ہم نہ اوس کے لڑیں ایک آن

نراس ہو کے تب نامدار توران شاہ | خود ہے آپ آیا طرف رزمگاہ

بولایا ہو میدان میں رستم اونے | سو رستم نے آ اس کیا سامنے

کینہ کو لیتا ہوں سیاوش کی | بھیجا تا ہو کے … سکی

یہ لیا کر چڑی جنگ کو بید رنگ | زمیں ہو گئی خون سے لعل رنگ

گرز تیر تلوار سے درگذر | پکڑ ہو … نیزہ ہوئی پکڑ کر

کیا ہے دستی کو افراسیاب | بغل میں چڑا آ کے نیزہ … تاب

وہ نیزہ تھا ہی بلا بے خطر | ذرہ کے سبب نا ہوا کارگر ۱۰۶

کیا ہات نیزہ کا رستم نے تب | سو کہو ریکی سر مین لگا بر غضب
جہڑک اسر بہا سب بستہ مین پر خراب | گرا بہوت بیطور افراسیاب
اسے بیچ ہومان جلد بکو کر | جڑا گرز آ رخش کے پوز بر
سو اتنے مین جڑا سب دیگر شاہ | گریزان ہوا چہوڑ کر رزمگاہ
کیا بعد رستم نے ہومان پہ چال | سو نیزے پہ کیا بہاگ بد کو ڈال
مقور انیون نے سلطانکا چال | اور رستم کو ان دونوں کے دنبال دیکہ
شکست ہو کے لشکر نپٹ بہاگنے لگا | بعد فوج رستم نے پیچہے لگا

ستم در سنگ چون اژدہای دمان | بکردند دنبال تورانیان

بہوت ترک تلوار جو کہوار سے | ہلاک ہو پڑے خاک کے مار سے
کئی نیم جان منتظر موت ہو | پڑے تلملاتے تہی اسباب لیو
ارس آفت مین کر فکر افراسیاب | طرف چین کے فوج بہیجا شتاب
جو خسرو کتے اوسکی نکلی سنگات | لے آو پڑے کہین نہ رستم کی بات
سو پیران نے رکہ مصلحت یہ حرف | ہجابا اوسے چین دریا طرف
کہا کو تمہی وہان جان ہار نہین | جگہ قلعہ ہے کس کا جانا نہین
غرض آگے رستم نے توران لیا | آپ تخت پر بیٹھ دو مانگ دیا

رعیت

رعیت کو دی قول بستی کیا | سبہ قتل کر خوار ہستی کیا
گیا فوج دنبال افراسیاب | پہری جو طرف بہاگتا ہو خراب
فرنگیس آگے تو توران مین | ملی آن رستم اسے اس آن مین
تہا خسرو جہان شاہ تاج و نگین | بتاوی بتا طرف دریای چین
سو رستم نے بہیجا گیو کو وہان | جو خسرو کو لا کہوج کر نوجوان
تحایف جواہر لیا بے قیاس | کیا ملک ایران انکو کاوس پاس
بر سال نہ رہا ب رستم وہان | فرامرز کو ہان بہیر چہوڑ اتہان

داستان کیفیت آوردن گیو خسرو شاہ از جزایر چین

گیو جو گیا طرف دریای چین | رہا کہوج خسرو مین اوتنے دین
نہ تہا شب کو خواب اور نہ دن کو آرام | جنگل کوہ مین تہا پریشان مدام
نہایت کو اوس دشت مین ایک شکار | کنک شخص اوسکو ملی آشکار
پوچہا اوسنے مہ کون جاتے کہان | سو بولی اونہو نے ہے خسرو جہان
خبر کو بہیجا یا تہا پیران نے | ہم آئے ہی اسواسطے اوسکی
گیو نے کہا مین گیا تہا شکار | سو رستے کو بہولا یہان ایک بار
١٠٧ ایا اونکو حقیقت یہ حیلہ ملد | اسے کہوج قدم بڑہا آگے چلا

کہتے وو جو چلے جو دیکھا ندمان | تو بیٹھا ہے خسرو اور یک جوان
کہا دیکھ خوش خسرو نے خسرو بسے | نمودہ ہیں نت بیان شہ کی بچے
کیو کر سلام اوس کیا بول کر | تو ہے نت یہ سیاوس کا ہے پسر
تب اوس نے کہا مجکو ہے یہ گمان | تو بیٹا ہے گودرز کا پہلوان
کیو سنکی حیرت زدہ ہو رہا | بڑا یا تو خسرو کی اور یون کہا
ارے ای بادشاہ زمین و زمان | مجھے تو نی کس طرح پہچانا بیان
کہا سب پہلوانان کاوس کے | مثل زال و رستم دگر طوس کے
جو اوسن بیان تو پچھیا تو تمام | مفصل کہونگا میں ہر یک کا نام
میری مان نی سب نام کہہ مجکو کینے | مجلس میں لکھے تہی بتائے اونے
کہا بعد خسرو نی ہنس کر اوسے | مجھے تو پہچانا ہے کس طور سے
کیونے کہا بات ہے نت ان | ہین چہرہ پہ تیری عیان بے گمان
غرض کہ کے قصہ کو تفصیل وار | اوتر اسپ سے گیا اور اوسکو سوار
جلوہ میں ہو اسپ ستہ لیا | کیے رند چل طی بنازل کیا
ملی آنکر یہ فرنگیس پاس | او مان دیک ای سکو ہوی ہراس
کہتے بیان نورنا کسی تے نہیں | بچیکو بچانا چلی اور تہیں

لئی اسپ دو اور دیگر تیار | سیہ تیغ ہو ہوی تین گہوڑو پہ سوار
ملی تہی جو جاسوس جنگل منے | اودنو نی ہی جائے پیران کینے
ادا کر لوئی یک ایرانی سوار | کہا کیک خسرو کو حالت نہار
سیہ ضامن تہا خسرو کا سلطانکی پاس | لگر گیکی دل بیچ کیا یا ہراس
اسی دم پہلوان کلباد نام | بہجا تین سو سواران سے بیز کام
چلا جلد بلغار کر پہلوان | ملد یاو رہ آن خسرو کو آن
کیو [illegible] تہی بجواب | جو دیکہا تو فوج آگے ہو کی شتاب
زرہ باندکر او سلح باند خنگ | ہوا اسوار کیونے جب اوپر کہی تنگ
مقابل ہوا جا وہ سوار و نشیت | لگا جنگ کرنے پہلو جو ارو نشیت
میان سواران بیامد جو گرد | زہرہ کاش اودہاک شد لاجورد
کہیں تیغ سے گرز سے تے کہیں | نبیا نسب صباد ہب مچایا تہی
لیا شیر سا گہیر سوار و نیک | کیونے کہا آپنے دل مین تب
نجومیون نے مین بنا ہو گاہ | اہے ہو ویگا خسرو بڑا بادشاہ
ہر آفت سے حق اوس نگہبان ہے | فتح ہے نسب مجکو پیران ہے
دلیر ہو کے اتنا کو کیا دل کشا | فہ دیا جو جلو بار بہنچے ہتا

موئے بہوت زخمی ہوئے بیم جان — بچے سو بہاگے جنکو ہا گے ندہان
پہر اگر کے خسرو کو بیدار کر — کہا ماجرا جنگ کا سر بسر
ہوا دل شاد خسرو نے تحسین کیا — سوار ہو کے جلد رستہ لیا
وہ کلبا دہیران کنے جا شتاب — مفصل کہا جو ہوئے سو خراب
سو پیران نے سنگ لشکر سپاہ — چلا جلد جلد یلغار کر رو براہ
نتہے تاب جلدی فرنگیس کو — یہہ منزل کرین کوچ دن بیس کو
بلایا اونے جلد پیران نے آن — فرنگیس نے دو دن دیکہے نشان
یہہ سو بے تہی دونو کیے ہوشیار — سو خسرو کہا آب میری ہے بار
تمامی ملا دیکہ اس آن مین — مین لرتا ہوں کسکو میدان مین
کیو نے کہا اوسکو کر کے نگاہ — تو ہے ہفت اقلیم کا بادشاہ
نہنے ہے عمر جنگ دیکھا نہین — نہ واجب ہے تجکو لڑونکا یہین
مین رستم برابر ہوں ہر فن مینے — شجاعت میری آزمایا اونے
برابر مجہے دیکہ اوسنے لیا — تو نسبت برابر کی مجسے کیا
ہین اپنے مینے اسکو دیا — اونے آپنے دختر کو مجکو دیا
تو مجہ طرف سے رکہ نے خاطر نشان — تماشا بلند سو چڑہ دیکہ یان

ہوا جب کیو آن میدان مین — سو پیران لگا بولنے سامنے
تو لشکر کو میری کیا ہے ہلاک — مین اب دیکہ تجکو لڑاون گا
اگر کوہ آہن بود یک سوار — چو موم اندر آید گردنش ہزار
کنند این زرہ در برت چاک چاک — بخواری ہمہ زیر کنندت خاک
کیو نے کہا اوسکو ای خام کار — ہے یک شیر بس مکس گو ہین ہزار
تیری سا لکہا کر بہی ایک تن — جوانمرد تجکو جہان مین نکن
بکہی اس دفعہ ہیچ گرد سنکلیہ — لیجاتا ہون ایرانکو کرکے اسیر
ہین وہ شخص ایران مین رستم و سم — نہ او مجسے زیادہ نہ مین انسے کم
پہر اگر کے ایران مین خسرو سے کہات — کرون قتل افراسیاب اپنے ہات
جو دعوی سیاوش لینیکا تہین — تو کچہ نہ مجہ سو جیہہ والو ہین کہین
نہ توران رہیگا نہ افراسیاب — کرون شہر توران دریای آب
کیو سے سنا جب یہہ پیران نے بات — دل اوسکا ہوا ہر دو سم و مات
ترس گیا گیا ولیکن چہپ خاج ہمہ — ہوا جانسے اپنے وہ نا امید
کیو سے کہا جا مین چہوڑا تجہی — کیو نے کہا مین نچہوڑون تجہی
بسم اللہ کرکے پیران پہ حملہ کیا — سو بہاگا اونے تب رستہ لیا

۱۰۹

کر نیزان ہوا جب پہلوان بلند | کیونے لیا ہات میں تب کمند
سو ڈالا پہونچ اوسکی گردن میں بند | ترک آ ہری کر کے حملہ بلند
بہت تیر نیزہ چلاے تبر | ولیکن نہ یکبارہ ہوئین کارگر
کیو کہا تیغ ہیران کو یکدست سے | دو ہی ہات سے تیغ کر بر کسے
کیا بے حرامی سے مشکل پسند | لجا ہات خسرو کے سونپا بلند
بھرا پھر کے لشکر اوپر جنگ جو | کیا پہلوانان بہوت خاک رو
نہایت کو تابل ہو کہا بل سبے | کر نیزان ہوئی ہوئے قایل سبے
کیو فتح پا آکے خسرو کنے | لیا اوسکو جیتا رکہا کیون تونے
فرنگس نے مرد کہ بولی اوسے | کر ہم اوسنے جو ساتھ نیکی سے
بہت کر بہلائے بہلایا اونے | وہ خسرو کو پالا بچایا اونے
بہت نیکیو نمین بدی یک دیسے | تو منصف کہو لازم ہے بخشنے اوسے
سزد گر تو بخشی گنہکاری برد | زبہر منش بہ بنیاد بدی برد
کیونے کہا مجہ قسم ہے سلی چال | زمین خون اوسکی بیے دیکہو نکال
سو خسرو کہا کان دہو جہد کر | زمین پر گری خون سو دیکہ کر
کیونے اپس ... سے مان کر | دیا چہوڑ ہیران کو جی دان کر

سو ہیران کہیا نزد افراسیاب | حقیقت کو سنکر ہوا خشم آب
وہ قاصد جو چالاک تہی بیقیاس | ہجائے کنارہ جیحون کی پاس
جو دو مرد جنگ زن ہین کہوڑ سوار | جوادین وہان مت کر اونکو مار
دنبال اوسکی آتا ہوں میں شتاب | یہ کہکر لیا فوج ہمراہ رکاب
چلا کوچ در کوچ یلغار کر | خبر و کہو جہا اونکی ہر ٹہار پر
اتہی بیچ خسرو نے بہو تجا اوتہار | جو دیکہا تو ہیکا سمندر اپار
کدر جان اونہونے بولائی تہان | لگی مانگنے او سمند کو وہان
سمند دیوے گے تو اوتاریںگی پار | وگرنہ نہیں تو نہیں ہے ہمیں اختیار
کیونے کہا نہ خسرو کا تنین | یہاں دیر کرنا نہیں اب خیر نہین
ہے مشہور ترکو نکا چلنا شتاب | مبادا کہیں آتے افراسیاب
فریدون اتہا جد تیرا جو نیں | اسیطور اوسکو بہی آیا تہا بس
نصیب ایزا کر کے اوشہر یار | تمام لشکر اوترا تہا دریا سے پار
تو کر اب اسیطور سے نیک فال | خدا کی مہر کون نہیں کچہ زوال
سو خسرو نے کر یاد ایزد سبحان | او دریا میں اسپ ڈالا وہان
۱۱۰ یہ دو نو اسیطور کہوڑے ڈالو ڈال | سلامت ہو پار اس کو نکال

اوسی وقت بھیجا افراسیاب — جگر خون کہا کر ہوا تھا خراب
کسو حد ایران میں آن کر — شکر حق کا بہیجا خوش دلی کر
ہیجا ہے خبر بیشتر کر مقام — دھر آیا تخت خسروی نیکنام
یہ سنکر کے کاوس شادی کیا — بہیجا نامدار ونکو آگے لیا
جو دیکہا او دولت کا چشم و چراغ — شہنشاہ کا دل ہوا باغ باغ

فرود آمد از تخت شہنشاہ ارض — بمالید بر چشم او چشم او

اوتر تخت سے پیشوائی کیا — دوا انکو دیا ہے مل الله تور جیا
مثل آپنے تخت تو ساج کر — بیٹہا یا بڑی پیار سے اوس اوپر
بولا کر کہا جو اتہی نام دار — کرو اوسکی تم ہند کی اختیار
یہ سلطان تمہارا ہے فیروز بخت — او سر تا قدم زینت تاج و تخت
سبو نے کئی ہند کے تو قبول — ہوئی طوس نو دریہ ناخوش ملول
کئے او اٹہکے مجلس سے اپنے مقام — کہا ہم نہ مانے یہ ہے کار خام
فریبرز بیٹا ہے کاوس کا — سزاوار اوسکو ہے تخت و کلاہ
غصہ کہا کے گودرز معکوس پر — تیاری کیا فوج کے طوس پر
تہی وہ کم اٹھے اوسکو توپی پر — سوا اسکی خویش اقربا سنتر

غرض فوج لی سنگ بارہ ہزار — گیا طوس کے گھر بے اختیار
کیا طوس نے تب بہت نامدار — کیا صف کے جنگ کے استوار
سنا جب یہ سلطان نے غلغلا — سو گودرز کے پاس بہیجا کلا
عبث کیون کیا جھگڑے تو طوس پر — کیا کیا سمجھ کے یہ باطل فکر
کہو کیوں جا کے جہانگی تہال — تم اور طوس ملکر آؤ دیوان
کئی طوس گودرز نزدیک شاہ — کیا طوس نے عرض ور پیشگاہ
جو مرضی ہوئی ہے کو اپنے حضور — تو واجب فریبرز ہے تمہارا ضرور
اطاعت میں ہم رہنگی مدام — سوا اسکی رکھتے نہیں کسی سے کام

چو فرزند باشند زیبنده کلاه — چرا بر نہد بر نشیند بگاہ

کہا بعد گودرز نے غور سات — ہے خسرو لو سب طور شاہی ثبات
اول ہے یہ بیٹا بڑی بہائی کا — جو فرزند لایق اتہا آپ کا
دو ہم اوکے اوس نے فریبرز سار — سلح باندہ اوترا ہے جیحون پار
فریبرز میں یہ دلیری کہان — یہ طالع جوانمردی شیری کہان
بس اوپر ہے یہ طوس گودرز زاد — تجہے بولنا ہے سخن کم زیاد
جن کا وہ پسر ذات کا ہی صحن لوہار — ولی عقل مرد کی نسبت وقار

جہاں نہیں جوانمرد کا وہ مثال — نہتھا کوئی نہ ہے عجب نہ ہوسکا حال
اگر تیر اوسکا ہے سندان شگاف — تو مجہ گرز ہے کا نتہا کوہ قاف
جو ہے شاہ کو منصفی کا غرور — تو دونو لیکر مقابل حضور
رد دیوا اوسکوں ہے جو لائق دسے — صلح نیک کوں بوجہنا کیا کسے
کہیا شاہ کاؤس نے کر بچار — مجہے ہر دو یکسان ہے انکہوں نکی سار
ولا اگر کہا اونکو دونو کنتہیں — کنتو کوئی بھی آزردہ کر سکا ہے
مگر ایک تمکو بتانا ہوں بات — جو کس نے منے اور رستم سنگ نشات
قلعہ ایک بہمن ہے دیوانکا جائے — ہے آتش نکے کہائے انوسے برملا ہے
نجاتا ہے کوئی وہاں ڈر سیتی — پرندا نہ اوڑ کر سکی ہے سیتی
تمہیں ہر دو جا کر نصیب آزماؤ — فتح جو کری سو ہے شاہ کو باؤ
فریبرز اول کیا اودس مکان — بمعہ طوس لشکر سو آیا جان
اکی جب سب قلعہ کے متصل — اوٹہی وہانسے آتش غضب کی ادبل
سنا ہاں کریہ ہمہ بر فرو جست — میان رزہ مرد جنگی بسو جست
رہے ہا ہوش گم ارکے دیکہی جو جائے — بہری فوج نا ہو سکی ہنس بات
بہری وہانسے دونو فریبرز طوس — ہوئے سیاہ دونو مثل ابنوس

سو کاؤس کو آ آ کی کچہ نا کہی — سبہی وے دو غم اپنے پر سہی
کیا بعد خسرو نے فوجاں کو رسات — کیو اور کو در حملہ جماعت
خدا کے مدد کچ اجینا دسے — ملا خواب میں اسم اعظم او سے
بندہ ہے توب بہتر سلح کو سنوار — لئے فوج ساری قلعہ کے کنار
او اعظم اسم باندہ نیزہ منے — کیا پہنس آتش کی کہائے کنے
ہوا ابر باران لے گاران سنگ — او آتش ہوئی گم وہ جادو کی آب
گئی بعد ازاں چال کر کے اودیر — گئی دیو ماری زدہ بیشتر
زہ پیکان بر شد ز دیوان ہلاک — بسے دیو افتاد بر سوی خاک
غرض شاہ خسرو لیا دو قلعو — بہت کچہ غنیمت کو لیکر چلا
ملا آن کاؤس سیتے بخشم — ہوا دل شاد کو دی لیا جو خشم
داستان کیفیت تخت نشاندن کاؤس بادشاہ کیخسرو را بیش طوس
فریبرز ناخوش ... و فرستادن رستم بجنگ ... براہ افراسیاب
دوجی روز کاؤس ہو کر خوشحال — بخوبی میو لیتے دیکہ کر نیک فال
بولا کر سبہی نامداروں کتیں — بزرگان ایران ساروں کتیں
جشن کر نئے طرز کا ابتدا — کیا شاہ خسرو کو گیتی خدا

رکھا سب کے ہاں ہی سر مبارک تاج — بیٹھایا خوشی سات تہ بر تخت عاج
اطاعت کئی اہل ایران قبول — ہوا مدعا سب کی دل کا حصول
خوشی کی خبر سن کی رستم و زال — بہت ہر کس لشکر لے آئے ہی الحال
بزرگان و ایران سب نامدار — دئے بھیج خسرو پے لینے کو ہار
سمجھ باپ کاوس کو برد بار — اوتر تخت ستی لیا در کنار
کیا بعد رستم تحایف نذر — کہا تجھ مبارک ہو تاج و صدر
دوجی روز خسرو نے کاوس پاس — ہمہ رستم آکر لیا التماس
میرا باپ مارے ہیں خوار و نستی — ذبح کر کلی کو کتار و نستی
سو جب تک نہ لیونگا کینہ کو جا — رہونگا نہ آن نہیں بیت ہیں بجا
گزینگا نہ حق باپ کا جو ادا — سو منکر ہے حق وہ بیٹا سدا

نہ خوشتر شوم من ز تاج و کلاه — نہ آرام گیرم نہ بیگاه و گاه

بھلا ہے جو تجھ کارسازی کروں — سیاوش کی روح تازی کروں
یہ سن کر ہوا غمگین کاوس شاه — کیا نامدروں طرف تب نگاه
سو رستم نے بولا دیا حوصلو تاب — میں تنہا بھگایا ہوں افراسیاب
اب اس طور کا نت ہے کیواں جناب — جو ہووے لگا توران طرف شتاب

تو کس طور سے پھر کرینگی قصور — جو کچھ اب کریگا سو ہوگا ظہور
اسے طور بولی سبھی نامدار — ہوا تب وہ کاوس خاطر قرار
حکم کر کیا فوج ساری تیار — دیا بانٹ سلطان ہمیں زر بار
غرض شاه خسرو نے جیحون اوتر — فریبرز کو فوج دی بیشتر
کیا نام چلو ہو آئے بیچ — لے رخصت کے افراد اپنے کئی
سو جا کر او ہونے توران کی ہار — لئی دو قلعہ دو قلعہ دار مار
خبر سن بزنگی نے افراسیاب — نژاده پہلوان بھیجا پا شتاب
دئے سنگ اوس کی ترک تیغ گزار — جوانمرد جنگی وار زموده کار
سو ہر ام ہو دیں الم ایک تھار — کیے صف کشی اور باندھی قطار
نژاده خوف بی آگے میدان بیچ — مبارز طلب کر بلایا اوتے
کیو کا خلف نام بیژن دلیر — ہوا آ مقابل کیا کچھ نہ دیر
کیتی زخم پر زخم پا بلد کر — گری مثل شیرو نکی ہو بیجگر
جو آگر بیژن نے آخر لتین — گرا اس تی ہو کی بیہوش و ہیں
113 سواران نے آ اوس کی جو سر پار — اٹھالی گئی دلیں کیا ہی پرس
نژاده کا اس طور سے دیکھ حال — بھگی فوج منہ پھیرے گیونلے نکال

بھیجا ہے پیران انکو توران شاه دی چالیس ہزار اوسکی ہمراه سپاه

تھی ہیبت کیو کی جو پیران کو تین کہا جنگ ہمین مین بر اینکا نہین

سو شب خون ڈالا دغا کر اونے ایرانی تھی غافل نہ مد بینے

وه شبخون تھا تھی قیامت کی رات قتل ہو گئی بہوت ایران جمات

همه دشت را ایرانیان کشته دید سر بخت بیدار برگشته دید

لکہا پر فریبرز پیران کو تین در شبخون و دونونکو منظور نہین

ہم اور تو صفحہ جنگ مین انکی مقابل لڑین بیچ میدان کے

ہوئی بہرام لشکر نے پھر روبکار کیو نے بہادر بولدیا پکار

جو آتا تھا اوسپر بصورت نہنگ سو ہوتا تھا اوسپر دیوانگا جنگ

غرض کئی پہلوان مارا اونے پھر اسیر ہوکر نہ ہارا اونے

نبت آ کر او بیژن نے لہو اوگلدا اونے بھی کیا بہت سے سر جدا

نہایت کو ترکو نے ملکر تمام اسیر کر کے سینہ [illegible] تمام

قلبگاه پر آ پڑی انکے ہوند ایرانی ہوئی بہت نا دیکی بوند

فریبرز نے دیکھ کر وقت تنگ ہر اونست پر کوه کے بیدرنگ

کیو اور گودرز جیو ڑی [illegible] گیت لڑی تمام تلک کہ کے [illegible] ہمت

صفحہ جنگ مین کام آئی ستر رہے آٹھ باقی جنہوں پسر

نسل شاه کاوس کستہم خویش سوار اس پہلوان بہت ہیں پیش

کری ہیبت مین لڑکی سواران تمام کہین عرش مین لیکی سواران تمام

وه اوسطرف سے قوم افراسیاب ہی پیرانکی جوئی ان ہوئی بھی

شکستی ہوئی فوج ایرانکی تین ملی غیب کی فتح پیران کو تین

ذکر شکست خورده رفتن فریبرز و خسرو بادشاه آمدن طوس گیو دربرا

فریبرز ہو کر شکست و نراس یہ ایلغار آیا جو خسرو کی پاس

جوان سال دولت جوان بخت شاه ہوا اس شکستی کو پیران نگاه

سو ایسے نہ طوس او نہ گودرز تاب کیا عرض ای شاه کیوان جناب

مجھی حکم ہووی تو ہو تیز کام او مقہور ماروں نکا جا کر تمام

ہو خوش وقت سلطان نے سنکر یہ بات وه فوجان دیا طوس کو در ساتھ

سو جا کر او پیران یہ ایلغار سے لڑی سات دن تیر و تلوار سے

نمک پر نظر کر لئے ہات جان دو طرفہ موئی بہت نامی جوان

اتنا نام بازر کالک سحر ساز کہا اوسکو پیران بہ جد نواز

اس سطح کا جل حمل کرسی جو بارش برس رہے ایرانیوں اوپر

114

وہ جاکر کیے یک کوہ کے پشت پر / سحر کرکے افسون سے یکا لشکر
سو ایرانکی لشکر پہ برسا برف / لگی کانپنے ہو تہنگ چو طرف
سمجھ کرکے قابو توراں نے تمام / کری فوج ایرانپہ گرز دہام
بجائے کو اونکو تیروں نے مارے / قتل کردئے حد سے بیشمار
بکشتند چندان ز ایران سپاه / که دریای خون شد همه رزمگاه
تہنگ ہوکے گودرز اور طوس نے / حفاظت سحر سے منگی حق کنے
گئی بہت زاریکو ہوکر ملول / نہایت ہوی عجز اونکی قبول
خدا نے دیا سحر کو کر تباہ / سو مارا اونہونے وہ بازد کو جا
ہواؤ دور اور برف باراں تمام / لئی ہر طرف لشکرنے جاکر آرام
دوجے روز پھر جنگ ہوا روبکار / ابر لشکر تہی کم اور وہ بیشمار
مقابل ہو لڑنیکو بہتر نہاں / قدم بر قدم ہٹکے پہنچی وہاں
ہمایونکا تہا کوہ پہونچی تہاں / تہا اوسکی اوپر قلعہ یک نہاں
سو فوجیں پہنچائے قلعہ کے ادر / رہا طوس اوس کوہ پہنچی اوتر
لیا آکے پیراں نے چوطرف گہیر / ہر یک روز جنگ کرکے کرتا تہا زیر
خبر جو گئی شاہ خسرو کے پاس / سو رستم کو بہیجا مدد کو نراس

یکایک

یکایک خبر لے گئی جب جسوس / ہوئی خوش سنکر اونکی گودرز طوس
جہ یک دو رچل پیشوا ہے گئی / پیادہ ہو رستم کو جاکر لئی
غرض جا قلعہ پہنچے یہ پہلوان / کیا بہت پلکنی خاطر نشان
او پیراں نے رستم کی اسکی سنی / بہیجا تہا سلطان نکنی کو لکہی
ہمیں اون سبھونکو لیا ہوں آ گہیر / مدد کیجہ کر دو توروں دستگیر
فتح کی خبر سنکی شاہ نے پہری / ہوا شاہ توراں کو حج اکبری
تہی کاموس اشکل جو دو پہلوان / جوانمرد اور شیر دل نوجوان
سو بہیجی مدد فوج دل خواہ سے / کہا جاؤ تم چین کے راہ سے
جو خاقان چین نے سنا یہ خبر / ملا انکی فوج لیے بیشتر
جسے روز رستم نے بہیجا تہاں / ایسے روز تینوں نے آئے وہاں
سو پیراں اول ملکی کاموس سے / حقیقت کو رستم کے بولا اوسے
دیا جواب کاموس نے تب وہیں / ہے رستم تو فولاد کا تن نہیں
ہوا کیا جو آکر ملا اونکی ساتھ / میرے سامنے اوسکی کیا ہے ہات
یہ سنکر کے پیراں نے خوشحال ہو / کیا نزد خاقانکی فی الحال سو
گئی مصلحت اب نکرنا درنگ / صبح اون کو غارت کرو آکے جنگ

115

غرض صبح دو دن کی ہوئی آشکار | ہوئی تین لشکر سے طرفہ تیار
ادہر سے بہی رستم پہ ہو بیدرنگ | کیا صف کشی اور ترتیب جنگ
دیکہا فوج توران زحد بیشمار | کیا یاد رستم نے پروردگار
تہا ایک اشکبوس اسکا پہلوان | مبارز بولایا او میدان میں آن
سوا اس طرف سے پہلوان رہام | نکل کر مقابل ہوا تیز گام
اول کرکے باہم کر نیزہ مار | پہر اوس بعد پکڑی گرز ہو دوچار
پہل کر رہام نے آ جڑا | نہ ہو کارگر کر ہات خالی پڑا
کیا اشکبوس کر زخم سر اوپر | ٹوٹے خود سر پر جو پکڑا اسیر
پریشان ہوا مغز رہام کا | سو بہاگا نکل کر بڑی کام کا
جلا اشکبوس آپنے دل منجہار | سو رستم کدہر خش پہنچا ہوکار
کہا لہ پہرکش اب تو جاتا ہے کان | پہر اسنکی توران کا پہلوان
ہوئے او سو لشکر کی دہشت اثر | کہے ہات سے آن مارا تبر
لیا رستم کمان ہات میں بیج بر آس | لگا تیر چلی گولہ کان پاس
پڑا جلد سینہ میں غصہ سو کرا | زمانہ نے آ کر کیا دست لوس
تہی سو فار سینہ پو پیکان لست | اوڑ گئے روح تن سے گرا ہو بہ سست

فضا گفت گیبر و غدر گفت وہ | ملک گفت احسن ملک گفت رہ

کھڑا ہو کے رستم جو کوہ البرز | مبارز بولایا پکڑ کر گرز
سپاہ اٹہا کر جو بسمل جرد شکی | کیا لیکی خاقان کنے اشکبوس
سبو نے نظر بہر کے دیکہی جو تیر | تو برما ہوا تہا او بکتر کو چیر
کہا ہو کے حیرت میں خاقان چین | کماندار ایسا نہیں جگ میں کہیں
ہوا حال لشکر کے دل میں ہراس | کیا جنگ میں توقف ہو کر ہراس
پہری پر جو لشکر تماشا شام کو | گئی آکے خیمو میں آرام کو
دو جہ دن شہید فلک آفتاب | کمر باند نکلا شرق سے شتاب
قضا کا علم دکہی جو دل نہجار | پہری گہر بلند ہونے لگی جوبدار
نقاری بجی اور سبہی پہلوان | ہاتہیوں پر کہلی ہفت رنگی نشان
ہوئے ہر دو دل پر مقابل کو جب | پوچہا پہلوانوں نے خاقان تب
بدل کون لیتا ہے کلکا محال | سو کاموس سنکر ہوا تیز بال
نکل اپنے لشکر سے گہوڑا اکڑا | بولایا او رستم کو میدان بیچ
تہا شاگرد رستم کا الوا نام | اجازت یہ لیکر ہوا تیز گام
سو کاموس نے ضرب نیزہ کی کر | گرایا اوسے اسپ سے ہوش اوبر

116

وہ الوا موا دیکہ رستم وہاں | کیا ایک نعرا او بہنچا تہاں
کیا ہانکی کاموس نے ہیر جوان | مجی شکبوس اب تیغ کر کے نجان
جو نعرا تیرا سنکی ڈر جاوں کا | شجاعت میں تجہ سے اوبر آودنگا
یہ کہہ کر شتابی سے ڈالا کمند | سو رستم نے سر کو جہڑایا بند
بندہا رخش کے سر منے وہ طناب | جہہا اوسکو رستم نکالوں شتاب
کمند کو بکڑ کر کے کہنچا اونے | امید ہا اسنے اینچا سو اپنے کنے
گیئے رو ز رد دلو نے توتا ادہر | کرا ہیو یس پہ کاموس ہیو خوار تر
جہا ہاہر کے گہوڑ بیہ ہونا بلند | سو رستم نے ڈالا گلمیں کمند
کشش کر خرابی سے لشکر میں لا | ذبح کر دیا ذکٹ دبیر شلا

نفس باپ شمشیر کردند جاک | بخون غرق شد زیر او خنگ خاک

ذکر جنگ کردن خاقان بادشاہ و رستم یعنے جہان پہلوان

موا جب کہ کاموس ہیران نے تب | کہلا بہیجا خاقان نے ہولر عجب
کوئی ہات رستم نے رکتا نہ تاب | چلو بہیر نزدیک افراسیاب
دیا جواب خاقان نے ہو اوسکو اٹہا | جتا سو رہا کس نہ ہیوڑا ہے بہار
میری دل بن لجہ اوسکی جنبا نہ بہیر | میری فوجان اوسکو گنتا نہیں

اپنا نام جنگش پہلوان خاص | وہ خاقان نے آ کر کیا التماس
رہا ہے صبح میرا دہ رستم کا جنگ | ہر یک طور اوسکو کرونکا تنگ
سو خاقان نے کہا آفرین بار بار | امید نی کیا بخشش نے ہزار

بہ جشم تر امن کہ دانہ گنج | گزان پیس بنا مد گزند و رنج

دوجی روز جنگش نے میدان میں آ | بولایا وہ رستم کو آسان با
سو رستم نے ہنسکر ہوا سامنے | جڑا تیر جنگش نے بیہ خام نے
سپر اوٹہا پکڑا پہلوان کبیر | سو بیرما ہیو بکتر کو توڑا او تیر
جڑا تیغ رستم نے اوسکو ملا | سو بہاگا نکل کر او تابش لا
کودا رخش رستم نے بہچین بڑا | بکڑ دم کیا اسپ اوسکا کھڑا
ولیکن ہوئی دنگ حیران دنگ | گرا اسپ سے ہو بین او بر بیہ رنگ
عجز ہو کے منہ بیچ لینا تہا خاک | ولیکن قتل کر کیا چاک چاک
بکڑ کر کے جہیدا نہیں تیغ طلب | کیا پہیر رستم مبارز طلب
نہ آتا تہا کوئی سامنے دیکہ کہا | کہا آگے ہومان نے دلکو دکہا
۱۱۷ عبث گیا یہ کینہ ہے ترکوں دم | وصیت کو سہراب کے یاد کر
دیا جواب رستم نے ای با تمیز | ہیا وہ سہراب کے تہا عزیز

جو اوسکو نہ تم مارتے بے گناہ | تو ہوتا نہ مین تم ستے کینہ خواہ
کہا بعد ہومان کے طور اب | یہ کینہ مجے سو بتا کچ سبب
کہا جا بہجا دیو تو پیران بہان | مین اوس پاس بولونگا راز نہان
سو جا کر کہے پیران سے بول اونے | او پیران کہا لیکی خاقان کنے
ہوا اسنکی غصہ مین خاقان چین | اوٹہا بول ہومان سے مین برچین
بجہی سینے ہنجا تہا رستم کی تاس | مگر دل مین پایا تو اوسکا ہراس
کہا تند ہو پہر ہومان و پیرین | بجز صلح رستم کے چارا نہین
غصہ کو تمہارے نہ بہولاویگا وہ | تو اپنے قتل کر ر دلاویگا وہ
کہ البتہ ہادی دسی نیاید بجنگ | بہ خشکی پلنگ و بدریا نہنگ
تہا شنکل پہلوان خاقان کنے | سنے ہومان کے باتین نہ اجلنے
کہا پوست رستم کا کہنچونگا مین | کمند ڈال گردن مین اینچونگا مین
جتے پہلوان تہی وہ نامی زمان | مدد ہو کے شنکل کے بولی تہان
سونی او پہلوان رستم کی بات | تو کم کچ ہوئی نہین ہماری جمات
ہم ہین پہلوان کار ازمودہ نبیر | کسے ایک کے ہات ہوونگا زیر
ہوا سنا ر خاقان سنکی بات | نوازش کیا پہلوانونکی سات

دوجی روز شنکل نے میدان آن | طلبگار رستم ہوا بیگمان
سو رستم جو شیر آگے کینہ مین وہ | کیا بند نیزہ کو سینہ مین وہ
گرایا زمین کے اوپر اسپ سے | چہپا تہا پہر شمشیر مارون اوسے
سو تہا کا پیادہ ہو بدبخت شوم | بچالی لیئی چینیان کر ہجوم
کہا ہمسکی خاقان نے شنکل کو صاف | وہ لیا ہو گیا مارتا تہا جو لاف
کہا مرد نین اژدہائی بلند | نہ تہا آنسے یہ پاویگا بند
ہتے مست ہے بنت پر لوہ کے | مگر قید ہوئی ہیچ اسہوہ کے
میرے سات رہے فوج جیدہ اگر | تو پہر کچ تماشا دیکہا ہو کر
دیا فوج خاقان یہ پانچی ہزار | سو یکدل ہو رستم پو پہچی سوار
گرز تیر و نیزہ و شمشیر سے | لیتے تہے جیسے شنکل شیر سے
بیاران بسان گرفتند گرد اندرش | کہ خورشید تاریک شد بر سرش
اتہا رستمنے بیچ رستم ستم | بنیک زخم کرتا قلم دست علم
مددگار رستم کے ہو پہنچی نہنگ | ہوا خواہ دست و گریبان کا جنگ
تہا ایک سا وہ نام کاوش غوش | وہ رستم سے لڑنے ہوا آن پس
118 گرز مار اوسکو سولا دیا بجا کف | بہرا پہر سیدہی طرف ہو غضبناک

کہا ایک شہ نے مقابل ہوا — سو وہ بھی ہیبک ضرب سیتی موا
کہا پھر ایرانیوں نے رستم پکار — پہلوان ہو تم پشت پر مجھ بزار
تو میں جا بھڑ نچتا ہوں خاقان کنے — اوسپہبدم پہلوان خاص چنے
لیا لشکر پر وہ چلا کر نگاہ — ملایا نزدیک آن قلب گاہ
جوانوں نے خاقان کی حملہ کو کر — کئی جنگ بسیار ہو کر سیر
نہایت کو سلطان نے بھیجا کلاہ — صلح کر لڑائی میں نہیں کچھ بھلا
سو رستم کہا گنج اور تخت تاج — مجھی دے تو جان بخش ہو یکا آج
سزاوار خسرو کو ہے تاج و تخت — نیا شاہ ہیکا نوائیں بخت
وگر نہیں تو جیتا نہ چھوڑونگا میں — اسے صلح ہے کہ نہ توڑونگا میں
پھرا جا کے ایلچی ہو نزدیک اس — کہا ماجرا آن خاقان کنے پاس
غصہ میں گیا سن کی خاقان جو تب — منگایا سوار کیو ہاتھی سپید
سوار او سپہو ہو کر ہوا روبرو — کیا حکم لشکر کیں تیز ہو
کرو مار تیروں کی رستم اوپر — مثل چالنے چھید ڈالو جگر
پہلوان ہو کر وہ یکدل تمام — چڑھی تیز رستم پہ ہو تیر گام
بر و تیر باران بکردند سخت — چو باد خزان بر چمید درخت

ہوئی بند رستم کی بکتر پہ تیر — ہو لوہو نکی کالی سے دکھتے کنیر
نہایت کو ہو بے مجا جوش شیر — گیا پاس ہاتھی کے کر کچھ تدبیر
کیا ... ڈالا کمند — ہوا جا کے خاقان کی گردن میں بند
کشش کر کے ہاتھی سیتی نیچ ڈال — سوارو نے رستم کے باندھی فی الحال
ہوا دو گھڑی معرکہ جنگ کا — چلا بہہ کے دریا بسرخ رنگ کا
نہایت کو جیتنے تو رانی تمام — فراری ہوئی جزو کل خاص عام
پیادہ چلی لشکری خاقان کتیں — نہ ہاتھی نہ تاج اور نہ تھا تخت کہیں
عجب لشکری قدر رکھتا ہے ہم چند — عقل اس مکان بیچ ہوتی ہے بند
شہنشاہ کو ہیں پیادہ کرے — پیادہ کو وہ شہزادہ کرے
دیوے گنج مفلس کو قارون مثال — تو نکو لو کرتا ہے مفلس کا حال
جو چاہے تو بہ بیت کو ... کرے — لو محبت کو رائی کے بہتر دیے
چھپاتا درختوں کو دانے کے اڑ — وہ دانہ کا کرتا ہے ہر ایک جھاڑ
جہان را بلندی و پستی توئی — چہ دانم چہ ای هر چہ هستی توئی
غرض لا کے رستم نے خاقان چین — حوالی کیا طوس کے تاج بخش ہیں
اس حال میں ہو گیا وقت شام — بجا شاہ دیا نے کیا وہاں مقام

129

صبح اوٹھکے رستم نے ہوکر شتاب / کیا کوچ کو طرف افراسیاب
فریبرز کے ہات غارتگا مال / ہبجا پاس خسرو کے اوستو نہو ڈال
غنیمت نگہ کرگئے وہ شاہ جوان / شکر حق ادا کر ہوا لبی زبان
منگاکر زر و گنج و خلعت گران / دیا ہیچ رستم کنے بیگران
اہتی جس مثل سب کے نامی تمام / اسپ باسم اونکو بہیجا انعام
او ہیران گیا پاس افراسیاب / خبر سنکے کہا یا بہت پیچ و تاب
ختن کا اہتا شاہ فولادوند / مددکو بولایا پہلوان بلند
اونے آکے ہمت دیا بیشمار / کیا آپ رستم سے لڑنا قرار
کہا آج اس دور کے پہلوان / مجہ آگے ہین تنکے مثل ناتوان
جرنکا میری ہے زمانہ پہ ڈاک / ضرب سے میری کوہ ہے ہوا کر ہلاک
ضمیر پہ شجاعت کا مجہد کمال / ہے رستم مرے سامنے پیرزال
جمع کرکے خاطر کو افراسیاب / روانہ ہوا فوج لے بیحساب
ہوئی جب مقابل دو لشکر بلند / سو میدان میں نکلا وہ فولادوند
مبارز طلب کر ہوا جنگجو / کیوان کر تب ہوا روبرو
سو فولاد نے ڈال سر میں کمند / کشش کر کیو کو چلا لیکی بند

زمام اور بیزن سو ایسے منے / گد اسپ ہبوانچی پدم نو جنے
دو طرف سے دونو نے ڈالی کمند / ہوئی ہر دو بازو و گردن بند
سو فولاد اور زال کے قوت بلند / دو جانب سے دونو ہی توڑا کمند
پہر اوس بعد رستم جو خوانے / زمام اور بیزن کو ڈالا تلی
کیو کو ہی رستم تمن جالی کیا / تہین اسپ ونکے تین زین خالی کیا
لی فریاد کو در ہوکر ہراس / گیا عاجزی آن رستم کی پاس
سنا سو ہے رستم نے ہو کر شتاب / چلا با کمند اوسپہ با پیچ و تاب
چہوڑا اسپ کو فولاد سپر انہند / جڑا گرز رستم نے سر پر بلند
شگاف ہوکے سیر مغز جنبش لیا / درد سخت ہو خون جاری کیا
نہی تمہین رستم کے اسطو تاب / جو فولاد کو دی زخم کا جواب
پہر اوس بعد فولاد نے بیدریغ / جڑا ایک رستم کی بازو مین تیغ
سو نکلتر سے پایا دخل نا اونے / کہا تب تعجب ہو فولاد نے
ہے شمشیر میرا تو سندان شگاف / میرے گرز سے کانپتا کوہ قاف
عجب ہے جو اوسپر ہوا نہین اثر / کرون اسکی کشتی پر آون نظر
کہا تب اثر انسنے بلکہ مجہ سنگ ات / سو رستم نے بولا قبول اوسکی بات

نہ لے کر کوئی مدد نا تجھی　　دیو بی قول افراسیاب آ تجھی
دو لشکر کہڑی ہو ہیں جا گا دو کوس　　پہر ہم تم یہاں ہونگی دیو پوس
سو لشکر فولاد نے کسکو بھاتا شتاب　　جو جا کر بولا [illegible] افراسیاب
گرا سطور رستم فریبی ادا　　کیا دم کتیں راست غرض کو بپا
جج سر دخم ہو تا مغز کاٹ　　ہوا باد کو کیا گرد مانند سانپ
او سیوقت آیا وہ افراسیاب　　دیا قول فوجاں ہٹا کر شتاب

میان سپہ نیم فرسنگ بود　　ستارہ نظارہ بران جنگ بود

ہوئی ہر دو کشتی میں سیر و شمال　　لپیٹے میں کرتیں داو پیچونکی چال
چلانا ت کمر میں جب بلند کر　　کیئے زور دو تو زحد بیشتر
ہتا بیت کو رستم اوٹھا یا ادوسے　　پٹک کر برابر کیا خاک سے
سو فولاد نے دم مگر سے چرا　　موا سب بڑا حال کرکے برا
ہوا جان رستم چلا رخش پاس　　وہ لوٹھ کر بیگا با دسا ہو برآر
لگا بیٹ رستم نے ہو کر سوار　　بجالی گئے ترک بر تیر مار
کہا جا او نے شاہ توران حال　　ہے رستم سے لڑنا نہیں ہمکو دل
ملی فوج رستم کے رستم سے آ　　بڑا ملبہ فولاد کے دیدبا

اسپدم نے پوچھا کہ ملی بات　　ختن سہکا لیکی اپنے جمعات
کہا آگرے ہیران نے نزدیک شاہ　　ہے فولاد جانے سے بیدل سپاہ
بہلا ہے جو تم ہی نکل یہاں سے جائیں　　اب اسیوقت ہر جان اپنا بچائیں
سخن سنکی پہر انکا افراسیاب　　لگا ہو بجا جسکو نکلا شتاب
ختن ہی رستم نے لوٹا سبھی　　لیا تخت توران کا جا کر تبھی
رکھا فوج معقول توران منے　　پہرا اپ لشکار خسرو کنے
تھی زخمی کیو اور بیژن تمام　　انہیں وہاں رکھا کر حفاظت مدام
جب آیا کچھ بلیٹ انکو خسرو کنے　　غنیمت بولا کر رکھا سامنے
سو سلطان نے سب اوسیکو دیا　　او را پنے طرف سے بہی بخشش کیا
جو توران منے ہو رہی تہی فوج سپاہ　　سبھونکو اوٹھا کر بولا یا شاہ

داستان جنگ کردن رستم با الوان دیو و سر بریدہ اورا [illegible] نزد شاہ

۱۲۱ زمانہ نیک ہے دن اور رات　　سنو اب تو ایک اچرجکی بات
جو خسرو شہنشاہ گیتی فروز　　جشن بار ہے میں تھا ایک روز
امیراں دگر اہل ایران تمام　　جمع ہو کے مجلس میں تھی شادکام
بیٹھا ایک جو [illegible] اگروہاں　　کہا ہو کہ ای بادشاہ جہاں

ہر یک گور خر خاص کلہ میں آیا / گئے اسپ ضایع گئی باد پا
ہوا شاہ حیرت میں سن یہ خبر / نہیں اسپ کے زور و بے خور
عجب بات ہے ہو سن حیران جہان / تہی سیانے بیچ آیا سو جنگل وہاں
اہے اس جنگل بیچ چشمہ قدیم / وہاں ایک اکوان دیو ہے مقیم
مقرر ہے ہو نکلا ہر دو عمل / جو آتا ہے بن گور خر کے شکل
پہاڑ و پھولا کر پھنکتا پہاڑ / درختوں کو مولے سا ہتیلی اوکھاڑ
تو اسیو نین مانے ہیں ہار او سنے / ایرانے ہوئی ہیں لاچار او سنے
کہا شاہ رستم کو ہے مجہ یقین / تیری بن نہ کم ہو سگا وہ لعین
سو رستم کیا جلکی اوس جائی پر / دیکھا ایک جر ہے وہاں گور خر
کدا رخش اوسکو ملایا او نے / کمند پھینکہ گہر دینی ہاہایا او نے
ہوا غیب وہ شست خالی رہا / کہا جب ہے رستم نے بکا وہے
ہوا ایک لحظ کو پہر او نمود / سو رستم نے شمشیر کھینچا برود
ملا کر زخم ایک او سبر جڑا / سو پہر جب کہا ہات خالی پڑا
اسطور سے کیتک بار / ملایا جہانگیر خنجر کے ہات
ولیکن اوسے رنگ غایب دسے / ہوئی اس ... دل وہاں اوسے

پچھے گور کے ہو کے پہرتا خراب / نہ و نکو تہا آرام نت کو نہ خواب
نہایت کو آ خواب غلبہ کیا / او تار اسپ تے زین چہرنہ دیا
ہوا خواب میں پہلوان نامدار / سو ایا وہاں دیو نا پایدار
تہا سوتا زمین پر جب تک پہلوان / تراش اوسے لی اوڑ آسمان

زمین کرد بہر یہ بود استش / رہا سوے بگردون بر او آتش

جگا جب کہ دیکھا ہے رستم مرن / کہا تب وہ اکوان کو ای پہلتن
کہاں لیکی ڈالوں تبا اب مجہی / طرف کوہ یا آب دیو بر تجہی
کہا دل میں رستم بتاؤں جواب / تو ڈالیگا یہ کوہ اوپر جراب
سمجھ کر لے بعکس دیو کی بات / کہا مجکو ہے کوہ اوپر نجات
تب اکوان ڈالا اوسے بیچ آب / جو کہا وہیں نہنگ او ماہ شتاب
جنا او رجو آپے تہی دوڑ کر سبہی / لئی قصد کہا نیکا مل کر سبہی
تنش کر کے شمشیر کو تب او نے / خدا کو پڑہا حفظ میں آپنے
نہنگاں کو نکتین قتل کر بیدرنگ / کیا روئے دریا کو لعل رنگ
ہنر میں تہا واقف ہے دریا اوسے / چلا پہیرتا دست جب پائے ہرسے
عنایت الہی کہو آیا نزدیک / قضا سے کنارے جو آیا نزدیک

۱۲۲

جوانمردگی سے کنارا لیا — بجا شکر حق لا کی سجدہ کیا
سو یکجا کر کے اپنا سلح اور رخت — وہ چشمہ پر آیا جوانمرد بخت
جو چرتا تہا رخش جا کر لیا — دکہا پیٹہ پر زین سواری کیا
کہا دلمین رستم نے یون آبنچ — یہ گلہ کو لیجاون سلطان کنے
یہان اسپ ضایع بہت ہو ینگی — اسے طور جو وہان آر دینگی
سو اپنے گلہ کا مکان بہول کر — گیا جد تو ان کے گلہ اودہر
لیا کر کے آگی چلا ہو روان — گلہ بان جمع ہو کے آیا دوان
کہی یہ ہین سب اسپ افراسیاب — تو جاتا ہے لیکر کدہر بے حجاب
پہر اسنکی رستم نے اونکی اوپر — ڈرایا بہت پہر لینین اخر
نہایت کو رستم نے ماری کہینچ — گئی بہاگ بچی کچی تہی جتنے
ستہ وار رہتا کون افراسیاب — خبر اوسکنے بہاگ کی ہو گئی شتاب
اونے سنکی لی چاہی سنگ — چلا کر کے یلغار ہو بیدرنگ
دو منزل کتین ایک منزل کیا — جو جاتا تہا رستم ملا کر لیا
پہرا دیکہ رستم نے سردار وہ — غضب کے نظر کر ہوا جنگ جو
جوانان کتے تیر سے مار کر — گرز پہر لیا ہاتہہ شمشیر تر

جہان

١٢٢

جہان پہلوان اور مارے وہان — سو بہاگا کا سہ جہانگا تہان
ہے بچا رہی سو غنیمت کیا — چلا وہان سے سرحد اپنے لیا
بمع گلہ اسپ اور فیل چار — بہجا پاس دیک شاہ عالی تبار
فکر مین ہوا اب اکوان کے — کہا کیا کیا دیو کا آن کے
خجالت ہے خالی خراب ہو کی جاون — کبہو نہین سوا یا نصیحت پاون
یہ غیرت کیا پہلوان نامور — پہرا آیا اوسے چشمہ دیو پر
کہا دیو کو اوس جگو ہانک مار — قسم ہے تجہی پاک پروردگار
ہے سوگند ما نباب ایمان کی — قسم دین و ائین اور جان کی
قسم اپنے جیر اور بیاروں کی مان — مقابل ہو مردوں میدان میں آن
جوانمرد اونکو نہ جو نہین کہی — جو آزار دیتے ہین سوتے مینے
او اکوان رستم پہ ہو کر دلیر — غرور سے بیٹہا تہا مانند شیر
قسم اس قسم سن سیہ فام نے — پکڑ دل مین غیرت ہوا سامنے
اتہی پر کدورت و صورت تمام — زمانہ پہ دہشت کی تہی دہوم دہام
وکہین دانت منہ مین ہے پر بکل — مشکل ہال تن پر تہی کالی شکل
نقل ہے کہ ہتہ اوستا تہا پنج — چہٹی موندتے اگر پاتو نکی پنج

گویا دیکھتے مار کیا جائیگا / ہتے منہ میں ڈالو تو مان جائیگا
تھا قامت میں رستم کی دو چند کے / زسر تا قدم ہوئی بدکند کی
کہا ہنسکی اکوان نے رستم کی سات / تو کیا بولتا تہا تکبر کی بات
تجہی جالتا دیکھ ڈر جاونگا / مگر کیا تیری سات برماونگا
نہ کہائے ہنگو نے دریا لی بیچ / تجہی ہیر اجل نے لیا ہی آ بیچ
اسی وقت گردن میں ڈالا کمند / کیا سر نگون کہینچ سخت سے بند
جو اگرز اکوان پہ جیون فیل مست / ہوا زخم سے مغز سر لیست پست

بزد گرز بر دیو چون پیل مست / بیک زخم مغزش بر آتش کد بست

زمین پر گرا ہت اکوان لر / ادڑی روح تن چھوڑ آسمان پر
لیا کاٹ سر آپنے سات دہر / کیا طرف ایران کی خوش گذر
خبر سنکی خسرو کنول ہنسوا / ہلا دشاد ہو کے صفوف دنیا
ہزار آفرین بول ہر بار بار / کہا نہیں زمانہ میں تج سا سوار
وکہر دیکہ سلطان نے اخرج کیا / او رستم او پر زر نچہاور کیا
کئی دن ہا عیش وعشرت میں وہان / منگا پہر بداشاہ سی پہلوان
دیا شاہ نی گنج نعمت گران / کیا اوسکو رخصت وطن سیستان

ایسی بے بہانہ سی سیر و شکار / دو منزل بد اکو کیا شہریار

داستان بیژه دختر افراسیاب و در چاه افتادن بیژن در بودن

سنو داستان جنگ بیژن کتین / جو دفتر پرانے سے کہتا ہوں مین
کیا جب سے شاہ کو خسرو حصول / برستے تھی ایران سو نکلی پہول
عیش ملک بیچ آباد تہی / سپہ ایک دل بیفکر شاد تہی
وطن جو رنے جا کیا دار پر / ظلم جاب دہاں ترواد پر
او سلطان بلمد و نصرت رکیب / مجالس میں بیٹہا تہا او زینت زیب
اتنا ایک ملک جہ توران ہاسی / بعیت وہان کی گئی التماس
١٢٤ کہ خوکون نے آ ملک میں بے شمار / ہے سبی کہیت باڑی و جھاڑی بن ہار
نہیں لوگونکو چہوڑے ہیں نہ خورش نجیں / بہر ہن باغ میں مثل سنگین حجین
سنا ظلم کو شاہ کہتے ہیں ناہ / کیا نامدار ولطف تب نگاہ
دیہ بیژن نے اوٹھ کر کہا بیدرنگ / میں جاتا ہوں خوکونسے کرنیکو جنگ
دیا بیگ کرکین کو شہریار / چلے پہلوان لیکے از سو کار
یہ جا کر لیے اوس جنگل میں مقام / لگی جنگ کرنے صبح او شام
گرے تیر سے خوک سب ہار مار / زمین کر دئے خون سے لالہ زار

وہ اک جنگل جلاتے تمام | بچے سو لچے کر بہکاتے تمام
ہو خاطر جمع وہانکی جو کو نکو مار | گئی اوس جنگل بیچ سیر و شکار
وہ بہزن لگے کر کہن کہا اک روز | سنا ہو جو بیان ہے جنگل دلفروز
بہشتی مکان ہے ہمیشہ بہار | کہلی پہول میوہ بہلی تہار تہار
منبرہ جو بیٹہی ہے اور اسباب | ہے اوسکا وہان سیر ارم خواب
سو بہزن ہو کر خوشی لے مینچے | بوچہا وہانکی باشندہ کو نکی کنی
سنو نے کہی اوسکی توصیف کو | حسن بے بہا اور تعریف کو
خصوص یہ مہینہ ہے فصل بہار | عجب نہین وہین ہو ئیگی اوتی بار
گیا سنک کر کین کے بہزن وہان | دیکہیا دور سے اوس پریکو جہان
پرستار جو لرہین بالباس | ستارون میں شکل چاند کے آسپاس
زدند ارغوان ہمہ ز عذار | بیاراستہ ہمچو باغ و بہار
جنگل اونسے با ابرو اوقار | بنا ہو گیا مثل باغ و بہار
نپٹ لغزیب سے ہو تہا اک | خوشیکو جتا تا تہا سینہ مین لاگ
ہوا فکر مین بہ زن نابکار | اہ یہ چاند کسطور ہووے شکار
گیا سیج بچ اندیشہ نکر | منبرہ نے دیکہے اوسے بہر نظر

ہوئی اوسکی صورت پہ عاشق تمام | کہی دل مین ہو جیو تو نکی مقام
میرے ہات کچ نہ پڑیگا یہان | نہ پر مار سکتا سو آدم کہان
یہ ایا ہی کہن پڑ وسے نوجوان | بیچا کے سو دائی پوچہا ہی وہان
بنا یا وہ بہزن نے نام آ بنا | اور آنیکا باعث تمام آ بنا
ار تعریف سکس ہزار دلکتین | تہا نذرا دل سو ایا ہون مین
انگوٹہی نکالا جو قیمت بڑی | سو دایہ کو بخشا دان اوسکہڑی
کہی اوسنے اکر منبرہ کے پاس | صفت سنکلی آیا ہے وسیکلی اوس
نواسا ہے رستم کا بہزن ہے نام | خدا کا کرم جان ہو سنتا کہ تمام
جو دایہ کے منہ سے سنی یہ سخن | اوٹہی پہول جیسے کھول بولی بچن
تو جا جلد لا اوسکو میری کنے | سنتا ہے لگی آگ سینے منے
و بخش دیکہ انکہو نکو روشن کرو | کہلی آگ سینہ کو گلشن کرو
۱۲۵ بہ جو یا لو چشم پدنش کنم | بہ این دخت خرگاہ گلشن کنم
سو دایہ نے جا اوسی ملا یا اوسے | وہ شوربت درسکا ملا دے اوسے
منبرہ نے اوشہ جا کے کوٹہے مین جا | بچہایا سیج پہولون پلنگ کو سجا
آلانس میں ہو خوش ہو نکی گہیئے | بنی جب بننے سے بنے بر لیے

سو موتیاں لٹیں رنگ آمیز کر — زر زیبا جواہر سیتی اس اوپر
کہیا گر کے سو تیونکو بالوں منے — لٹیں چھوڑ دیں سرخ گالوں منے
سنگار یہی سنگار و نقشے کا جلوس — نئے طور سیتی پہرے نو عروس
جھلتے نکلیں انگلو نہج منے — گو باجی جلت کا ہے مو نہی منے
جواہر کا پوشاک میں جھل جھلات — دیکھے سرخ بادلے میں جھلکیا ہات
نزدیک ہو کے بیژن نے دیکھیا جمال — سمایا نہ جامہ منے پھول پھال
اوسے حق نے بیژن کو نازن کیا — کسی کی نہ طالع میں سو دس دیا
جلسے سعد خوبصورت ہو جو نئے — منور ہیں تے اد دنیا میں ہوئے
بہاس بہا سہرا اوسے خوب تر — منیژه نے ہاتوں لگائے عطر
ملی ہو لکی سیج پر پھول کچھے — کئے ہنگ سو ہیں دونے پھول کے
ودونا تو ہیں پرے ہو لکی گند سے — سینے کو لگا کر لیا دل خوشی
لیتے ہتی اس منے جھوم جھوم — خوشی سات لیتے تی منہ چوم چوم
کیا جیسہ بریسے سورت کی بیچ — او موتی بڑی سیپ کر تکلی بیچ
اسیطور سیتی دن اور رات — نت ہدلے مستیچ میں تی اکیات
او گر گیں بیژن اسے ہو کر آگاہ — گیا اس کنے ہو لیکی خبر وکے پاس

منیژه

منیژه نے آخر کو سدھ بدھ سنبھال — یہ بیژن کو اپنے عماری میں ڈال
چھپا لے گئے محل میں رات کو — بیگانوں سے پرکٹ نکی بات کو

نهفته بکاخ اندر آمد بشب — به بیگانگان هیچ نگشاد لب

ہوا جب کہ بیژن نے مدہوش یار — محل دیکھ شاہانہ اتھا بے قرار
منیژه کرے اوسکی خاطر نہاں — حفاظت میں ہو کر ہیوی شادماں
برس ایک بعد از گو دربان نے — خبر ہو کہا جا کے سلطان کنے
ہوا اس غضب سیں اور اسباب — بولا بایکانے وخونین بے حساب
صلاح مصلحت کا بوجھیا نہیں — سو نے کہا ہار ڈالو انہیں
گرشیوز کو کر دیا حکم شاہ — اونے آکے چھپا نکا جبر وکی نے راہ
سو بیٹھے تہی مد بیکام نو جیسے — تب آ ادر وزنیہ سے اپانے
خبردار ہو یوں کہیا تا نگ مار — سو بیژن نے دیکھیا ہو انت ہوشیار
۱۳۶ کشش کرکے شمشیر کو ابداد — ہتی مست سا ہو لکڑا اس بکار
کہا میں نبیرہ ہوں رستم کا جان — لڑونگا تو ماروں گا کئی پہلوان
مگر گر مروت و... — کری منجہ سیتی قول و پیماں کو
تو چلتا ہو تجہ سات سلطان کنے — ... قول ... گرشیوز نے

اے معاف ہو کی تقصیر بخش دل بہان — خدا ہے میری اور تیری درمیان
سو اونے دیا ہاتھ سے تیغ ڈال — کہ شبو ہنسے پاس آیا خوشحال
دغا دیکھی مکر و نکا ڈالا کمند — کیا لیکی سطا نکنے دست بند
پوچھا شاہ نے جو محمل کے بیتر — تو نے بار یا پایا سو کسکو بر
کہا ہیں تو خو کو نکا کر نہ نکار — چل آیا تھا جنگل میں ہیں اکبتار
سو سوتے میں مکت دیو نے ناگہان — اوٹھا کر محمل بیچ ڈالا یہان
میرہ اوپر بہی تہا کچہ فسون — سو اوسنے نہ اینک بنایا کسون
ولیکن وہ ہے پاک عصمت پناہ — مجھی ہے کہیں گے تو معصوم بیگناہ

کہنہ اندیس بر سر ابعہ بیت — جنزہ بدین کار الوفہ بیت

کہا شاہ نے تجکو اجل نے یہان — لے آئی تھی مرے کتین ناگہان
مثل عور تو نکلی بندے ہاتھ سے — بچیگا کہان جیو تکلی ہاتھ سے
کہا مجہ کر شبو نے قول ہے — خدا آدمی کی درمیان باندہے ہے
وگر نہیں تمام تبتا یہان — کوئی مجکو جیتا نجاتا یہان
ہوا پر غضب سنکی اور آسیا — کہا اوسکو سولی چڑہاو شتاب
کہکے لیکے سولی پہ دینے ادے — عرض کرکے پیران کہان کے تھے

[illegible]

...ش میں ان نجیب
...یر — ...ہ جیتا رہونگا امرنا گزیر
ہری میں لیا تجکو ڈالا نہ مار — تو رستم سے مجہ [illegible] دراز بیکار
ہوا گیا جو [illegible] دیکھا [illegible] اونے — کئی مثل رستم ہے میری کینے
ہزاروں ہیں مانند دیو سفید — [illegible] ہول کر [illegible] امید
سنا جبکی فرہاد نے پیچ و تاب — لیا جہد کر وہان [illegible] جواب
پھرا پاک آن شاہ ایران کسنی — جو دیکھا تہا قاصد کہا اون کینی
صفت اوسکی بہت جنم فوج کی — بلندی نکان ہر تنہ کی عوج کی
١٢٧ کہا استعد [illegible] کاؤس شاہ — ہوا اسکی طرح حیران نگاہ

[illegible]

بہاں

دوبارا انجہی مین کیا ہون

تیرا ملک بخشونگا تجہکو بحال | نگر جبل مین اب جی ہا

وگرنہ تو آخر کتین کاٹ سر | رکہونگا قلعہ بیچ نیزہ اوپر

میری فوج لشکر سے مین تجہ خبر | جو ایرانسے آتا ہے اب بیشتر

کیا مہر نامہ کو ملفوف کر | چلا وہانسے رستم شیر نر

کیا جب شہر بیچ مازندران | خبر جا لی سلطانکو پہونچی وہان

دراپا رسید ایک پہر نامدار | صلابت مین ہے شیر سے اشکار

فرستادہ چون شد بر ودرم | کمند بفتراکس چپ شست خم

ہے سکی

ہے گہوڑا اسوار ہمین اون تیز گام | بکل فیل تن اور عالی مقام

سیہ سنکر کے مازندران شاہ ہی | ازاں پس کیا تخت [illegible] سبہی

ہجائے پہلوان نامی وہان | کہ اقبال سے اوسکو لاوے یہان

اونہیں دیکہ رستم بڑا ایک جہاڑ | لیا ہات مین پیڑ سیتے اوکہاڑ

پہرانا اوسی سر پو پیڑ ہے مثال | ہو نزدیک اوے تکی دیا ہو مین ڈال

کئے شخص اوس جہاڑ بیچے رہے | تب اون پہلوانونے ملکر کہی

تہانا کچہ ایک روز ہوئے یہان | اٹہا اونمین یک نامور پہلوان

اونے بہوت سا ہوکے شوخ طناز | کیا طرف رستم کے پنجہ دراز

سو رستم نے پنجہ کو پکڑا ابرور | بہا خون اونکا [illegible] سبب سو جور

ہو کین رگیں جدا پہلوان ہات کے | نہ طاقت رہی تہین اوسہات کے

زمین پر گرا اسپ ہو شکوہ | گئے یہ خبر شاہ کے روبرو

ہوا شاہ سنکر غضب مین تمام | بلایا کلاہور [illegible] نام

کہا ہے یہ رستم سچ جہوٹ نہین | تو جا توڑ اوے اوسکی پنجہ کہین

سو اکر جو رستم سے بولا اونے | کہ پنجہ [illegible] اب میری سا

سو رستم نے پنجہ پکڑ ہات مین | رگیں کرکے توڑا اسی بات مین

ہوئی اسکی اونگلیون سین امید دور / جو ماضی گری بیخ بنیاد چور
رگ و پوست ناحق ہوئی رنجنہ / پھرا وہان سے دوستی او کینہ
دیکھا کر کلا ہور نے شاہ کون / کہا یہ سخن مصلحت راہ سون
ترا انچہ بہتر آمد بجنگ / فراخی مکن بر دل خویش تنگ
تجھی صلح بہتر ہے کرنیسے جنگ / نکر دل یہ اپنے فراخی کو تنگ
غصہ ہو کے سلطان کیا اوسکو دور / بولا ہیچ رستم کو اپنے حضور
و نامہ کو پڑ کر ہوا دل ربون / پھر اوسکو پوچھا کہ رستم ہے تو
کہا اسکی رستم نے سلطان سیے / کمینہ ہوں میں ایک چاکر اوسے
تبہ کہہ کر رخصت منگا پہلوان / رہا رانکو کر اقامت تہان
اوسی وقت سلطان نامے کا جواب / دیا ہات رستم کے لکہ کر شتاب
تہا امضمون اسطور کا اس منے / ہیں اب کا نہیں تجہ اطاعت میںے
سزاوار ہے تجہ اطاعت میری / یہ نا عقل میں ہے خرابی تیری
بزرگوں نے تیری یہ خواہش نکر / ہمیشہ رہے اپنے برجا پر
کہا وقت رخصت کے رستم نے سخت / وہ ضایع نکر سلطنت تاج تخت
اب اسوقت رستم وکاوس شاہ / ہیں اس جواب کے منتظر وبراہ

غضب

غضب ہو کے جہرنے میں فوجان سیاہ / پڑا پشتہ ملک ہو گیا خاک سیاہ
بورا اپنا اپنے نگہ ہات سیں / کیئے لاک ہلتے ہیں یہ خیات سے
جسم دیکھ رستم کا یہ نامدار / جہنگلی سوراخ روباہ وار
خجل ہو کے ساری نکل جا جنگلی / بلا نجہ آئیا کے سر لا جنگلی
سیہ سن نجے کے باتونکو سن شاہ بیٹ / غصہ کہا گیا اوٹہ کے خلوت منے
سو رستم نے پھر گئے کاوس پاس / کیا فوج تیار جنگی لباس
طبل کوچ کا شہوں کاوس شاہ / چلا جنگ دیوان ہو سجا کر سپاہ
وہ مازندران شاہ بہی ہو تیار / بمع فوج دیونکی نکلا بہار
رس ہنس دیونکو جو بیبر کر / لیا فوج کاوس جو گہیر کر
تہا جو یاسی نام ایک دیو انمنے / مبارز طلب ہوا سامنے
کیا حکم تب شاہ کاوس نے / رہیو نجو کوئی جا کے اوسکی کنی
جبل ہو کے رستم لیا اوس اوپر / اور یکضرب نیزہ سے چہید کر
وجوا نا تو ادیکہ کر سامنے / کیا حکم دیونکو سلطان نے ۱۲۹
سبے دیو حملہ کر آ دیک بار / او نہا ہو خوطرف سیے مار مار
دو طرفہ سپہ میں نقارا ہوا / گرد باد اوٹہ کر اندہارا ہوا

زمین شد بکردار دریای قیر | همه موج خیز از خنجر و گرز و تیر

ندی بہتی تہی خون سے لال لال | نہیں دست و پا و سر مچہلیان مثال
یکبارگی کیا ہر دو لشکر نے جنگ | دلہی کوئی نہ غالب نہ مغلوب تنگ
تب اوس بعد کاوس والا گہر | لگی سر ہو سجدہ کیا خاک پر
جناب الہی میں رو زار زار | کہا ای خداوند پروردگار
یہ دیوان ستمگار بدکار ہیں | مجہی ہو فتح بخش ممتاز کر
ہوا غیب آواز وقت سحر | کہ ہوئی کی تجکو فتح غم نکر
بشارت یہ سن شاہ عالی تبار | ہوا شاد دل مثل باغ و بہار
حربگاہ میں آکے بولا وہ شاہ | کہ حملہ کرو اے دلیران سب سپاہ
ہوا مجکو غیبی فتح کا آواز | مدد دی ہے شہ کو خدا کارساز
یہ سنکر پہلوان ہوئی سب دلیر | کیئے ملکی حملہ مثل تند شیر ۲
او رستم فلک کو چیر کر | چلا شاہ مازندران کے اوپر
تہی دو بیس مست ہاتہیان بیشمار | د نتیلی و دپہلی و از صوف کار
جسے گرز سر پر جو جنگ جو | شکوہی فیل مغز پر بیان ہو گئے
گیا وار رستہ کو بیٹہا وہاں | نظر پر کیا شاہ مازندران

سر رستم

کہ گرز رستم کا اوس کہات میں | او سطح نیزہ و ہات میں
پہر اوس بعد نیزہ کو لیے شیر نر | کیا چال مازندران شاہ پر
ملا جب سے سلطان سے ہول کر | گئے فوج سب جو کڑی ہول کر
جڑا جا کے نیزہ کمربند کون | جدا کر دیا بند بند کون
وہ مرتے ہیں سب ہوکے سر سپاہ | گریزان ہوئے جو طرف رو براہ
فتح پا کی کاوس سلطان پر | گیا شہر مازندران میں لنگر
جو کچہ آدمی دیو تہی او جگی | ہو عاجز اطاعت کو کرنے لگی
کیا عرض رستم نے تب شاہ سون | حکومت جو یا دیا تکی اولاد کون
چلا وہان سے سلطان لی گنج مال | ہوا آن ایران میں داخل خوشحال

بہ عالم خبر شد کہ کاوس شاہ | ز مازندران بستد آن تاج گاہ

ہوا جگ میں روشن کہ کاوس شاہ | لیا ملک مازندران تاج گاہ
تعجب ہوا سنکی دوران کو | بزرگی شہ شاہ ایران کو
۱۲۰ بہت شاہ اطراف کے آن کر | قبولی اطاعت کو ایمان کر
جو باغی ہوا او سبہی کیا | کہ یک ملک ایران زمین لیا

گرفتار شدن کاوس بادشاہ در شہر ہاماوران

یہ ہمت بڑی چیز ہے بیم چند
جوانمرد ہوتے ہیں ہمت بلند

جو ہے عزم ہمت نہیں پستو لیر
مدد اوسکو ہے شک ہے پروردگار

تہا ہاماوران ملک کا تاجدار
اطاعت نکرتا تہا وہ اختیار

گیا شاہ کاوس اوس ملک پر
شہر کو لیا چو طرف گھیر کر

تہی اوس شہ کو ایک بیٹی شکیل
منگا اوسکو کاوس بھیجا وکیل

اونے اپنے بیٹی سے پوچھا یہ بات
وہ راضی ہوئی دل خوشی کے سنگات

عقد باندھکر رسم و آئین سے
گئی شاہ کاوس کن لیے اوسی

یکایک کیا حسن پر جب نگاہ
ہوا بہت خوش وقت کاوس شاہ

وہ ہاماوران ملک اور گنج و مال
دیا بخش اوسکے پدر کو بحال

تب اوس شاہ نے الفت اور پیار سول
قلعہ میں بولایا شہریار کون

مدارت ضیافت میں غافل کیا
دغا سے پکڑ بند میں کر لیا

گرفتند ناگاہ کاوس را
ہمان گیو گودرز ہم طوس را

ہوا قید میں سنگ کاوس شاہ
ہری وہاں سے ہو ایران سپاہ

سنا قید کاوس افراسیاب
جمع کر کے لشکر کو نکلا شتاب

لیا تخت ایرانکا آن کر
ہوا خلق لاچار تابع آمر

جو تہی

جو تہی ملک ایرانکی نامدار
ہوا خواہ کاوس کے دوستدار

یہ شکل روبہ پری سا منے
گئے بہاگ زابل کو رستم کنے

ہوئے فکر رستم کو پہر کر دوبارہ
چہڑا انکو ایران کا تاجدار

اول شاہ ہاماوران کو لکہا
کہ کیا تجکو اسمین بہلائی دکہا

ہے بہتر جو کاوس کو چہوڑنا
اطاعت میں اوسکی دل جوڑنا

وگرنہ تو میں آن کر وہان شتاب
ملاونگا تجہ خاک میں کر خراب

تو واقف ہے مازندران شاہ سے
میں کیا کچہ کیا تہی وہ بدخواہ سے

ہوا کس قدر سے وہ دیو سفید
تو لیوے زندگی سے ہوا ناامید

اونے لکہ کے رستم کو بہیجا جواب
ہر کرنا تکبر کا ہے ناصواب

تکبر سے لنکہا کا راون ہوا
عزازیل سا خوار اسمین ہوا

تو جسوقت اس ملک پر آئیگا
تو کاوس کیتہی سزا پائیگا

یہ سنکر کے رستم بد بکا حرف
گران فوج لیکر چلا اس طرف

وہ ہاماوران شاہ نے بہتر
مدد کر لیا تہا مصر تا جو

۱۳۱ اونے شاہ بربر کو بہجا رسول
اونے بہی کیا تہا رفاقت قبول

ہر رستم کے کرنا فکر کو شتاب
جو سر سے گرے خاک ہر ہو خراب

ایدہر سے جو رستم کے جانبے ملی   او دو شاہ داخل ہوئی اوسکی
ہوئی جمع لشکر جمع اک تیار   کہڑی جنگ کو پہلو ہو کر تیار

همه دل برابر بزم برخاستند   سپاه دو کشور جدا ساختند

سو رستم نے آ جنگ میدان لیتی   کیا صف کشی فوج لوسانے
کدا رخش کو فوج سے ہو کے بہار   مبارز طلب کر کے بولا پکار
سپاہ سبے دلیں ہو کر دو نیم   شکل دیکہ رستم کی دہرتے تہی بیم
مقابل کر دو ناکون سبے دیکہکے   کسیکو ہی قدرت نہ ہو کر سکی
تب ہاماوران شاہ نے ہانک مار   کہا دیکہی ہیبت جو تہی نام دار
سو کئی پہلوانوں نے گہوڑے کدا   ہوئی سب اپنے فوج سے بہار آ
کیا جب کے رستم نے حملہ اودہر   نہ لا تاب بہاگی جدہر کے تدہر
مصر شام کا شاہ عبرت مین آ   ہوئی روبرو جلد رستم کے جا
سو رستم نے ... لا گرز اوس اوپر   وہ دہشت سے بہاگا چہپا کر کے سر
دلا اسپ رستم نے پہینکا کمند   ہوا ایک بیک اوسکی گردن مین بند
جدا کر کے گہوڑے ستے لیچ ار   کیا لے اوسے فوج مین کہیچ اتار
دیا سونپ کر پہلوانوں کے ہات   چلا شاہ بربر ہو لیے فوج سات

او تہا بالک گہوڑے تکیں میں پر خروش   مثل قہر دریا کے ہو کر جوش
کیا جب کہڑی شاہ بربر کے پاس   گریزان ہوئی فوج لشکر بر اس
گدا گہوڑا ہو جا ملا شاہ سے   جہیل پہلوانوں نے پکڑ اوسے

شاه بربرستان بجنگ کراز   گرفتار شد با جہیل سرفراز

پہاڑ ہو کے مرد و نگاہ دیکہتا تہا کنج   زمین پر ہوا بوجہ سے خرد و ریخ
پہر اوس بعد زان شاہ ہاماوران   منگا آن رستم جسکی آمان
کئی طرح سے عہد و پیمان کیا   بولا شاہ کا دس کو تب دیا
چہٹا قید سے جسکی ایران شاہ   کیا تخت پر جائی کیوان پناہ
او ہاماوران شاہ بربر مصر   ہوئی شاہ ایرانکی تابع او
کئی فوجکا ملکی کنتے شمار   اتہا تب جس لاالله اوس جلکی سوار
اتہی بلکہ زیادہ نہ کنتے نہ بے   ذرہ توپ بکتر جہلم مین دبے
فتح مند ہو کر گئے کاوس شاہ   چلا طرف ایرانکی سب سپاہ
کیا فوج تیار افراسیاب   ہوا اس بعد جنگ آیا شتاب
کہا فوج مین اپنے سب کو پکار   جو تہی پہلوان جنگ جو نامدار
اور رستم جو ہے پہلوان شیر دل   ار جس دہاک سی ہوئی گرد مان مجل

جو کوئی اوسکو مار کر پائے گا اسیر   اوسپے دونگا دختر و نشان سر بسر
مرا تب جو تم عہد و رعہد کر   رکہون تمام اوسکا فتح مند کر
یہ سنکر گئے پہلوان تند خو   ہوئی آن رستم سیتی جنگ جو
لڑی ہو نت کچھ کر کے ہی تنگ   موئی آخرش سب وہ دیو بلی تنگ
تب اوس نے بزان آن افراسیاب   چل آیا طرف پہلوانکی شتاب
کہا اوسطرف جبکی رستم نے جال   وہ ہم کہا کے بہاگا برق کے مثال

ریخت ترکان در آمد بخواب   گریزان شدن از رستم افراسیاب

موئے اتنے کچھ بہت توران سپاہ   اور مردونکی تہی گنج تاج و ماہ
کیا بہاگ توران کو افراسیاب   ہوا شاہ ایران کا کامیاب
پہر گئے شہر ہی خیمہ تان میں   ہوئی دیو ہر یان بہی فرمائین
کئی روز کے بعد کاوس نے   بولا کر کیا حکم دیوان منے
جو کوہ البرز ہیے جا کر عجیب   بناوین وہان محل بہاریاں عجیب
کہا پہر پر جد و تشیب کے گیر   کرو مجہ لئے لعل کے خوب تر
ہوئی حکم سے دیو حاضر تمان   کرین فکر سلطان کہا لیک ان
علاالک اہلیس دیونکو وہم   کہا تم کہو جا کے سلطان کتین

تو نادر ہنر یک عجب خوب تر   سکہاوین تجہی یاد رکہہ ہو دہر
ہر روئی زمین کا تو ہے بادشاہ   ولی گردش چرخ سے نہین آگاہ
وہ جنت ہے ستار و مہر و ماہ سپہر   ہے صد حیف واقف نہ اسرار سے
او خواہش کریگا تو میں تم سنگات   بتاونگا جسمان وہ یادی صفات
دیلپو ایک تہا نامور بالباس   وہ الکر کہا شاہ کاوس پاس
اول کر صفت مدح کو سامنے   کہا پہر جو ابلیس بولا او نے
ہوئے شاہ گمراہ سن اوسکی بات   اندیشہ کو بہولا کہا اوس سنگات
اگر آسمان پر تو لیجائیگا   تو انعام تو خوب سا پائیگا
کہا دیو ہے بہت آسان تر   بوجہا پہر وہ ابلیس سے آن کر
سو سلطان نے نت کیا اختیار   کہ لاؤ عقابونکی بچی چہار
اور ایسی اونہیں تربیت کو کرو   جو نکر میں وہ انسانکی خوبی کو
پہر اوس بعد رکہہ ہو کے وہ خوب تر   بند و چار کو نونپہ یک تخت
اور ہر ان بکر بکی نیزہ او پر   رکہو تخت کے بیچ میں باندہ کر
او شہلی عقاب اوس او پر ہو کے خوب   لیجا آسمانکی اوپر ہو میں سنگت
سوا و سو وقت پر تخت ہو سرنگون   شہ بیکا یہ کاوس ہو کر زبون

کہا وزیر نے شاہ سے آ شتاب
منگا بادہ ہمین چار بچہ عقاب
کئی پرورش اونکتین سال و ماہ
کہلا مرغ و بکرو نکتین جب نگاہ

ہمین پرورش ہند ... سال و ماہ
بمرغ و کباب بتره جبند گاه

ہر ایک ہوئے قوت مین مانند شیر
لگی جب لگے اونکو بالا و زیر
تب یک تخت تازہ کئی زرنگار
رکہا باندہ نیزہ ہمین او سرنگار
پہر اوس بعد شہ تخت پر ہو سوار
عقابوں نکو باندہی طرف ہر چہار
تہی بہوکے اوڑہی کو ہمت پکڑ کر اڑا
چلی تخت لے آسمان کے اوپر
ہے منقول دیگر سے کیا تہا وہان
خدا سا تہ لڑنے لے تیر و کمان
رہا جب و مرغو نہین طاقت کا تہار
کرے تخت کو لیکی بے اختیار
لنک جب کہ تخت کے بادشاہ
پڑا او دشت مین جیس کے ہو تباہ
رہا روز چالیس ہو خوار زار
بیابان مین ہو کا تہا بے قرار
وزیر وہان نے ہیو نکتین بیجہ کر
کرا تہا وہان سے منگائے خبر
ہجا لر کے خوجین بولا شاہ کو
بٹہایا تخت پر فلک طے کو
پہر آ رستم معقول اوسکو کیا
گئی طرح پندو نصیحت کیا
کہا یوں ہیں سختی بڑی تین بار
نہین اب تلک تو ہوا ہوشیار

کیا معذرت ہو پشیمان شاہ
لیا عدل و داد اور نیکی کی راہ

ذکر داستان جنگ نمودن سہراب و رستم و کشتہ شدن ... بدست پدر

سنو جنگ رستم و سہراب کا
سخن ہے عجب رنج اور تاب کا
جو بندہ کرے مصلحت خام ہے
خدا کے ہاتوں سر انجام ہے
بہلی کو برا کر کے بتلائے او
برے کو بہلا کر کے دکہلائے او
کہتے ہیں یکدن جو رستم دلیر
گیا صید صحرا کو جیون تند شیر
وہان مار یک گورخر کر کباب
خورش کر ہوا سیر پی سرو آب
دیا چہوڑ کہوڑے کو لیکر لگام
ہوا خواب مین دو گہڑی بارام
سوا ایسے میں کئی یک نو جوان
کمین گاہ سے آن پہونچی وہان
کمند ایک ڈالی سر رخش پر
ہجوم اوسپو لائے کلو بند کر
او کہوڑے پنے کی تدرک لاتون سے
نوئے کر دیا پہاڑ دانتون سے
ولیکن کمند اوز ڈالی نوئے
خلاصی نپایا پکڑ لے گئے
اتہی او وہاں ایک ہمراہ کے
گئی اوس حلم داد اولاد کے
جو رستم نے خود اسپ کو وہان نپا
غمین ہوکے دیکہا ہر اطراف جا
علامات سے سمجہ پا کر او خفی
کہا لے گیا ہے پکڑ کر کئی

۱۳۴

غمگین گشت چون یار کی را نیافت — سراسیمہ سوی ستمگان نشتافت
اتہا حد توران سمنگان کا شہر — وہین کھوج لیتا گیا پر قہر
تہمت شاہ کو وہاں تہی خبر — ہر ایا پہلوان رستم شیر نر
بیاوا نکل بہت وا ئی کیا — تواضع ستی جا سنند دیا
کہا شاہ نے کچ بتانا ہمیں — تعجب جیسے اسطور آنا تمہیں
بدین شہر مانند خدا ہے توام — ستادہ بفرمان راہ توام
سو رستم نے ہو تند بولا وہان — میرا رخش گم نئی لے آیا یہان
عجب اوسکو یہان بند کر لائے ہیں — مگر کیا مجہی موم کا پایا ہیں
ملک نے کہا سنگی مت گرم ہو — ملا دیونگا اوسکو دل نرم ہو
تو مہمان میرا ہے تندی نکر — سبہی طور سے ہیں ہم تابع امر
کہ تیزی و تندی نباید بکار — جوانمرد دایم بود بردبار
یہ سنتے اوسکو فراری ہوئی — فکر دور دلبر سے ساری ہوئی
رئیس سمنگان کی عام و خاص — ہجایئے کرین کہوج رخش آس پاس
کیا بعد ازاں فکر ضیافت ستی — کئی طور کہانے شراب اور کباب
سرود اور باجی سے خورسند کیا — جگہ خواب کا ہیکو خوش تر دیا

کیا شاہ کر کی مدارا تمام — اور رستم ہوا خواب میں بار آرام
شب اندک سی ہوئی تہی دو ساعتکی یاد — نکالا نگ ... وہ خانہ آباد
ہر یک ماہ رو جنکی پر دیسے بہار — اچانک اوسکو کیا انتظار
شمع تہی پرستار کے ہات میں — سو ادو بس ستار تہی ساتہ میں
بچا چاند تہا چودہوین رات کا — ہر خورشید تہا کہ کرامات کا
جواہر تن او پر لپیٹے ہوئے — حسن سب جہانکا سمیٹے ہوئے
دو ابرو کمان و دو گیسو کمند — ببالا بکردار سرو بلند
رہا پہول جو طرف خوشبو تمام — رہا ہوکے کلنہ ... خوبی مقام
تعجب سے رستم نے پوچہا اوسے — ہر نوکون ہے ڈہونڈتی ہے کسے
تب اوسنے شکر لب سے سار سے — نکالی سخن غمزہ و ناز سے
بیٹی ہوں میں شہ سمنگان کی — فلک قدرت صاحب شان کی
میرا نام تہمینہ ہیگا مشہور — نہ پردیسے نکلی ہوں کہیں دور
سنی ہوں تمہاری میں اوصاف سب — کئی دفعہ ہر ایک الطاف سب
اوسی وقت سے تمپو مایل ہوئے — عہد باند کر حق سے مایل ہوئے
ہر غیر از تمہاری نہ جوڑا کروں — تہی قابو طلب ... جوڑا کروں

که ظاهر مجهی تمسے فرزند هوئی
اوگهوڑیکو کهوڑیسے دلبند هوئے

سو هر دو یسے کل توهه نمایان هوا
جو کچه چاهتے تهی سو سب نمایان هوا

اب آئی ہی موعد بیتاب ہو ساینے
خدا واسطے آپ ما نگلنے

مجه کهلا تم ہی جینے نت کے بخش
وه مجهے سب تمنا کو جہتا ہے بخش

اجابت کے رشته میں در سفته کر
مجهی دیگا ہاکے سیتے جفته کر

یه سنکر کے رستم خوش گا سخن
کیا اوسکو رخصت قبول اجهن

صبح شاه کا یک مقرب بلا
کهنا ہجیا ماجرا سب کهلا

جو بشنید شاه این سخن شاد شد
بسان یکی سرو آزاد شد

بدان پهلوان داد دخت خویش
بدان گونه بودست آیین و کیش

کیا اوس پهلوانکی بیٹی سے بیاه
اتها جس رسم و آئین شاه

سو شادی هوئے بعد رستم تهان
ربا ملکی خاتون سے یک شب وہان

وه مهرا جو سام و نریمان سے تها
دیا کهول بازو سے او ریوں کہا

اگر هو کے بیٹے تو چوٹی میں باند
جو فرزند هووے تو بازو میں باند

شجاعت کے هر خاصیت اسکے
غریمان سے خود لگا اسکی

جتا اتنا سب الفت و پیار سے
منگا رخصت اوس ماه دلدار سے

بولا رخش کو سوار ہو شیر نر
روانه ہوا شہر کو یاد کر

پری ورد فرقت سے گریان ہوئے
ہجر کے ہیبت ہجه بریان ہوئے

خوشی ہے ملاقات دلدار کے
نہو کچه جدا ہو کے اس یار کے

غرض اوسکو نو ماه گذری شتاب
حمل سے طلوع جب ہوا آفتاب

جو دیکهو تو دکتا تعجب کنا
نه ماتا تہا گود میں مانگی ننها

تو گفتی که گو پیل تن رستم است
که یا سام شیر است یا نیرم است

ہر یک ماه میں مثل یکسال تہا
تنومند جید رستم و زال تہا

برس تین میں جب ہوا کچه بڑا
کوئی اوس مقابل نهوتا کهڑا

ستونکو قلم کرکے شمشیر سے
ہوا ہجه زن لئے دفع شیر سے

ملک سمنگانکا سہراب نام
رکہا اوسکا دل ہجه ہوا کام

ہوا آخر الامر دس سال میں
لگا پوچهنے ماں سے ہر حال میں

۱۳۶ مجهے بولتے ہیں سبهی خاص و عام
تمہارا پدر کون ہے کیا ہے نام

کہا ماں نے ہے باپ رستم تیرا
زمانه میں ثانی نہیں دوسرا

جهان آفرین تا جهان آفرید
چو رستم سواری نیامد پدید

اور آبا و اجدا کے تعریف کیے
کئی طور سیتے تشفی دیئے

یہ سنکر کے سہراب بولا اوسے — خبر کیوں وہاں ہیجنا ہوے کسے
کہی ماں نے افراسیاب سیتی تو ہو — تیری بس خبر تجہ بولا لیگا او
مجھے تجہ بنا ہے بہت ہی ناک — تو ہرگز نہ ہرلے یہ دلبر خیال
کئی شوق سے تجہی پائے ہوں — دکہیں سو بس جی پر تجہی چاہتے ہیں
تجہی دیکہہ بابکو جیتے ہو کہیں — تجہی دیکہہ دل رات جیتے ہو کہیں
یہ دس برس میں نہیں یا قوت دل — ہجا کرکے رستم پوچہا تہا احوال
یہ میں کہہ کے ہیجے پر بیٹی ہو تجے — غمے اوسکی دلبر لیتے ہوئے
کہی ماں نے پہر اوس دلارام کو — تو شہرت نہ دی بابکے نام کو
مبادا تجہے سنکی افراسیاب — لجادی تو ہے مصلحت نا صواب
چہپا کر ابس کو میرے پاس رہ — یہ راز نہاں کو نکو بس کہہ
یہ سنکر کے پہر ماں سے بولا اوسے — رکہونگے کہا تنگ مجھے اپنے کنے
سکت کیا رکہیگا مجھے افراسیاب — میں جاونگا رستم کنے اب شتاب
پدر کا تو لم نام کر سکتا نہیں — زمین پر کسے ہیں وو نہ ہم نہیں
ترک جنگ جو اورا موده کار — جمع کرکے لشکر کہیں بیشمار
برانگیزم از گاه کاوس را — ز ایران ببرم پی طوس را

میں دیونگا رستم کو تخت و کلاه — بٹہاونگا بر جائے کاوس شاه
پہر آکر میں لے تخت افراسیاب — کروں نوک نیزہ کی پر آفتاب
چو رستم پدر باشد و من پسر — بگیتی نماند دگر تاجور
جو رستم پدر ہے وہ مجہ سا پسر — جہاں میں نہ رہیگا کوئی تاجور
یہ سنکر سخن ماں نے سہراب سے — لگی رونے چشم پر آب سے
بکرتے جتا موٹہ میں باد سا — ہنہلتا تہا یو دریاؤ سا
کہا ایکدن ماں کو مجہ اسپ نہیں — سواریکی لایق کا دکہتے نہیں
سو ماں نے کلہ بانکو کہلا سمیت — بولاکر دیکہایا سمند و کمیت
ولی اسپ سواریکی لایق نہتی — زبردست چالاک فایق نہتی
نہایت اوسے کچہ رخش کو — حلم کر بولا بافتح بخش کو
جو دیکہا تو سب طور شایان اتہا — زبردست قد تہا یا ان اتہا
۱۳۷ نوازند و مالید و زین بر نہاد — بر و بر نشست آن یل شیر زاد
سلح اور گہوڑے سے ہو بے بدل — سواری کیا ہول باہ دل
کہا جلک کاوس کو جاونگا — جہنا تخت رستم کو بٹہلاونگا
کیا جا کے دیرونکو میدان نہیں — یہ شہرت پڑی جو طرف کا نہیں

سپہ مجتمع آ کے ہونے لگی — مقاموں ہو ماں آ کے رونے لگی
کہی میں نہ ڈالی تہی کرنیکو دور — تو ناحق یہہ کیا اوٹھایا فتور
لہو لگا تیری شمشیر سو کا نہیں — ہے گہر میں سبہی کچہ تو ہو کا نہیں
بڑے پہلوا اونے بھیجیں نپنے — سمجہ کیا تو لڑنے چلا رن میں
کہا ماں کو تم کچہ نہ دل بیچ لاؤ — جمع رکھ کے خاطر کو محلوں میں جاؤ
شجاعت میری کسنے پایا نہیں — میں زور اپنا آزمایا نہیں
جو نعرہ میرا برق سن پا نکلی — تو لرزان ہو سینہ ترق جا نکلے
فلک چرخ کہاتا سو اوڑ جائیگا — زمین دہلکی پانی اوپر ایگا
قیامت ہے مجہ زور بازو منی — زمین آسمان ہے ترازو میں
صبر تم کرو میں تو ڈرتا نہیں — بغیر موتکی کوئے مرتا نہیں
میں رستم کو تاہے دی ایرانکی — پہر آخر کو لیتا ہوں تورانکی
بدا کردیا کہہ کے اوس شان سے — لیا رخصت اوس ماں مہربان سے
خبر سنکر خوش دل ہوا افراسیاب — دیا بہیج فوجیں مدد کو شتاب
کہا ہیں بہے آتا ہوں میں تیرے نزدیک — او دشمن میرا ہے میں تیرا شریک
قبولت کیا سنکی سہراب نے — غنیمت سمجہ صاحب داب نے

عزم رکھ کے ایرانکا توران شاہ — چلا مشغل کر کے فوج و سپاہ
وہ نامی پہلوان سرور زر کر — دیا سنگ سہراب کے بیشتر
یکے نام ہومان دگر بارمان — چلے سنگ ہو کر وہ دانا زمان
یہہ دونوکو شہ نے کہا کان میں — کرو فکر یہہ جنگ میدان میں
جو سہراب رستم سے واقف نہو — لڑیں باپ بیٹے یہہ ہو دو بدو
جوان تر ہے رستم کو مارے جیسے — دغا کر کے تم اوسکو مارو تیسے
یہہ دونوکے مرنے ہیں ایران زمین — میرے ہات اویگا تاج و نگین
دغا باز ہر دم لیے سہراب کوں — چلے ملکی ایرانکو دابے سوں
کر ... لشکر میں دلبر دہرو — کنہیں ہے سپید اوس پہ پرکہٹ کرو
بدر را نیاید ... دانہ پیر — رسیدند جان در زہر تیر
قلعہ یک تہا ایرانکی مارک اوپر — تہا نام سپید اوسکا مشہور تر
اوتہا وہاں قلعہ دار نام ہجیر — ١٢٨ پہلوان جو انمرد تدبیر ہیر
او تہا نکل شیر سا رو برو — مقابل ہوا جنگ کو دو بدو
پوچھا نام سہراب نے اوسکے تئیں — او بولا ہجیر ہے دلاور ہو کہیں
لیجا ونکا تجہ سر کو نیزے چڑا — ہما سنکی سہراب آگے بڑا



سو نیزه اونے چند در چند کر | کمر بیچ سہراب کے بند کر
اوٹھایا نکلو بہت ایک قوت کیا | ولی زور بازو نے کچھ نا دیا
تب اوس کر کے سہراب نے نیزه بند | گرایا زمین پر ز پشت سمند
کمند ڈال گردن میں کھینچ لا | رکھا اپنے لشکر میں باندھے گلا
اتھا قلعه میں گژدہم پہلوان | اوسے ایک بیٹی اتھی جودھا جوان
اتھا نام گرد آفرید او سکتیں | لڑائی میں تانے نہیں جھکتیں
تماعد ا رکڑ ا گیا سن سخن | ہوئی بیچ میں دختر شیر زن
پہن بکتر او سرا ور توپ دہر | چھپا کر او زلفاں زره باندکر
کمر باند گھوڑے پہ چڑ بید رنگ | قلعه باہر نکلی ہو ستود جنگ
مثل شیر غریں پکارا کرے | گرج کر کے بادل سا نوا کرے
مقابل ہوئے آن لشکر منے | قہر کے نظر سے لگی دیکھنے
جو سہراب یہ شیر زن دیکھیا | بکڑ کے ہونٹ داتوں ہنسم کیا
نہ سمجھا کہ زن ہے پسر خورد سال | مرے ساتھ لڑنے کو آیا ہے چال
یکایک سہراب پر داب ڈال | لگے تیر بکتر ہو نارے سنبھال
نہایت کو سہراب لے تند پہ ڈھال | کر میں در نیزه دیا ہو یں بنقال

زوران

بسم الله الرحمن الرحیم

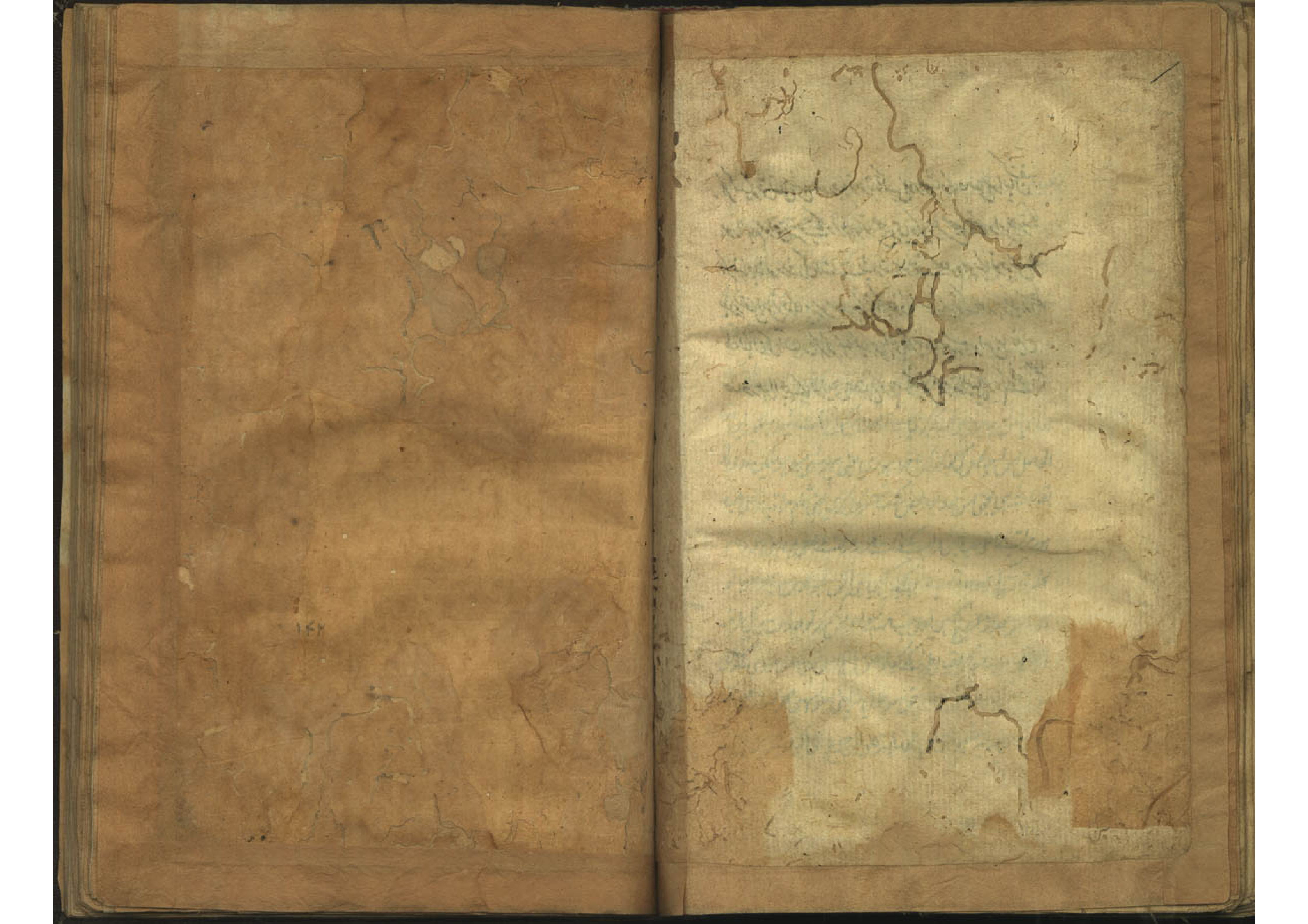
لا اله نہیں کوی معبود برحق الا الله مگر الله تعالی یعنی اله باطلہ عبادت لینے کے لایق نہیں عبادت لینے کے لایق الله بحق ہی ہور او خود بخود ہی متصف صفات کمال ہو منزه سمات نقص و زوال سو یعنی خدا تعالی آپ سو آپ موجود ہی ہور کمالیت کے صفات سو ہی ایک ہی ہور قدیم مطلق ہے ہور پیدا کرنے والا تمام عالم کے ذات و صفات کا ہی پس جو قوت تمام عالم کی ذات و صفات کا او ہی پیدا کرنے والا تمام خلق کے افعال کا وہی ہی تمام افعال جو خلق سو صادر ہوتا ہی اسکی ارادہ ہور پیدا کرنی سو ہوتا ہی اگر اوسکی ارادہ ہور خلقت سو نا ہوی تو بندگان ابنی افعال کی خالق آپ ہوی ای بات غلط ہی کہ مذہب قدریہ کا ہی پس ثابت ہوا نفع و ضر ہور خیر و شر رنج و راحت شادی و غمی سو ای اسکی جو کچہ کہ بندگان بر ہور بندگان سو صادر ہوتا ہی اسکی ارادت ہور خلقت سو ہور حکم سو ہوتا ہے نہ آپ سو نہ اوسکی غیر سو اگر فعلاں آپ سو ہوتو صفتاں ہور ذاتاں بہی آپ سو ہونا یوں ہو تو بندہ محتاج خدا کی نا ہوا یوں نہیں ہیں تو ذاتاں ہور صفتاں ہور فعلاں سبکی اوس سو ہیں نہ دوسری سو جب بندہ اپنی ہور تمام مخلوقات کے ذات صفات افعال کو خدا سو جانیا ہور خدا کو ایک جے

ایک ہے پہچانے تو توحید افعالی حاصل کیا ہور محمد صلعم پیغمبر خدا کی ہیں یعنی محمد رسول اللہ
خدا کی طرف سو پیغام لا کر تمام عالم کو پوہنچانیوالی تو اوتو بی پیدی ہوی مخلوق
ہو سکی اور حادث اوسکی ہوی لیکن ذات صفات افعال اونو کی بہی خدا سو ہی ہے ذات سو
ہور حق تعالی اونکو مقبول و مقرب اپنے کیا ہور واسطے اورونکی سبب جدا اپنے ہور قرب
ہور قبول اونکی کیا اپنی فضل و کرم سو حاصل اوسکا ہی ہی کہ اللہ تعالی ایک ہے محمد کی ذات
صفات افعال سب مخلوق اوس ایک کے ہیں ہور متصرف سبکی ذات صفات افعال میں
وہی ایک ہے ہور جو کچہ ہی سو اوس سو ہی یعنی اوسکی حکم ہور ارادت سو ہی آب سو
یوں جانکر خدا کی یک پنی پر ہور اوسکی تصرف پر ہور رسول کی رسالت پر تصدیق
ہور اقرار کیا تو ایمان حاصل ہوا اسی توحید افعالی کہتی ہیں ہور اللہ تعالی کو ایک
جانکر متصف صفات کمال سو جانیا جیسا کہ حیات علم ارادت قدرت سمع بصر کلام ایہ
سات صفتاں اتفاقا ذاتی ہیں ہور خالقیت ہور رازقیت احیا امات وغیرہم تمام
صفات افعالی کو جو اجمالا جانیا تہا تفصیل سو پہچانیا ہور صفات افعال کی مظاہر علمی
کو جو اعیان ثابتہ ہور صور علمیہ ہور حقیقتاں موجودات کے ممکنات کی ہیں ہور خلق
مراتب داخل ہیں اونکو ذات سو منفک ہور جدا ہور علیحدہ نہیں ہیں جانے
ہور سبتا اوسکی ہیں پہچانیا تو توحید صفاتی ہی یعنی ذات ربکی ایک ہے یو سب صفات

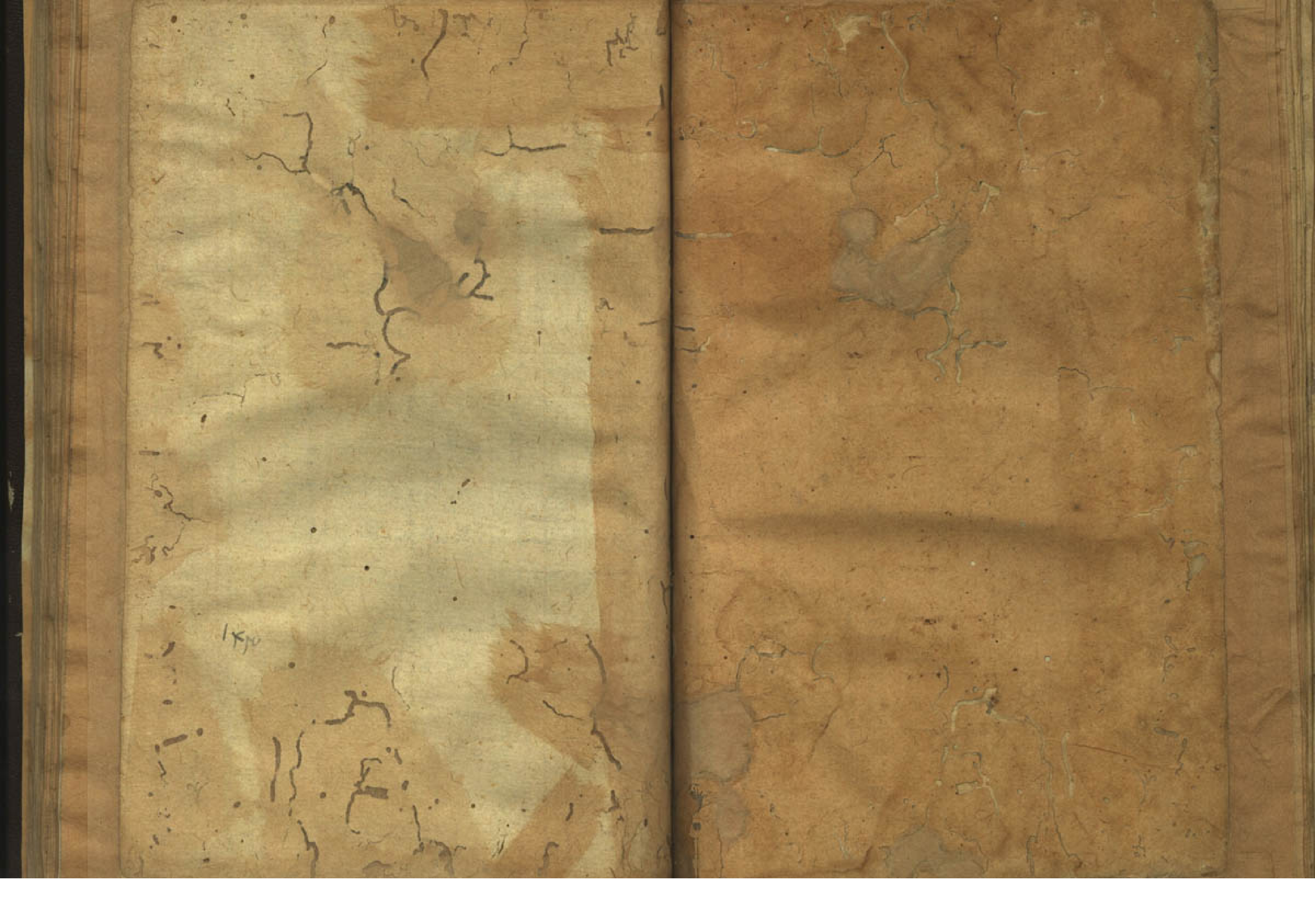
اس ذات کی صفات ہیں ہور جدا نہیں ہیں جانیا ہور تمام مظاہر اوسکی صفات کی ہی منفک
من کل الوجوہ اوس سو نہیں ہیں جانیا تو ہمہ باوست ثابت ہوا اوس میں طرف ہوا
صفات ذاتی ہور صفات افعالی کو مفصل جانیا ہور ایمانی کو ظاہر وجود ہور باطن اس
سب صفات نہیں ذات ہے پہچانیا یعنی حق تعالی کو ظاہر صفات کی رو سو ہور باطن
ذات کی رو سو ہور جامعیت صفات کی رو سو جامع پہچانیا جامعیت کی مرتبہ کو
وحدت کہتے مظہر اتم ہور مخلوق ہور مربوب اوس جامعیت کی مرتبہ کا نور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی حقیقت محمدی جو مخلوق اول ہے سمجہا الغرام اوس ایک کو ظاہر ازروی
صفات کے ہور باطن ازروی ذات کے ہور رب حقیقت محمدی ازروی جامعیت کے
پہچانیا تو توحید ذاتی سمجہا یعنی ذات خدا کی ایک ہے ہور وحدت جو جامعیت کا
مرتبہ ہے اوسکا ہی ہور باطنیت جو مطلق بیشکار تیلا ہی اوسکا ہے یعنی جامعیت کے
رو سو جامع ہور باطنیت کے رو باطن وہی ہور ظاہر یت کے رو سو ظاہر وہی کیا و اصلیہ
ہر صفت سو متصف ذاتیہ ہے نہ کوی دوسرا اوسکی اولیت میں ہور آخریت میں
جو ازلیت ہور ابدیت کے رو سو ہے ہور اوسکی ظاہریت ہور باطنیت میں جو
صفات و ذات کی رو سو ہی ہور وحدت میں جو جامعیت کے رو سو ہی کوی مخلوق
داخل نہیں لیکن اس رو سو ہمہ اوست جانیا تو توحید ذاتی کو جو حاصل حقیقت

بوجھیا ہور موس حقیقی ہوا ہور وحدت حقیقی کو پایا لا الہ وہی وہی الا اللہ
وہی وہی محمد رسول اللہ وہی ہوا وہی یعنی نفی الہ باطلہ آفاقی ہور انفسی ہور نفی موجودات
غیر مستقل کا یعنی موجودات حادث کا کر اپنی حقیقت کتیں موجود اوس سوں جانی ہور
نظر باطن کے اپنی ہستی پر نا رکہ کر توجہ اپنی رب کے ذات کا دیکھی ہور اوسکی شہود میں اپنی
تیں بیخود کری ہور اس بیخودی پر بہی شعور نا رہی تو فنای مطلق حاصل ہوا ایمان اثبات
اثبات ہے مراد الیقین ہور اطلاق کے مرتبہ سوں ہی یعنی ہست محض ہور بود صرف کا توجہ
ہووی اس توجہ میں اپنی تیں گم کری جیسا کہ یوں دیکہتی وقت آئینہ منظور نہیں ہوتا
الحاصل اس توجہ کمال کی بعد ازاں باخود ہووی یعنی بیہوشی سوں ہوش میں آوی تو
بقا باللہ ہی یعنی اس بود بود محض کے سات نزول کری یعنی تمام مراتب داخلی میں
ہور مراتب داخلی میں اپنی واجب کے ذات ہور مراتب داخلی میں اپنی ہور تمام
مخلوقات کے اسو جہ ذات واجب کوں دیکہی یعنی اس سبکو اوس سب سوں جانیا تو
ای نزول بعد از عروج کہی ہی اول جب سب سی اعراض کر کر توجہ ذات رب کی طرف
رکہیا تہا وی جب اگر اقبال طرف کے کیا تو خلق مانع اس توجہ کا نا ہووی بلکہ توجہ
طرف خلق کے کیا تو خلق کو قایم حق سوں جانی نہ اپنی سوں اسی صحو بعد از محو کہتی
ہیں ای مرتبہ شہودی ہی النہایۃ ہو الرجوع الی البدایۃ یہی ہی اکمل مرتبہ کی

اگر کسیکو حق تعالی شرح صدر دیا تو مرتبہ تکمیل ہور ارشاد کی حاصل ہوا ایمان کشف
ہور الہام موافق شریعت کے وارد ہوا تو صحیح ہی ورنہ غیر صحیح مقصود اس عبارت کا
اگر خدا چاہا تو مرشد کی اشارت بشارت سوں خوب معلوم ہو یگا توجہ [illegible]
ہور شغل اس توجہ کا پیر سوں معلوم کرنا اگر خود کیا تو کچھ اعتبار ہو یگا واسطی
طالبان کی آسان کر کر لکہا گیا ہی الہی اگر خطا ہور سہو اس جا نیں
صادر ہوا اچہیگا تو اپنی فضل و کرم سوں بخش بحرمۃ النبی الکریم انک غفور رحیم



١٤٢





باطن من انحیا کری من ذاق عرف ومن لم یذق لم یعرف

بسم الله الرحمن الرحیم اول کلمه طیب لا اله الا الله

محمد الرسول الله لا اله یعنی فتمنوا الموت ان کنتم صادقین الا الله

یعنی لیس فی الوجود الا هو محمد الرسول الله معنی هو الاول هو الآخر

هو الظاهر هو الباطن معنی دویم لا اله یعنی موتوا قبل ان تموتوا

الا الله یعنی فاینما تولوا فثم وجه الله محمد الرسول الله یعنی من رانی

فقد رای الحق معنی سیوم لا اله نیست الا الله هست محمد الرسول الله

هست او را انبا شد کثیر معنی چهارم لا اله سلبیات الا الله اوسط

محمد الرسول الله نهایت معنی پنجم لا اله گفتن الا الله دانستن محمد

الرسول الله شدن معنی ششم در شریعت لا معبود الا الله

در طریقت لا مطلوب الا الله در حقیقت لا مقصود الا الله

در معرفت لا محبوب الا الله

تمام شد

عینیت یکانگی کو کہتی ہیں ہور غیریت بیگانگی کو بولتی ہیں
عینیت غیریت دو وجود ہو ہیں یک وجود میں عینیت کیا آ
ہور غیریت کہاں ہی اگر کہنگی وجود ایک لیکن اوسکی صفات
ہور فعلاں نیں عینیت ہے ہور غیریت ہی تو یو عینیت حقیقی لغوی
ہی ہور غیریت اعتباری یا ہور فہمی ہی کیا واسطیکہ وجود صفات کا
علیحدہ نہیں بندی خدا میں ایسی عینیت ہی نہیں ہور ایسی غیریت
ہی نہیں بعضی کہتی ہیں کہ عینیت غیریت دونو حقیقی ہیں کہ
بندے میں دو حقیقتاں ہیں ایکو جود دوسرا عدم از روی وجود
کی عینیت ہے ہور از روی عدم کی غیریت ہی اسمیں ایک خرابی
آتا ہی کیا واسطیکہ جو غیریت کے عدم کی رو سو ہی سو عینیت کو
مانع ہی کیو واسطیکہ وجود عین عدم ہور عدم عین وجود نہیں
ہوتا اگر یوں ہوا تو قلب حقایق لازم آتا ہی ہور محققاں کے
نزدیک عینیت غیریت دونو حقیقی نہیں ہیں تو تمام احکام
اسلام کی باطل ہوتی ہیں کہ حق تعالی امر و نہی کیسر کیا ہور
ارسال رسل ہور انزال کتب کو واسطے فرمایا ہور دوزخ بہشت

ثواب

ثواب عذاب کیے واسطے پیدا کیا اگر وجود دو نیں ہیں تو خداتعالی
خالق ہور صانع و موجد ہور مکون کسی ایجاد تکوین خالقیت صانعیت
کا نفع ثابت کو ہت کرنا ہی نہ نیت کو ہت دے کہانا جیسا کہ بازیگر
اپنی علم کی صورتاں کا لباس اپنی پر لیکر دستا ہی یوں ہوتا نہیں اگر یوں
ہوا تو خدای تعالی عالم کی پیدا کرنی پر قادر نہوا کہ بازیگر اپنی علم کی
صورتاں کو خارج اپنی مراتب داخلی کی وجود نادیسکر لباس اعیان
ثابتہ کی احکام آثار کا اپنی پر لیتا ہی ہور کہتا ہی حق تعالی قادر
مطلق ہی کہ اپنی معلومات کو خارج اپنی مراتب داخلی کی وجود دیتا ہی
ہور خالقیت کا یہی معنا ہی نہ غیر اسکا ہور انس حادث کو ہور اوسکی
صفات و افعال قدیم کی ساتھ عینیت و غیریت حقیقی ہی ہور واقعی ہور
نفس الامری ہی اگر جانو یا نہ جانو لیکن بندہ جسوقت خدا کی فضل و
کرم سو نسبت اپنی عینیت کے جو اپنی رب کی ساتھ ہی معلوم کیا ہور نسبت
غیریت کے اوسپر غالب نہوی تو کمال بندگی کا ہی ہور بعضی مشائخ یتی میں
عینیت حقیقی بندگی کی ساتھ یوں ہی جیسا کہ روح ہر صفت سو اپنی عین
ہی نہ غیر ہور ہر صفت فعل سو اپنی نہ عین ہی نہ غیر اگر بندی خدا میں

ایسی غیبت غربت ہو تو غیبت حقیقی لغوی ہوی ہور غربت اعتباری
ای غلط ہی کیا واسطیکہ اس غیبت میں غربت ہمی ہی ہور غیبت واقعی
بندی خدا کی درمیانی غیبت غربت دو نو نسبتی ہیں جیا کہ حق تعالی
خالق ہی ہور خالقیت اوسکی صفت فعل ہی ہور مخلوق اوسکی صفت ہور
فعل کا مظہر یعنی اثر ہی تو مخلوق کی ذات صفات افعال آثار کی ساتھ نسبت
اوسکی صفت ہور فعل کی ہی نہ داخل نہ خارج جیا کہ نسبت بازیگر کی ذات
صفت فعل کی ساتھ پتلی کی ذات صفت فعل اثر کی ساتھ ہور حرکت و سکون
کی ساتھ ہی ہور اعتقاد سنت جماعت کا جو استطاعت قرین کردار ہی کہیا
ہیں شاہد اسباب کا ہی اگر خلاف اسکی اعتقاد کیا تو باطل ہی اگر تفصیل
اسباب تو نکی معلوم کرنا تو مرشد کامل کی خدمت میں رہنا ہور اوسی تحقیق
اسباب تو نکی تحقیق کرنا اگر خدا چاہی تو یو پایان طالب دراکو کافی ہیں
واللہ الہادی الی صراط المستقیم   واجب الوجود سو دستا
بیداری میں مرکب پانچ عناصر النو ہی ماٹی پانی آگ باد ہور اوی عناصر
مجازی اصطلاحی ہیں ممکن الوجود سو دستا خواب میں مرکب پانچ
عناصر حقیقی سوای ممتنع الوجود سو دونو کو دیکھنہارا یعنی عالم شہادت

کو بیداری میں دیکھتا ہور عالم مثال کو خواب میں دیکھتا سو ممتنع الوجود ہے
یعنی منع کیا گیا وجود کا یعنی تن نہیں ہی بلکہ دو نو نشان کو دیکھنہارا
نظر ہی اس تینو کو سمجھنہارا جو تہا عارف الوجود ہی نظر سو روح
ہماری دیکھ تینو کو سمجھنی والا روح مقیم عارف لیج او عارف اپنی
ہستی کو پہچانتا ہی شاہد یعنی اپنی ہی اپنی پر گواہی دیتا ہور او شاہد
ہر یک کو ایک ہی متعدد نہیں ہی یعنی روح اضافی ہر واحد کا واحد ہے
نہ زیادہ اس رو سو روح ہر یک کا ایک ہے ہور اگر ہر یک کو جو علیحدہ ہے
اس رو سو متعدد ہور شمار ہی ہور او عارف جو میں فلانا ہوں
جانتا ہی نفس ہے جو مظہر تفصیل صفات کا ہی ہور بغیر قید فلانیت کی
جو میں ہوں جانتا ہی دل ہی جو مظہر اجمال صفات کا یعنی پرتو وحدت کا
ہی جو حقیقت محمدی ہی ہور بغیر قید انانیت کے جو ہی ہی مظہر ذات حق کا
مطلق ہی کا جو احدیت ہے ہے پس اوس ذات ممکن میں وجود ذات اعیان
دیکھنا مشاہدہ ہور ذکر روحی ہی ہور اوس مشاہدہ میں تجلی وجہ ذات کے
دستا معاینہ ہور ذکر سری ہی ہور اوس وجہ ذات دیکھنی ہور دستنی
میں اپنی تیں گم کرنا معاینہ ہور ذکر خفی ہی اوس معاینہ کو فنا فی اللہ

کہتی ہیں ہور بیخودی ہور محویت ہور سکر کا مالقب بولتی ہیں ایس
بیہوشی سوں اوس وجہ خدا کی ساتہہ ہوشمیں آوے تو لقا باللہ ہور سیر باللہ
مع اللہ کہتی ہیں یو نزول دوسرا ہی بعد از عروج کی اسی قرب خاص ہور
اتصال ہور توحید حالی کہتی ہیں جیسا کہ مثنوی میں فرماتی ہیں
اتصالی بی تکیف بی قیاس ہست رب الناس را با جان ناس ہور
اوس وجہ ذات کی متوجہ طرف رخ کرنا توجہ ہور مراقبہ ہی ہور اوس
مراقبہ کو ذکر قلبی کہتی ہیں مراد حقیقت ذکر سو ہی جو نسیان ما سوی اللہ
ہی ای سب باتاں تفصیل طلب ہیں الخ ، اللہ تعالی کہا جا سکتا والسلام
واجب الوجود موجود آپ سوں آپ ہے ہور ممکن
الوجود موجود اوس سو جی نہ آپ سوں پس بلکہ اس دو نومیں ہستی یک
رو سو ہی ہور غیریت ہے ہستی یک رو سو ہی کیا واسطہ وجود کی قدیم
ہی ہور وجود ممکن کا حادث ہے لیکن اوس سو ہی نہ آپ سوں تو یکرو
یعنی حادث ہنی کی رو سو غیر ہوا ہور بغیر علم ہی تو عین ہوا ای بات
بہوت باریک ہی یہاں فہم عالی درکار ہی ہور ارشاد مرشد کامل کا نا چار ہے
اول کچھ نتھا او ذات حق سبحانہ ایس سو

وجود واجب کا

آپ تہا اپنی ذات سوں آپ اپس مشغول تہا جو کسی صفت کی گنجایش نہی بلکہ اپنی
خبر رکہتا تہا نہ غیر کی سوال کیا واسطہ خبر نہیں رکہتا تہا جواب خبر رکہنا صفات
سوں تعلق رکہتا ہی جس مرتبہ میں صفات نہیں خبر رکہنا ہی ممکن نہیں
سوال صفات قدیم یا جدید جواب صفات قدیم ہیں اما ظہور او کا ذاتی
مرتبہ میں مخفی ہی جیسا کہ شراب انگور میں ہور عطر پہول میں سوال اس
مرتبہ کا نام کیا جواب غیب ہویت ہور کنج مخفی بولتی ہیں سوال غیب ہویت کا
معنا کیا جواب ہویت سو ذات غیب کا معنا چہپیا سوال کیا واسطہ غیب ہے
جواب حضور صفات سوں تعلق رکہتی ہی جس مرتبہ میں صفات مخفی تو
ذات غیب سوال کنج مخفی کا معنا کیا پوشیدہ ذات کو بولتی سو کس معنی
سوں اگر کہینگی جامعیت صفات کی معنی سو تو کسی صفت کی گنجایش نہیں
کیوں ثابت ہوا ہور نہ اپنی خبر رکہتا تہا نہ غیر کی کہی ہیں کس رو سو
اگر نہیں خبر رکہتا تہا تو بیخبر تہا نعوذ باللہ من ہذا القول کہ علم ہور خبر
١٤٧ صفت ذاتی ہی ہور عقاید اہل حق کا یو ہی کہ تمام صفات ذاتی ہور
صفات افعالی قدیم ہیں جب کہ قصیدہ امالی میں فرماتی ہیں کہ
صفات الذات والافعال طرا قدیمات مصونات الزوال

جیسا کہ ذات قدیم اوس صفات قدیم ہور بولی ہیں کہ صفتاں قدیم اما ظہور انکا
ذاتی مرتبہ میں مخفی ہی جیسا کہ شراب انگور میں ہور عطر پھول میں اس بات سیتی
معلوم ہوتا ہی کہ صفات قدیم لیکن بیکار تو تعطیل ہوا یو مذہب معطلہ کا ہے
نا اہل حق کا ہور صوفیہ کہتے ہیں کہ صفات ذاتی او ہیں جو ظہور انکا منظہر
پر موقوف نہیں ہور محال او ہی کہ علم و خبر صفت ذاتی ہی ہور نزدیک اہل
حق کے انفکاک ذات صفات میں محال ہی کیا واسطیکہ ذات بغیر صفات کے
ناقص ہور ناقص لایق الوہیت نہیں ہور صفات بغیر ذات کی عدم ہور بعضا
کہی ہیں کہ حضوریت صفات سوں تعلق رکھتی جس مرتبہ میں صفات مخفی ذات
غیب ہو حضوری کس سوں ہور غیب کس سوں اگر اپنی پر آپ حاضر نہیں تھا ہور
اس سوں آپ غایب تھا ہور بعد از حاضر ہوا تو تغیر تبدیل اوسکی ذات صفات
پر لازم آیا پس ہوا الآن کما کان کہاں رہا ہور محققان فرماتی ہیں
کہ لا تغیر فی ذاتہ ولا فی صفاتہ بحدوث الاکوان یعنی خلق کی پیدا کرنی سوں
اوسکی ذات صفات متغیر نہیں ہوتی ہور یہی کہتی ہیں کہ اول غیب سوں
ارادہ کیا ہور اسکو بوجہا کہ میں ہوں اس سوں معلوم ہوتا ہی کہ حق
اپکو آپ اول جانتا نہیں تھا بعد از جانیا حال آنکہ علم و ارادہ صفت

ذاتی

ہی ہور مانند ذات کے قدیم مطلق ہیں نہ مقید ہی فرماتی ہیں کہ اس مرتبہ
کو حقیقت محمدی کہتی ہیں اگر علم ذات بذات کو حقیقت محمدی بولی تو
ذات محمد کی قدیم ہوئی اگر حادث کہی تو علم حق جو صفت ذاتی ہی حادث
ہوئی صہ صہ قولک المجہولہ ہور پیغمبر علیہ السلام فرماتی ہیں اول ما خلق اللہ
نوری و روحی و عقلی و اول ما خلق اللہ القلم دلایل عقلی ہور نقلی سوں ثابت
ہوتا ہی کہ ذات محمد کی حادث ہے نہ قدیم احدیت کا معنا ذات بلا اعتبار صفات
وحدت کا معنا یک قابل محض واحدیت کا معنا ذات با اعتبار صفات بلا
اعتباری کی وسوں ذات بے صفت ہوئی ہور وحدت میں جامع ہور واحدیت
میں با صفات سوں کس اعتبار ہی کہتی ہیں کہ آکی کیوں نزول کیا اسباب تین
بیان اشکال آتا ہی کیا واسطیکہ ذات صفات حق کے نزول ہور عروج سوں پاک ہے
اگر کہیں کہ نزول ہور عروج سوں پاک ہی لیکن نزول کیا ہی کس طور سوں ہور
ماحصل بیان کا کیا ہی اگر علم حق میں بلا اعتبار ہور با اعتباری ہور اجمال
تفصیل ثابت ہوا تو علم حق بندہ کا نکی علم سر نکیا ہوا ہور نزدیک متکلمین
کی حق تعالی کو تیں علم اپنی ذات صفات کا حضوری ہی نہ حصولی ہی کیا
واسطیکہ ذات صفات خلق کے حق سوں کبہی غایب نہیں اگرچہ غیب صفت

ذاتی ہی ہور بہی کہی ہین کہ اوس تمام قابلیتان کی موافق آپکو بہر پایا
اوس مرتبہ کو عالم ارواح کہتی ہین حال آنکہ حق تعالی اپنی قابلیتان کی
جو آپکو بہر پایا سو مرتبہ داخلیمین ہی نہ مظاہر خارجی مین ہور تمام
مراتب داخلی قدیم ہین ہور عالم ارواح حادث ہی حدیث بہو مین
آیا ہی کہ ان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام یعنی حق تعالی
عالم ارواح پیدا کیا آگی عالم اجسام کی دو ہزار برس پس اس حدیث سوں ثابت
ہوا کہ عالم ارواح حادث ہور مخلوق ہی ہور تمام مراتب داخلی رب کے
قدیم ہور غیر مخلوق ہین نہ حادث و مخلوق ہور کہی ہین کہ اہل
کامل ایسی کہتی ہین کہ یو تمام مراتب اسمین جمع اچھین کسی ربو سو اگر از روی
وحلول ہور دخول کی روسو تو غلط محض ہی اس باتان کو تمیز دیا ہور
مراد ہور مقصود اس باتان سو عارفان کرن کیا ہی سو کہونا ہور معلوم
کرنا اگر نامعلوم کر کر اس باتان پر تقلید سو ثابت رہیگی تو جایز نہین
کیا واسطیکہ تقلید حقیقت کا درست نہین تقلید شریعت کا فرض ہی
حضرت مولانا مرشدنا قدس سرہ فرماتی ہین کہ مقلد شریعت کا
شیرین دہن ہی مقلد حقیقتکا ہی ترش دندان

مانند

مانند آسیم ہین نہ مثل سراب ہم — شیر و شکر ہین لیکن نہین ہین شراب ہم
بیخود ہوی ہین جب سون محبت کی مستیتے — حق حق سوں پا ہوی ہین حقیقت کی آب ہم
دلبر کا وصل و ہجر کی دریا و ناو مین — ماہی ہوی کبہی کبہی حبل حباب ہم
نہین شوق ذرہ دلمین فراق و تاب کا — ہا تو نے پیو کی بچین مثل رباب ہم
استاد نی ہماری پڑہا اور دکی پٹی — بولیا ہی جون سو و ہنجر لکہا کتاب ہم
دیکہی پیا کی درس کری ہر رسمنی — آیت ہے ہر اکہا ہین سورہ ہین ہور کتاب ہم

شہیر دستگیر کے ارشاد و فیض سے
ای نور پایی راہ سراد و صواب ہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتی حمد اوسکو سزاوار ہی — جسی پیو وحدتکا بستار ہی
تجلی جو پہی ذاتکی ذات پر — الیس تجو الیسمین دکہلا سبر
دسی خوب وحدتکی دریا تمام — تہا اوسمنی کچ لیا کثرت کا نام
تدان یون اتہی حقیقت ساری صفات — کہ جون ذات مین ذات ہو علم ذات
دولی چار پایان اعتبارات ہین — او دیکہی تو چار رون ہی پکڑات ہین
کہی اعتبار اوسکو اول وجود — بجہی تی لگیا علم و نور و شہود

کر نیکی اگر سلب اس چار کو ؛ احد کر کی بولینگی ستار کو
اگر گرچہ ثابت نہ کہنگی ہیں ؛ اوسی ذات واحد کہینگی ہیں
یو وحدت حقیقت محمد کی ہے ؛ سکل صفت سب یو احمد کی ہے
یو مجمل کیا مرتبہ ذات کا ؛ سمجھ دیکھنا مغز اسبات کا
کروں تو بری اسکی تفسیر ہے ؛ کرد و چار بات تو نسی تقریر ہے

مرتبہ الوهیت

تجلی کیا پھر اس ذات پر ؛ مفصل دیکھیا آپ آپنی بہتر
ہوا علم خالق کا مخلوق کو ؛ ہوا علم رازق کا مرزوق کو
ولیکن ہیں سب سو پھر چار بات ؛ دسی ہیں یو صفت ہور اظہار بات
دہی علم و قدرت ارادت حیات ؛ ولی ذات میں ہیں یو چار صفات
یو چاروں سو پھر تیں پیدا ہوئے ؛ یو سب ملکو سا تو ہو پیدا ہوئے
او تینو سو سمع و بصر ہور کلام ؛ رکھی یو امہات صفات اونکا نام
اول مرتبہ او تہا عین ذات ؛ اتا بولتا ہوں یو ذات و صفات
الوہیت اس مرتبہ کا ہی نام ؛ حقیقت یو انسان کی ہی تمام
سریکیا علم میں کلہم اجمعین ؛ کیا یں غنی ہوں عن العالمین
یا

بو اسما سبی کا سب ہے ظہور ؛ غنی کر ابکو جو بولیا غفور
او قدوس کو خلق سو کیا ہی کام ؛ کسی سو او محتاج نیں ہی سلام
ولیکن جو اسما ہیں مشروط ہیں ؛ وو سب اپنی شرطوں سو مربوط ہیں
کہ رازق کو مرزوق درکار تہا ؛ یو خالق کو مخلوق ناچار تہا
ہمارا وجود اوس سو قایم ہوا ؛ ظہور اوسکا ہما سو دایم ہوا
ادہر تی ہوا او سطرف احتیاج ; ادہر تی تو لازم ہوا لا علاج
یو وحدت کے تفصیل بولیا تمام ; سمجھ دیکھنا دل ستی یو کلام
محقق کہنی گی اوسی ناوں ہیں ; کتی مرتبہ ہور کتی ناوں ہیں
ولی یو بہی ہی مرتبہ ذات کا ; اجوں فرق لیتا ہی کسی بات کا
کیا ہوں مطول کو کر مختصر ; دیکہو دل میں تجویز کر سربسر
کتاباں میں لی اوسکا مذکور ہے ; یو حضرات خمسہ سو مشہور ہے

مرتبہ روح

تجلی جو خارج منی کی ظہور ; ہویدا ہوا ہی ادسو قت نور
کتی اوسکو مخلوق حق کا قدیم ; کہ یو ذات سو ہی ہمیشہ ندیم
اگر علم مطلق لگیکا تمام ; محقق رکہیں نور کا روح نام

اگر علم حق کا جو ہوی سر بسر — اوسیکو کہتی عقل اول نگر
اگر علم ایسا اوسی ہوی مدام — قلم کر کی رکہتی ہیں صوفیا نام
مناسب سو وصدت کی پہر جا بیان — ہویدا ہوی پہر کر اظہار یان
ہیولا ہوا ہی بجای وجود — ہوا جسم کل سو بجای شہود
طبیعت جو کل ہی سو ہی علم تو — ہوا شکل کل اوسمنی نور جو
حدوث اوسمنی یان لی تج جلیا — قدم تو لتی ہی سو جو تا جلیا
سمج دیکہنا تجکہ تو انصاف کر — مطول کو بولیا ہوں کر مختصر

کہ جو یو تفصیل پایا تمام — رکہی ہیں یو عالم مثال اوسکا نام
اگر علم مطلق کل سر بسر — کہتی آکو اوسی روح انسان کر
اگر اپنی فاعل کا ہوی علم جو — رکہیں نام ملکوت اعلی کو تو
او اجسام میں نت تعلق دہر کی — و لیکن نہ پہر کر تصرف کری
اگر علم اوسکا ہوی اوسکی اوپر — کہیں اوسکو ملکوت اسفل
تعلق رکہی ہور تصرف کری — ہمیشہ او اجسام میں نت بہر
بتا یہا نتی پہر جا ربیعہ ہوئی — جو وصف تعین تہی سو ہویدا

ملکانی

میکائیل یک ہور دوجی جبرئیل — تیجی اسرافیل ہور رہیں عزرائیل
اودہر آتی یوں فیض پونچای یان — اودہر آتی اتر کرتی آئی یہان
یو ملکوت اسفل کو کچہ کام ہیں — بجز جسم او نکا سر انجام نیں
ہوا ہی اتا جسم درکار یان — پہر آیا بہوت کثرت کا بازار یان

عناصر جو دنیا منی چار ہیں — وہ سب جسم کرنیکو درکار ہیں
بنا عناصر سو حق کا لبد — اتہا او جو آدم کا ظاہر وجود
الس روح کو پہونک اوسمیں تمام — رکہا جگ میں آدم کرکر اوسکا نام
اول روح میں تہ لطافت اتہی — ولی جسم میں پہر کثافت اتہی
اوسی روح کو جگ میں کتی ناون ہے — کتے مرتبہ ہور کتے تہاون ہے
جمادی نباتی کئی ہیں قرار — یو حیوانی نفسانی سب ملکہ چار
اوسی دن ہوی چار نفس تمام — کہتا پانچیں چار و دیکہو انجام
و آدم میں چار و عناصر ہے — ولیکن اودہر کو تاثیر ہے
جہاں لگ لکہوں بہوت بستار ہے — مناسب سو وصدت کی یو چار ہے
کہتا ہوں یو حضرات خمسہ بیان — یو ہیں مرتبہ عارفاں کو عیان

بر دو هور سمجا چهوڑ دلین شاد
ونعا سو کر وجیو مین عاشق کو یاد

رساله ... اجمالا من تصنیف حضرت سید محمد المعروف
... پیر صاحب قدس الله سره

بسم الله الرحمن الرحیم

غیب هویت بجای سر هے هور تعین اول بجای سینه هور احدیت هور واحدیت
بجای بر دو دست تعین ثانی بجای ناف قوس وجوب و قوس امکان بجای
بر دو پای بو صورت مراتب آئینه هوی هور ذات اپکو اوسمین دیکها
هور پایا اوس یافت بکر کو روح الروح کہتی ہین اس اعتبار کہ روح الروح
نور صرف هور منزه هی عقل کل کہتی ہین هور اس اعتبار جو قابل تشبیه کا هی
نفس کل کہتی ہین روح الروح بجای وحدت عقل کل بجای احدیت نفس کل
بجای واحدیت جب واحدیت میں اعتبارات ابو وجود علم نور وشہود ثابت
ہین نفس کل مین بهی چار اعتبار ہین طبیعت کل هیولا شکل کل جسم کل نفس کل نے
اپنی کو حامل خواص و طبایع هون کر کر جانا سو طبیعت کل ہین حامل صورت
کر کر پایا سو هیولا هوا ہین حامل هور اشکال هون کر کر جانا سو شکل کل

هور اپکو حامل ابعاد هون کر کر پایا سو جسم کل جب روح الروح اپنی
قابلیت صوری پر نظر کیا سو صفا پیدا هوا نظر کر کر خواہش ظهور کا کیا سو
ہمہ ... هوا خواہش کر کر حرکت کیا سو بارا بار حرکت کر کر غور کیا سو آگ
آگ غور کر کر ہین او صورت اندر سو باہر آئی سو پانی او پانی صورت
قرار پکر کر دسنے لگی سو ماتی اس صورت کو ... لی کہتی ہین پهر او صورت
آئینه هوی هور اوسمین بار دیگر اپکو پایا سو اوسی یافت بکر کو قلب
کہتی ہین او قلب اپکو اس منزه صورت سو پایا سو اوس اعتبار کو
روح علوی کہتی ہین هور متصور هور متشکل اس صورت سو پایا سو
اوس اعتبار اوسی روح سفلی بجای واحدیت هے هور اوسکی چار اعتبار سو
جمادی نباتی حیوانی انسانی جس اعتبار کہ حامل قوت انجماد کا هے
روح جمادی کہتی ہین هور اس اعتبار جو حامل قوت متحرکه هور حس کا هے
هور نشو ونما کا بهی روح نباتی کہتی ہین هور اس اعتبار جو حامل قوت متحرکه
هور حس کا هے روح حیوانی بولتی ہین هور اس اعتبار جو حامل قوت
مدرکه هور نطق کا بهی روح انسانی کہتی ہین جب غیب اپنی قابلیت پر
نظر کیا هور خواہش اظہار کا کیا اور اراده روح کا بکر اسو سو ...

۱۵۲

اسی ہوا مین دو خاصیت پیدا ہوی گرمی ہور سردی بعد ازان او ہوا
متحرک ہوا ہوا بار پیدا ہوا اوس حرکت کے سبب سے او گرمی جیتے سو
آگ پیدا ہوی آگ غور کر نہین او سردی بالکل کر پانی ہوی اولے
موج مارنی سو اگ جگ ہاتی پیدا ہوی ہوا یچہ عناصر پیدا ہوی اوس
عناصران کو حق تعالی مرکب کر تن پیدا کیا بعد ازان نور روح الروح
فلک کے واسطے سو اس تن مین آکر متصرف ہو کر آدم نام پایا جب کہ خدا تعالی
فرمایا ہے فاذا سویته ونفخت فیه من روحی بار دیگر پہر اسکو اوس تن مین پایا
سو اوس باقت مکر کو دل کہتی ہین جو نطہر اوسکا مضغه ہے پہر اوس اعتبار
جو اسکو تن سو ہور صفات جسمانی سو مجرد ہور منزہ پایا جان ہور
روح کہتی ہین ہور اس اعتبار جو تن مین متصرف ہو کر تن کیچہ پرورش مین
مشغول ہوا نفس کہتے ہین روح بجای احدیت ہور دل بجای وحدت
ہور نفس بجای واحدیت ہور امارہ کی لوامکی ملہمکی مطمئنکی بجای اقتدارات
اربعه ہے

یا فتاح

بسم الله الرحمن الرحیم

مینی یہ نکتہ کیا ہی انتخاب — یعنی ہر حرف مقطع از کتاب
گنج سربستہ ہی از اسرار غیب — علم اوسکا ہی خدا بی شک و ریب
ہی یہ راز ستر خدا ہر ایک حرف — ہی نہان قطرہ مین دریای ژرف
مصطفی کو پہلی علم اوسکا دیا — عقل کل کی ساتہ پہر نازل کیا
اسکی معنی سی جز الله و رسول — کوئی نہین آگاه از اہل عقول
کہتی ہین چند عالمان مستقیم — کہ ہی یسین اسم قرآن عظیم
صاحب اتقان نین یون ہی لکہا — یعنی ہی یسین یک اسم خدا
بعض کہتی ہین ہی اس سورہ کا نام — ہی خبر مین کہتی ہین خیر الانام

ان الله تعالی قرء سورة طه ویس قبل ان خلق السموات والارض بالف عام

بیگمان تحقیق ایزد نی پڑہا — سورهٔ طه و یسین بر ملا
پیش از خلق زمین و آسمان — مدت یک الف عام ای مومنان

ہی مو یہ گفتۂ خیر الانام یعنی ہی یسین اس سورہ کا نام
اسطرح سی کئی مفسرین لکہیا سات ہیں قرآنمیں نام مصطفیٰ
اون سی یک یسین ہی سب الی آل یسین ہی کہا ہی ہیں سبہی
قیصری کہتی ہیں کہ یسین مراد یوم میثاق ایست ای نیکو نہاد
سین سی اسرار سر عارفان [illegible] خدای مجیب دان
صاحب بحر الحقایق میں کہا یہہ قسم ہی یاد کرتا ہی خدا
کہاتی ہیں یمین نبوت کی قسم اور تیری سر مظہر کی بہی ہم
اور یہہ بعضے مفسرین لکہیا اصل میں یسین یا انسین تہا
لیک کثرت سی ندا کی روز و شب ہو گیا یسین بافواہ عرب
یعنے ای انسان کامل نیک پی اکمل انسان رسول اللّٰہ ہی

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم
لکل شی قلب وقلب القرآن سورۃ الیسین

یعنی ہی قلب از برای جملہ شی قلب قرآن سورۂ یسین ہی
جو کہ ہیں تمکو لشکر قرآن دیا قلب لشکر سورۂ یسین کہا
کہتی ہیں حضرت پیغمبر نی کہا سورۂ یسین کو جسنی پڑہا

[illegible]

قاری کی لکہتی ہیں شباب کا تبین دس ختم قرآنکا ثواب
اور ہی سورہ متمم اسکا نام اپنی خوانندہ پر کرتی ہیں تمام
کار خیر و نیکی ہر دو جہان پاک کرتی ہیں کہ نسی قہر زمان
اور سورہ واقعہ اسکو کہا کہ ہی دفع ہر بدی و ہر بلا
اور سورۂ [illegible] کرتی ہی حاجت روا اوسکی تمام
کہتی ہیں یوں خواجہ ملک وجود سورۂ یسین میں جا سیکی سود
ہیدہ بیا دہ بوقت نزع جان دہ بکمور و دہ بجز بیگمان
ہیں مفتاح ہی سید کا سیا اور یا حرف ندا ہی بالیقین
یعنے سن ای سید جملہ بشر اور اس آیت کی مفسر نی خبر

قال رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم انا سید ولد آدم

قول پیغمبر ہی اسکو کہ تو سید یعنی میں ہوں سید آدم نژاد
کہتی تہی کفار مکہ برملا تو رسول حق نہیں یا مصطفیٰ
ہر تسکین رسول محترم آپ کہا ہی حق نی قرآن کی قسم

یس والقرآن الحکیم

یعنی یس ای سید جملہ امم ہمکو اس قرآن محکم کی قسم

یا کہ ہی حاکم بحق یا ہی حکیم   یعنی پر حکمت ہی قرآن عظیم

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

ہی تو تحقیق ای محمد نامہ بر   اون رسولوں سی کہ آئی ہیں بشیر

عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

بر طریق راست و بر راہ درست   وہ رہ توحید ہی ہو سر بسر

یا کہ تون بھیجا گیا ہی ای کریم   بر طریق استقامت سو مقیم

تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ

یعنی قرآن فرستادہ شدہ   ایزد غالب سی بر خلق آمدہ

اور پڑہنا ہی حفص با نصب لام   پس یہ ہی مفعول مطلق لا کلام

بھیجا قرآن کو ہی اوسنی بھیجا ہی   قوی سلطان ملک جاودان

الرَّحِيمِ

مہربان خلق پر ہی تمام   روز و شب رحم و کرم ہی اسکا کام

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا

تون بہان بھیجا گیا یا مصطفیٰ   تا ڈراوی انکو از قہر خدا

مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ

الم انذر

تہی نہ منذر جنکی ابا ای قریب   ہی نہ او ریہم انجہا سچ نبی نصیب

تہی وی او نپر نا آیا حکم ران   ہوگئی گمراہ از طول زمان

یا ڈرا او نکو از قہر شدید   جتنی منذر انکی ابا تہی بعید

عبد اسماعیل میں کہ تہا نبی   انکی تہی منذر جد و ابا سبہی

فَهُمْ غَافِلُونَ

جسنہ بی خبر از راہ دین   ڈرتی تہی از شرک رب العالمین

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ

بیگمان ثابت ہوا قول عذاب   خود با کثر کافران دین خراب

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

قول تہا یہ کہ بہر دینگی ہم جحیم   قوم جن و انس سی جو ہیں لئیم

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

پس نہ ایمان لاویںگی یہ قوم زشت   اور مرینگی کفر پر یہ بد سرشت

ہمکو تہا معلوم از علم قدیم   کہ مرینگی کفر پر بی مستقیم

۱۸۵ جیون ولید زشت و بوجہل لعین   اور فوج انکی ز قوم مشرکین

إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا

ہمنی تحقیق از رسول مجتبی مشرکونکی طوق گردن ہیں کیا

فہی الی الاذقان

پس ہیں در اغلال بہاو ربڈی گردنوں تن تا زنخدان ہیں پڑی

کہ ہلا سکتی نہیں ہیں اپنا سر کر نہیں سکتی ہیں پیش پا نظر

فہم مقمحون

پس ہیں قوم مشرکان سردر ہوا سر اونہو کا ہوا میں رہ گیا

کہتی ہیں بوجہل نی کہا ہی قسم در میان مشرکان ہمقدم

کر میں دیکھونگا نبی کو در نماز انکا سر کاٹونگا با دست دراز

ایکدن دیکھا کہ پڑہتی ہیں نماز لیچلا ایک سنگ ہاتہوں پر فراز

جب پہنچا سنگ لیکر بیدرنگ تا کہ مارے اوسکی سر ساجد پر سنگ

ہاتہ اونکا طوق گردن ہو گیا سنگ کا وہ دست موطن ہو گیا

تک نبی مخدوم نی کوشش کیا تب ہوا ہاتہ اوسکی گردن سی جدا

پہر لگا کہنی یوں مخزوم دگر کہ میں توڑونگا سر خیر البشر

دوہیں وہ ظالم اوٹہا کر لیچلا پاس جب پہنچا تو اندہا ہو گیا

حق نی کی تمثیل قوم مشرکان مردم مغلول سی ای مومنان

جسطرح

جسطرح مغلول ہی رفتہ رکار معطل کار سی ہی لیل و نہار

ویسے ہی ہمنی رکہا ایذا سی باز مشرکونکو جب تہی پڑہتا تہا نماز

وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا

ہمنی آگی اونکی یک دیوار کی اور یک دیوار پیچہی سی کہڑی

فاغشیناہم فہم لا یبصرون

ہمنی ڈہانپی مشرکونکی آنکہہ پس پس نہیں وی دیکہتی اب پیش و پس

یک محقق کا سخن ہی بر محل سد پیشیں ہی حرص طول امل

اور سد پس ہی غفلت سر بسر از معاصی گذشتہ بیخبر

جکی دو حایل ہوئی الستی پیش و پس قدرت حق کس طرح دیکھی وہ خس

اوسکو نہ آیا نظر نور ہدی گم ہوا اوسکا کورسی راہ خدا

وسواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم

اور یکساں ہی بقوم مشرکیں آیا تو اونکو ڈراوی یا نہیں

لا یؤمنون

۱۵۹

لانکی ایمان نہ یی قوم پلید جاونکی دنیا سی بر کفر شدید

ان پر تہا یہ حکم تقدیر ازل کہ مریں بر کفر جب آوی اجل

اِنَّمَا تُنْذِرُ

تو نہیں جز اسکی کہ آگہ کری کہ ڈرا ہوے انکو رو برو

مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ

نفع ہے او سکو ڈرانیکا کہ یہان پیروی کرتا ہی قران کی بکان
وعظ قرانی کو باسمع قبول

وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ

اور ڈرتا ہی خدا سے درنہان یا کہ دل سے نہ نمود مردمان
یا ڈرے حق سے از نار شدید کہ ہی غایب آج کل ہوگی پدید

فَبَشِّرْهُ

پس بشارت دے اسے تو بر ملا یعنے ڈرنی والی کو یا مصطفی

بِمَغْفِرَةٍ

ای بعفو ہر گناہ ماضیہ یعنے حق بخشیگا روز قاضیہ

وَاَجْرٍ كَرِيْمٍ

اور بپاداش گران سود مند یعنے جنت کی ہین باغ دلپسند
یہہ روایت ہی در اسباب نزول کہ بنی سلمہ نے کی عرض از رسول

تم ہماری

که ہمارے گہر ہیں سب مسجد سی دور کر بنا دین خانہ مسجد کی حضور
آپ فرماتی ہین کیا یا مصطفی آیت آئی از جناب کبریا

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى

ہم جلاتی مردہ کو ہین بیگمان یعنے بخشیں ہیں تن مردہ میں جان
یا دل مردہ کو جنکو رہا ہی نہ زر زندہ کرتے ہیں اوسے با ذکر و فکر

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا

اور ہم لکہتی ہین جو بہیجا ہی پیش اگی جو بہیجا ہی از اعمال خویش

وَاٰثَارَهُمْ

اور کہتی ہین چہوڑ جو پیچہی نشان نقش پا انکا ہی ہر مسجد میان
ہر رہ مسجد میں جو خطوہ عیان نیک خطیہ کا ہی ماحی بیگمان

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

اور ہر یک شی جو ہی در علم اله سربسر ہمنی رکہا اوسکو نگاہ
یا کیا ہمنی بیان جملہ شی کی جو خدا کی علم میں موجود ہی

فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ

در عیان دفتر ہر دو سرا کہ ہی وار روشن ملک بقا

یعنی ہے سی لوح محفوظ اوسکا نام | ہے سپہر ہفتمیں اوسکا مقام
بعد اسکی آیت کی خضر نے کہا | یوں ہی ہی سلسلے سے فاش در ملا
جو کچھ رہوا ہی ملکا نو نکی بہم | لکھتی ہیں یادداشت کر نقش قدم
ہی بخاری اور مسلم میں لکہا | اسطرح حضرت پیمبر نے کہا
ہی کثیر الخیر دو دہ اہل نماز | [illegible]
بعضی کہتی ہیں کہ ہی آثار عام | شامل نیک و بد مردم تمام
جسطرح تعلیم علم دین جان | یا کہ از بہر مساکین وقف نان
یا کہ صدقہ جاریہ بہر خدا | جیسی چاہ و مسجد و مہمانسرا
اثر بد جیسی درخت خاردار | یا بنای خانہ از بہر قمار
فرمایا کہ اس سب کو لکھو | در خور اعمال پاداش انکو دو
ہیں [illegible] مکافات عمل | آویگی یک روز مردم پر کل
در مکافات عمل کا آویگا | جو بیان تو نے کیا ہی یاد رکھا
اگر جو بویا ہی کریگا تو درو | کاٹیگا گندم ہی گیہوں جو سی جو

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ

او بیان کر اہل مکہ سی مثل | حال اہل انطاکیہ کا ہر محل

اذ جاءها

إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ

آئی جب بستی مین وہ پیغمبران | بہیجی عیسی یا کہ شمعون کو عیان
کہتی ہیں راوی کہ جب پیغمبران | پیش رفع جود بار اوج آسمان
یا کہ شمعون الصفا نی بعد رفع | کہ خلیفہ اوسکا تہا با علم و نفع
دو حواری یحیی و یوحنا کو | [illegible]
یا کہ صادق او صدوق جو [illegible] | انکو بر انطاکیہ بہیجا روان
شہر کی پاس آئی جب بہ نیدہ نورد | وہاں نظر آیا انہیں یک پیر مرد
گوسپندان چرا تا تہا وہاں | کہ سلام او سر کیا جیسے رہ روان
اوسنی پوچہا کون ہو آئی کہان | کس لئی تشریف لائی ہو بیان
دو نہی احوال سب ظاہر کیا | پیر کو اس حال سے ماہر کیا
یعنی ہم دونو ہیں عیسی کی رسول | آئی ہیں تا دین کرواویں قبول
کرتی ہیں تعلیم دین شام و پگاہ | راہ گم کردہ کو لاتی ہیں براہ
سیر نہیں تبعیری کی ازدین پناہ | رکہتی انکو صدق دعوی کا گواہ
بولی آزر رکہتی ہیں اسکا خطاب | حجت روشن لسان آفتاب
کرتی ہیں از ذر مرض کی دوا | ابرص و اکمہ کو بخشی ہی شفا

پھر بولا کہ نزدیک ہی مدت مدید   ہی میرے بیٹی کو آزار شدید
سب طبیباں کرتے ہیں اوسکی علاج   پر بجا آتا نہیں اوسکا مزاج
گر کرو تم درد کی اوسکی دوا   اور تمہارا ہاتھ سے پاوے شفا
جانوں تمہیں برحق تمہارا ہی خدا   لاؤں میں ایمان اب او سب بر ملا
یک دعا الٰہی پر حبیب اوسکی کری   دم میں اوسکو صحت کامل ہوئی
جب تو آیا او کیا انکو نمیں جا   دم میں اوس بیمار نیں پائی شفا
لایا ایمان پیر مرد نیک پی   ای حبیب اوسکا لقب نجار ہی
ہی گروہ سابق الاسلام سی   صاحب یٰسین کہتے ہیں اوسکی
بعد ششصد سال سے اسی سال   قبل از پیغمبر آخر زمان
رکھتا تھا تصدیق ختم الانبیا   تھا بجان گرویدۂ خیر الورا
الغرض انطاکیہ میں سر بسر   جب ہوئی فاش ان رسولوں کی خبر
ایک عالم کا بھلا ہونے لگا   لاکھوں ہی بیمار نیں پائی شفا
ان دنوں انطیخس رہا شاہ   بت پرست و ظالم و گمکردہ راہ
جب انکی حال کی پہنچی خبر   ہو گیا مارے غضب سے سر بسر
تب بولا یا شاہ نے اپنے حضور   جا کہنا سی حق کہنا تب ضرور

عالم کی

یہہ کہا خالق تمہارا ہی خدا   اور عرش و کرسی و ارض و سما
اور کرو اقرار کہ خالق تمہارا ہی   رزق و جان بخشندہ پروردگار
اوسکی غضب میں بجلی پڑی ہوا   سخت بد ہی شہ کے پھیر دیا
اپنی ہاتھوں سے باقی ہو بہانہ   سخت بی فہمی سے الکا پوچھنا
جب کہ ہود عوت سے آگا ہوا   ہو غضب دونوں کو زندان میں کیا
یہہ حقیقت سنکی شمعون الصفا   آیا تا ہو دادرس اس ظلم کا
جانتا تھا اندازۂ ہر دو سی   کی خواص شہ سی پہلی آشنائی
خاص شاہ سی پہلی ملا   ہو گیا اونکا خیرخواہ و آشنا
اپنی دانائی و حکمت کی سبب   خاصۂ سلطان ہوا وہ پر ادب
حق پی آگاہی خیر البشر   مجمل اس قصہ سے دیتا ہی خبر

اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ

یاد کر جب ہم نے بھیجا رحم کر   سو اہل انطاکیہ دو نامہ بر
159 یعنی عیسیٰ نے او شمعون نے   بھیجے دو قاصد ہمارے امر سی

فَكَذَّبُوهُمَا

پس اونوں نے دونوں کو جھوٹا کہا   صاحب قریہ نیں زندان میں رکھا

فَعَزَّزْنَا

بعد ازاں ہم نی اونپر غالب کیا یہ وہ شخص بد بہتر بات شدید را

بِثَالِثٍ

یعنی قوت دی شمعون نامہ بر ہمنی شمعون صفا کو بہیج کر

فَقَالُوا اِنَّا اِلَیْکُمْ مُرْسَلُوْنَ

پس کہا ہم ہیں پاس انطاکیہ بیکیاں تم تک رسادہ شدہ

قَالُوْا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ

کہنی لاگی اہل دیہہ بد نہاد کہ نہیں ہو تم مگر آدم نژاد

مِثْلُنَا

جسطرح ہم ہیں بستہ خور و خواب ویسے ہی تم ہو اسیر نان و آب

کس فضل سے ہو تم ایسے خاص کہ دیا ہی تمکو با وحی اختصاص

وَمَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ

اونہیں بہیجا خدا نی کوئی شی آمد وحی و رسالت کس گواہی

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْنَ

ان نہیں ہو تم مگر از بی فروغ مارتی ہو سب سر لاف دروغ

قالوا ربنا

قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ

تب جواب انکا دیا رسولوں نی کہ علیم و خبیر تو ہی ہمارا جانتا

اِنَّا اِلَیْکُمْ لَمُرْسَلُوْنَ

یہہ کہ ہم تحقیق ہیں رسول شما بیکیاں بہیجی گئی بسر ہدی

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

اور نہیں ہم پر مگر اتنا ہی کار حق کا پہونچانا پیغام آشکار

تہا ہمارا کام سو ہمنی کیا لائی پیغام خدا تمکو دیا

گر ایمان نلاوگی شتاب تم پر نازل ہوویگا حق کا عذاب

قَالُوْا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ

بولی تحقیق ہمنی پکڑی فال بد اب تمہاری آنی سے اس قوم رد

جب سی تم آئی یہاں اس قوم رنج پانی نہیں برسا گئی سبکی کشت

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّکُمْ

گر نچہوڑو گی یہ دعوت زنہار ہم کرینگی اے تمکو سنگسار

وَلَیَمَسَّنَّکُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ

١٦٠ اور پہونچیگا تمہیں ہر روز جاں ہمسے ایذا و عذاب دردناک

قالوا طائركم معكم

مشرکون سے یہ رسولون نے کہا کہ تمہاری فال بد ہے ہمین با شما
خشک سالی کا سبب ہم نہیں تمہارا شرک ہے اور کردار زشت

ائن ذکرتم

کہ آیا کر تم دین جانتے ہو پند سو بگیرتے فال بد ای خود پسند

بل انتم قوم مسرفون

بلکہ ہو تم اگروہ لاف زن حد سے باہر جانے والے ای سخن
کہتے ہیں راوی کہ شمعون الصفا بتکدہ میں ساتھ شہ کی آ رہتا
سجدہ اپنے حق کو کرتا تھا بدل کو بظاہر تھا بتوں سے مشتغل
جانتے تھے اوسکو اکثر مردمان کہ ہے یہ بھی از گروہ مشرکان
تھا عدیم المثل دانا و دبیر او مشیر شاہ وہ روشن ضمیر
بے صلاح و مشورت اوسکی مدام شاہ کرتا تھا نہ ہرگز ایک کام
بے صلاح اوسکی وہ شاہ ہوشیار پانی بھی پیتا نہ تھا لیل و نہار
ایکدن شمعون نے پوچھا شہ سے جا دو مسافر ہیں جو بندی انکی سنا
کس خطا پر اے شہ فطرت بلند ان غریبونکو کیا ہے حبس و بند

کہ شنی

شہ نے فرمایا شمعون الصفا کہ وہ کرتے ہیں یہ دعوی برملا
غیر بتونکے ہے خداوند دگر کہ وہی ہے خالق جن و بشر
اور وہی ہے خالق ارض و سما ہے وہی معبود برحق خلق کا
پس بہ تعجب شمعون نے کہا حکم کر حاضر کریں یہاں انکو لا
شہ کے فرمانے سے آ حاضر ہوئے خوش ہوا شمعون کو جب ناظر ہوئے
خوشدل و خرم دلیر و بی گزند یکطرف مجلس میں بیٹھے سر بلند
اسنے تب شمعون نے پوچھا برملا بندگی کرتے ہو کسکی دائما
در جواب اوسکی رسولوں نے کہا کوئی نہیں معبود برحق جز خدا
اور وہی ہے خالق لوح و قلم کرتا ہے ہر شی کو موجود از عدم
پہر کہا شمعون نے اون سے برملا ہے کہو کس چیز پر قادر خدا
دل لگی ہے ہمارا کردگار کور کو کرتا ہے بینا آشکار
تب کہا شمعون نے شہ سے التماس کہو کہ یک اندہے کو لادیں انکے پاس
شاہ فرمانده نے جب فرمان دیا وونہیں یک اندہے کو آ حاضر کیا
شہ نے فرمایا کہ اے پاکیزہ خوی چاہئے عرض اپنے خالق سے کرو
تاکہ چشم کور کو بینا کرے چشم کو قدرت کا آئینہ کرے

کی بجان دونون کی ایسی دعا چشم نابینا وہین بینا ہوا
دیکہہ یہہ شمعون نی شہ سی عرض کی ہم ہی [illegible] بتون سی ملتجی
تا کہ یہہ بہی اب کرین ایسا ہی کار شہ نی آہستہ کہا ان سون شیار
آپ بہی یہہ دیکہتی ہین بی بصر اور کچہ سنتی نہین ہین کینکر
اون سی شمعون نی کہا بار دگر اور قادر ہی خدا کس چیز پر
بوی کہ مردہ کو دیا ہی جلا ابرص و اکمہ کو بخشی ہی شفا
پہر کہا گر تم سی یہہ دیکہین عیان تو ابہی لاتی ہین ایمان بیگمان.
دختر سلطان کی تہی نیکو خصال موت پر گذری تہی اوسکی چند سال
جا کی اوسکی گور پر زندہ کیا قوم و سلطان لای ایمان برملا
جمع ہوکر ان باقی مشرکان بہر ایذای رسول و مومنان
سن حبیب ایا بامداد و عتاب جانب پیغمبران کر کی شتاب

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى

اور کرد شہر سی یک آیا مرد دوڑتا تا کہ ہووی چارہ نورد

قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ

کہا تہا ان میری قوم کرتا ہان دل سی ہو تم پیرو پیغمبران

اتبعو

اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا

تم ہو پیرو ان کی سب جا سات تم سی پاداش [illegible]

وَهُمْ مُهْتَدُونَ

اور ہین پیغمبران رہ یافتہ راہ گمراہی سی ہین رو تافتہ

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي

اور مجہی کیا ہی کہ رو ہی صدق کی مین نپوجون [illegible] روز و شب [illegible]

فَطَرَنِي

کہ مجہی پیدا کیا با دست جود او عدم سی مجہکو بخشا ہی وجود

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

اوطرف خالق کی پہر جاوگی تا جزای ہر عمل وہ تمکو دی
نسبت فطرت سوی خود آشکار ہیہ تو ہی اظہار شکر کردگار
نسبت رجعت بکفار لعین ہی پی تہدید و زجر مشرکین

أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً

ہم یا پکرین سوا خالق کی یہان اور معبودان باطل ار بتان

إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ

کر خدا اب چاہی ایذای شریر   یعنی چاہی کہ مجہی پہنچی ضرر

لا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا

دفع کر سکتی نہیں ہیں بلا   اور شفاعت ان جہوٹونکی یکفدا

وَلَا يُنْقِذُونِ

اور کر سکتی نہیں دور سے خلاص   بند حق کو جو پڑی ہیں عام خاص

پس کرین اوسکی پرستش ہم اگر   کہ نہیں قادر ہیں بر نفع و ضرر

او نہو جینی اوسکو کہی ہیں کیا الاہ   خلق کا ہم رنج و ہم راحت رسان

إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

بیگمان اوسو وقت ہیں ہم زینہار   در میان گمرہی آشکار

بہہ سخن جب قوم نی اوسی سنا   پر غضب ہو اوسکا قصد خون کیا

تب وہ رو لایا سوی پیغمبران   صدق دل سے یوں لگا کرنی بیان

إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ

لایا ہون بحقیق میں ایمان بجان   یہاں تمہاری حق پر ای پیغمبران

فَاسْمَعُونِ

پس سنو ایمان میرا تم ہدر ہو   پیش حق فردا گواہی دیجیو

کہتی

کہتی ہین وہ قوم سب کوتاہ جنگ   اور وو سب دی تہی اوسکو سنگ

ایک نہی آخر بیک ضرب شدید   دین عیسی پر کیا اوسکو شہید

ہی مزار اوسکی با عزاز تمام   شہر انطاکیہ میں بر سر مقام

یک روایت ہی کہ جب مارا گیا   پہر کی خالق نی اوسی زندہ کیا

آسمان سی آیا یک تخت روان   لیکیا اوسکو با وج آسمان

اور حسن بصری نی کہتی ہیں کہا   قوم نی جب اوسکا قصد خون کیا

دو وہیں لایک مجملہ نیکو سرشت   لیکئی اوسکو سوی باغ بہشت

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ

پیش در اگر فرشتو نی کہا   ای حبیب آ کہ دمن جنت میں آ

پس حبیب آ کہ ان نیکو سرشت   جب ہوا آ داخل باغ بہشت

قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ

کہتا ہے تہار کاشکی میری قوم   قدر ایمان جانتی یہہ ست نوم

بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ

جسی بخشا میری خالق نی مجہی   اور کیا اہل گروہ پاک سے

کہتی ہیں مار کہی پیغمبران   اور سلطان با گروہ مومنان

۱۴۴

بعضے کہتے ہیں نکل بار کئی سب سلامت سرکو تکی بار بہ سی

اور کیا مار [illegible] حبیب پاک جان یا کہا [illegible] فوج [illegible]

وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ

اور نہ بہیجا ہمنے پر قوم حبیب بعد اوسکی قتل کی پر عنقریب

مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ

کوئی فوج قدسیان از آسمان از پی قتل و ہلاک مشرکان

وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ

اور نہیں ہم بہیجنے والی یقین فوج کو بہر ہلاک مشرکین

اور نہ لائق تہا ہمنے کہ بہیجتی فوج غارت کرنی کو اس قوم کی

یعنے نہیں کفار در قوت اتی کہ ہلاک انکی کو لشکر چاہی

بہیجنا فوج ملایک آشکار روز بدر و ہم جنین از کرد گاز

تہا پی تعظیم ختم المرسلین ورنہ تہا کیا جبریل بس لعین

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

ار نہتی بربادی قوم حبیب جز یکی فریاد جبریل عنقریب

جبرئیل انطاکیہ کی در پر آئی یوں پکر بازو کو یک صیحہ کیا

فاذا هم

فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ

پس ناگہان وہ سب [illegible] مردگان یعنے بجہی ان دیکہ کی افسردگان

یعنے یک نعرہ سی مر [illegible] جس طرح بانی سی بجہ جائی نار

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا

ای دریغ ان بندوں کی احوال پر کوئی رسول آیا نہ پاس انکی مگر

كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

کرتی تہی ساتہ اوسکی استہزا سب یعنے کرتی تہی تمسخر روز و شب

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا

بہہ ایا نہ جانتی ہیں کافران کہ کیا کیتی ہلاک ہمنے عیان

قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ

اگی عہد انکی سے از اہل روزگار خود ورنہ کرتی طرف انکی گذار

دُر انکی طرف اتی نہیں پہیر دنیا کی ہوا کہاتی نہیں

وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ

ار نہیں وی سبکر بر جمع بیان ہیں ہمارے پاس حاضر کردگان

روز محشر بہر پاداش و جزا تا چکہیں کردار کا اپنی سزا

ان پر سو کا وہ عذاب ... که ... زنده ...

وآيةٌ لهم

حضرت ان قدرت حق ... قدرت کا بر کافران

الأرضُ الميتةُ أحييناها

ہی زمین مردہ خشک و بی گیاہ که جلایا ہمنی اوسکو از بارہ

یعنی باران سی اوسے زنده کیا سبزہ و نور سے جنبندہ کیا

وأخرجنا منها حبًّا

اور ہمنی خاک سی باہر کیا دانہ ہر قسم کو ظاہر کیا

فمنه يأكلون

پس اوسی دانہ سے کہاتی ہیں بشر جملہ حیوانات و آب سو کا ...

وجعلنا فيها جناتٍ من نخيلٍ وأعناب

اور کیا خلق ہمنی باغ و بوستان خرمہ و انگور سی در خاکدان

وفجّرنا فيها من العيون

اور کیا ہمنی روان از چشمہ زار درمیان خاک آب خوشگوار

ليأكلوا من ثمره وما عملته أيديهم

تا که

تا که بہت کہائیں اوس باغ کا اور کسب جو انکی ہاتہوں نہیں کیا

چون نبات و شکر و در نبات و قند اور حلوای لطیف و دلپسند

او خفض ... ہاتہ ... اور ... نفی ...

یعنی کہا وہن میوہ اوسکا دایا اور نہ ہاتہہ انکی نی خلق اوسکو کیا

بلکہ یکسر از قدرت پروردگار شاخ سے پیدا ہوا جیون ہمیشہ بار

أفلا يشكرون

پس آیا نہیں شکر کرتی کافران کہاتی ہیں یہ نعمتیں روز و شبان

ہی عوض نعمت کا شکر بیقیاس بندگی منعم و حمد و سپاس

لئن شكرتم لأزيدنّكم

حق نے فرمایا ہی قرآن میں چنون تم کرو شکر ہم کریں نعمت فزون

شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے تا سبب نعمتوں کو ہوتی ہی

روز و شب کر شکر ای امیر در شدید شکر سے ہوتی ہی نعمت بر مزید

سبحان الذي خلق

پس ہی پاک از عیب و نقصان وہ خدا که بقدرت کاملہ پیدا کیا

الأزواج كلها

جفت ہر مخلوق کو یعنی دو قسم ایک نور دوسرا نار دوسرا جسم

مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ

اوس سے جسکو ہو گاتی ہی زمین جیون نبات سست و اشجار مستقیم

وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ

اور اونہوں کی ذات سی یعنی بشر جیون بنی آدم سی انثی و ذکر

وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ

اور اوس سی کہ جسکو نہیں جانتے یعنے اور اقسام مخلوقات سی

وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ

اور علامت دوسری ہر کسان دال قدرت پر ہمارے شب ہے

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ

کھینچتے ہیں اوس سی ہم نور نہار کرتے ہیں دور اوس سی دن کو آشکار

فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ

خلق پس اوس وقت از خورد و کلاں آتی والی ہیں بتاریکی عیاں

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا

اور نشان قدرت کا ہے یک آفتاب کہ رواں اپنی مقر کو ہی شتابان

ہی یہ جا ٹھہرنے کی مستقر شمس تحت العرش ہے

نزد بعضے مستقر اوس کا وہ مقام جس جگہ ہوتا ہے دور اوسکا تمام

ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ

شمس کا جانا سوی مستقر یہ ہی تقدیر خدای زور در

الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

غالب از قدرت بمقدورات ہے عالم و دانا بمعلومات ہے

منازل

اور یک آیت ماہ ہی یاد ش بخیر کہ کیا ہمنی مقرر اوسکی سیر

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ

منزلوں میں کہ ہیں بست و ہشت عیاں درمیان ہر بروج آسمان

ہیں بروج آسمان اثنا عشر منزلیں اٹھائیس ہیں بہر قمر

کرتا ہوں نام اونکا آ زبان کہ بخبر اونکو کہیں ہیں ہندیان

یعنی شرطین و بطین انکا ہے نام اور ثریا و دبران لا کلام

اور ہقعہ اور ہنعہ کو ش کر اور ذرعہ اور نثرہ ہیں انکو سیر

اور طرفہ و جبہہ ہیں سن ای مرد نیک زبرہ و صرفہ ہیں عوہ و سماک

اور غفرہ اور زبانہ رکھ تو یاد اور ہیں اکلیل قلب از خوش نہاد

شعلہ و نایم او بلدہ ہی تو جان ذابح و دلو صعودہ ہی بجہان
اور خبیہ او مقدم اور مؤخر اور رشا ہی کہ شمار
حصہ ہر برج از سیر قمر دو نیم منزل اور یک تلث از گہر
قطع کرتا ہی ربع سیر ماہ ایک منزل کی قریب ہر روز راہ
ماہ کامل بنتا ہی چودہ شب ز نور از منازل اجتماعیہ میں نور
منزل مستقبلیہ میں تو جان ماہ چودہ شب گہٹتی ہی بیگمان

حتی عاد کالعرجون القدیم

یہان تلک کہ عود کرتا ہی قمر ہوتا ہی جیون شاخ کہنہ از ثمر
یعنی جیون شاخ تر یکہ ز سال سوکہہ کر کج ہووی بشکل ہلال

لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر

مہر کو لائق نہیں ہی یہ کہ آ ماہ کو پاوی ملی نہین اوسکی جا
کیونکہ جای ماہ ہی اول سپہر او سپہر چار میں ہی جای مہر
پا نہیں خور سے یہ ہو سکتا ہی راہ کہ رہ سرعت سی پاوی سیر ماہ
ماہ میں سب برج طی کرتا ہی ماہ اور خور یکسال میں بی اشتباہ
مہر گر سرعت میں ہووی مثل ماہ تو کری کم چارو فصلیں اپنی راہ

الفصول

از فصول سال میں آوی خلل ہووی پیدا کاہ و دانہ بر محل

ولا اللیل سابق النہار

اور نہیں شب جسکی ہی تیرہ جہد یعنی ہہ غالب بر روز دل فروز
یعنی لی سکتی نہیں ہی دن کا اندر تا رہی آنکہوں پہ ہر شب ظہور
بلکہ پیچہی روز کی آتی ہی شب یعنی سب ہیں تابع فرمان رب
بعضی کہتی ہیں مراد از روز و شب ہیں خداوند انکی مہر و ماہ اب
جیسے خور از روی سرعت ہیچگاہ پا نہیں سکتا ہی ہرگز سیر ماہ
ماہ بہی ویسا ہی از روی ضیا کر نہیں سکتا ہی سبقت خور پر آ

وکل فی فلک یسبحون

اور کواکب جملہ بر قدر حساب چرخ میں پہرتی ہیں جیسی ماہی آب
یعنی مہر و ماہ اور سب ستارگان ہیں گشادہ رو میان آسمان

وآیۃ لہم انا حملنا ذریتہم

اور نشان از بہر مردم ہی انکو کہ اوٹہایا ہمنی انکی باپ کو

فی الفلک المشحون

در میان کشتی پر مردمان او بحیوانات معروف جہان

همنی انکی والدونکو یعنی ازان نوح کی کشتی میں بیٹھالا مکین

کہتی ہیں کہ ذریت اولاد ہی تا قیامت نسل کو یعنی وہی

جو نہیں ہی طفل کو تاب سفر قوت قطع منازل جاکر

همنی دی کشتی کہ تا از راہ آب منزل مقصود کو پہنچی شتاب

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ

اور کیا خلق یعنی بہر مردمان ای یہ بحر خورد جیعنی فلک کلاں

مَا يَرْكَبُونَ

وہ کہ جس مرکب پر ہوتی ہیں سوار مثل زورق اور بطرا اشکار

کہتی ہیں اسی غرض ہیں اشتران کہ بیابانوں میں ہیں جیسی کشتی روان

وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ

چاہتی ہم کر بحر بیکران غرق کرتی اہل کشتی کو بجان

فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ

بس نہ ہوتا کوئی داد رس انکا وہاں کہ او نہیں اوس غرق سے دیتا امان

وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ

اور نہ بی ہرگز کہیں جاتی رہا غرق کی ہاتہوں سے ہو جاتی فنا

[illegible] الرحمة

[illegible] رَحْمَةً مِنَّا

هم نہ بخشیں زندگانی بخشیدنی تو ہمارے پاس ہے بخشش کہنی

وَمَتَاعًا إِلَى حِينٍ

اور کہلاویں زندگی لیے انکو [illegible] حق برخورداری [illegible]

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ

اور کہا جاتا جب با مشرکان کہ ڈرو تم از عذاب جاودان

پیش ازین نازل ہوا ہی برزمین بر گروہ منکران سابقین

یا عذاب دنیوں سے تم یہاں کہ تمہاری ہاتہونکی ہے درمیان

وَمَا خَلْفَكُمْ

اور جو پیچھے سے تمہیں ہو گا عذاب یعنی بعد از بعث جو ہو گا عقاب

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

لاؤ ایمان کاش بخشے جاؤ تم کہ ہی ایمان پر راہ عفو کم

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ

اور نہ آتی کوئی آیت آشکار انکو از ہر آیت پروردگار

۱۶۸ بعنی [illegible] ان عظیم بر کمال قدرت رب کریم

الا كانوا عنها [illegible]

یہی مگر قرآن سے قوم مشرکان کا مگر [illegible] روگردانندگان

[illegible] وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا

اور جب کہتی ہین بیہ [illegible] کہ کرو نفقہ بمحتاج وگدا

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ

اوسے جو روزی تمہین حق نی کیا از خدانے رزق جو تمکو دیا

قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا

کہتی ہیں وی جو ہوی کافرہان اونسے جو ایمان لائی ہوی ہین

أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ

ہم ایا دیں کہانا اونکو پر ملا چاہی کر تو دی او نہیں کہانا خدا

یعنی از روی تحکم کافران کہتی ہیں اس طور سے با مومنان

ہی تمہاری زعم میں ای بندہ دلق کہ خدا قادر ہی بر اطعام خلق

جو خدا دیتا نہیں انکو طعام ہم ہی نہ دیتی طعام انکو مدام

إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

تم نہیں ہو کی مگر ای مومنان ہو تمہی [illegible] وان

امرکی ہو

تم مخالف ہو خدا کی صاف صاف

[illegible] کہ خدا کی ہیں فقیر و اغنیا

حکم [illegible] کا سو نہ لاتی بجا کہ فقیروں کی خبر لیں اغنیا

کرتی ہیں عذر مشیت از کذا و خلاف حق کرتی ہیں صاف

جو نہی یہہ قرآن میں ہی فرما دیا اغنیا کو دخل مسکینان کیا

جو غنی لیگا نہ مسکین کی خبر کل پشیمان ہو گا پیش داوگر

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ

اور کہتی ہیں گروہ مشرکان کب یہہ موعود تمہا ہو گا عیان

یعنی کب ہو گا قیامت کا قیام عرصۂ محشر میں ہونگی خاص و عام

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

تم اگر ہو راست گو یان مومنان تو کرو اس وقت کا ہمسے بیان

مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ

منتظر نہیں ہیں مگر یک صیحہ کی کہ پکڑ لی انکو اگر صور سی

وَهُمْ يَخِصِّمُونَ

اور یہہ [illegible] بی سوق و دکان ہیں خصومت کر رہی باہم دگر دماغ

١٦٩

وو ہیں اسرافیل پہونکی اپنے صور [illegible]

فلا يستطيعون توصية

پس نہ قادر ہونگی اسپر مرداں کہ وصیت کر سکیں [illegible]

ولا الى اهلهم يرجعون

اور نہ سو اہل خود کہ ہیں دور وہ پہر نہیں آسکتی [illegible] انکی حضور

[illegible] از بازار سوں خانماں پہر او ہیں آسکتی [illegible]

ونفخ في الصور

او پس از چل سال اسرافیل آ صور میں پہونکینگی [illegible]

فاذا هم من الاجداث الى ربهم ينسلون

پس اوسی دم گوروں سے سب مرداں اپنی خالق کی طرف ہونگی رواں

مدت چل سال ہیں نفختین ہر الم سے پاوینگی کفار چین

یعنی اس چل سال میں رنج عذاب کچہ نہوگا کافروں پر او عقاب

قالوا يا ويلنا

جب اوٹہا جاسکی سب کافراں سب کہیں گی وای ہم پر [illegible]

من بعثنا من مرقدنا

کس ہماری خوابگہ سے بر ملا

سب ملایک [illegible] دینگی جواب از رہ الزام و از روی عتاب

هذا ما وعد الرحمن

یہہ وہی دن ہای کہ جسدن کا عیاں تہا دیا وعدہ [illegible] تمکو وہاں

یعنی روز جزا با درد و سوز جسکو تم [illegible] روز

وصدق المرسلون

اور سچ کہتی تہی سب پیغمبراں لیک تم باور نکرتی تہی وہاں

ان كانت الا صيحة واحدة

اور نہتی یہہ واقعات رستخیز غیر یک فریاد ای صیحہ اخیر

صور اسرافیل نی جب دم کیا دم میں ساری خلق کو با دم کیا

فاذا هم جميع لدينا محضرون

پس وہ سب اس وقت از خورد و کلاں ہیں ہمارے پاس حاضر کردگاں

فاليوم لا تظلم نفس شيئا

پس اس دن یعنی روز رستخیز ہوگا نہ مظلوم کوئی از ہیچ چیز

درکشنا [illegible] نیکی کچہ انکا ثواب او بقدر معصیت ہوگا عذاب

وَلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

اونہیں یونیکی جزا تمکو مگر [illegible]

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ

بیگمان اہل بہشت [illegible] ہونگی شغل عیش میں [illegible] شادمان

فٰكِهُوْنَ

خورہ شادان و فرحان میوہ خوار — خرمہ و انجیر و انگور و انار

صحبت یار و غلمان و زنان — حور و لدان و مخلد جاودان

فرش و تخت و تکیہ و عالی مکان — اور باہم اختلاط مومنان

کوزہای سیم و جام زرنگار — بادۂ مشکین و اشجار و بہار

ہوونگی اسدن خدا کی میہمان — جیسکی ہی یکپیشکش باغ جنان

نان ارض و گوشت گاو و ماہی بہشت — ہی طعام اول اہل بہشت

یا اونہیں مشغول کرتا ہی خدا — تا کہ جاویں بھول اپنی اقربا

کہ معذب ہیں بانواع عذاب — آتش دوزخ میں ہوتی ہیں کباب

اسلئی کہ یاد کرنا انکا حال — ہی سبب انکی تکدر کا کمال

ہی لکھا بحر الحقائق میں عیان — ہی مراد اصحاب جنت سے یہان

طالب جنت کو [illegible] — شہد اور جوہای نعمای بہشت

یہان انہیں مشغول کرتا ہی خدا — کہ ہی تنہا اونکی دل کا مدعا

پس وہ ہیں مشغول نعمای بہشت — جا نہ لینہ [illegible] بہشت

گرچہ ہی یہ شغل نعمای جنان — رتبۂ عالی پہ پہنچی نا رسان

ایک جو رتبہ ہی اہل اللہ کا — ہی نہایت بیشتر اوسے شک نہا

بہر اہل اللہ او اہل جنان — اسجگہ سے صاف ہوتا ہی بیان

کہتے ہیں کہ ایک ولی حق شناس — جا کی یہہ آیت پڑہی شبلی کی پاس

آہ کی ایسے کہ بیخود ہو گئی — ہوش میں آئی تو پھر کہنی لگی

جانتے اپنا حال اگر اہل جنان — کہ ہیں مشغول ہیں جز جان جان

تو ابہی ڈالیں وہ اپنی سر پہ خاک — ہوویں بسبب ندامت میں ہلاک

کہتی ہیں عبد اللہ نیکو سرشت — یعنی ہی یہ شغل نعمای بہشت

حصۂ خاص عوام مومنان — تا رہیں مشغول نعمای جنان

حصۂ خاصان درگاہ الہ — ہی شہود نور حق شام و پگاہ

زندگی اونکی ہی جانان کا حضور — مثل ماہی ہیں غریق بحر نور

[illegible] غرق نور الہ — کر نہیں کرتی بجنت یک نگاہ

حبیب محبوب ہوا ہی [illegible]

[illegible]

[illegible] آں حضرت [illegible]

ایسے تہی مستغرق نور الٰہ — کہ اوتہی بی نیاز از بی تعظیم شاہ

ہوئی خادم سے کہ لا ایک بوریا — واسطے شہ کی [illegible]

لا کی فرد میں بچھایا بوریا — جسمی یک ذرہ نہتر بوریا

شاہ نبی کی از رہ خلق عظیم — دست بوسے فقیر مستقیم

جو ادشہانہ وہ فقیر خاکسار — خاطر سلطاں پر بیٹھیا غبار

بیٹھے شہ اوس بوریہ پر کہ تہا خاص — دستہ تہی کنڈی ہا سو خواص

بر غبار خاطر شاہ کریم — ہوئی آگہ مولوی عبد الحکیم

آگی آکر با ادب کہنے لگا — ہے حدیث حضرت خیر الوریٰ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَہْلُ الْجَنَّۃِ بُلْہٌ

یوں نبی کہتی ہیں [illegible] بہشت — یعنی ناداں ہوتی ہیں اہل بہشت

جنکے حق فرانہیں کرتا ہی شاہ — کیوں اوستی ناداں [illegible]

فہم میں اپنی تو کچہ آتا نہیں — فہم اسکے کنہ تک [illegible]

عالم ظاہر میں

عالمانی ہر علم [illegible] دوست — عالم باطنی ہیں بی اللہ کی دوست

[illegible]

شاہ [illegible] — [illegible]

عالماں ظاہر میں ہی اختلاف — خوب معنی اسکی [illegible]

[illegible] معنی سے ہو سکیں وصل — ہو تشفی دلکی اوس سے متصل

عالم ظاہر میں او حضرت سے دور — بی ہیں اس دربار کی [illegible]

[illegible] شہ سی کہا — علم ظاہر تہا جو کچہ ہمنے پڑہا

[illegible] سبکو نہ یاد — نہیں بجز نام خدا کچہ ہمکو یاد

یاد حق سے ایسے عالی مقام — ہے ہمارے دل میں اب اللہ کا نام

مولوی کہ عالم ظاہر ہو تم — حال سے ہر علم کی ماہر ہو تم

پس تمہارا کام ہی شرح و بیاں — کیونکہ تم ہر علم کی ہو [illegible]

ہو [illegible] سے ہی قیام علم دین — کرتی ہیں مدح انکی رب العالمین

میں نہیں عالم سنو اے مہرباں — تا کروں میں اسکے معنی کا بیاں

تہی [illegible] ہمراہ شہ کی مولوی — ملکی ہر سے [illegible] عرض کی

[illegible] حضرت پیغمبر کی انیس — مجلس خاص محمد کی جلیس

١٧٢

اسی خبر کی سرسی ہوئے تم باخبر — سب ہی ... ہوا کہ ... خبر
سب کتابوں میں ہیں اہل ... — اہل مولیٰ اہل دنیا اہل [illegible]

طالب الدنیا مخنث

اہل دنیا وہ کہ نا فہم زبون — روز و شب ہیں ساعی دنیای دون
از نماز و روزہ و حج و زکات — چاہیں ہیں دنیای فانی [illegible]
تب کہا ہے دیکھ انکی عقل خام — پختہ کار و ہیں مخنث انکا نام
اہل عقبی کرتی ہیں دنیا میں کشت — مانگتی ہیں جو ہے نعمات بہشت

الدنیا مزرعة الآخرة

از نماز و روزہ و ورد و دعا — ہے فقط جنت انہو کا مدعا
دیکھ کر مردو نے عقل نا تمام — زن رکھیا ہے طالب عقبی کا نام

طالب العقبی مؤنث

وہ ہیں اہل اللہ مرد باوفا — کہ نہیں کچھ چاہتی ہیں جز خدا
دولت دنیا و نعمات بہشت — کچھ نہیں چاہیں ہیں [illegible]

طالب المولی مذکر

عقل کامل ہے ہوا ہے انکا نام — طالب مولی مذکر [illegible] تمام

دارد

در خور مطلوب ہی طالب کی قدر — کوئی چاہی ہی ہلال اور کوئی بدر
شمع کو پروانہ او مکھی عسل — گل کو بلبل اور کرمی کو جعل
کوئی دنیا چاہتی کوئی [illegible] — اور کوئی حق کو [illegible] بہشت
جو ہے مخلوق اس سے بہتر خدا — او کسی [illegible] کو کوئی نہ ہو جیا

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثر اهل الجنة البله

اس لئی فرماتی ہیں خیر البشر — طالب جنت ہیں نادان بیخبر
جان جاں کو چھوڑ چاہیں ہیں جنان — وار ہا دانی ایی ہیں [illegible]
لیکی ہیں نذر گوشہ چند خوان — از طلا و نقرہ و جنس گران
جب بنا رسنت دنی خودسی کی — رو برو لاکر رکھی ہی وی خوان سبھی
جب لیا خوان پوش کو اوسنی اوٹھا — تھا طلسم گنج گویا اوٹھ گیا
جابری درویش کی او سیر نظر — کی اشارت کیا ہی [illegible]
عمر ضائع ہی نذر ہر خاک و مال — [illegible] ذکر خدای فکر [illegible]
[illegible] کہ اسکی تو کچھ حاجت نہیں — او مجھی اسبابکی طاقت نہیں
[illegible] مقصد ہی میرا مکان — ذرہ ذرہ [illegible] طالب ہیں بجان
[illegible] بلند — روز و شب دامن ز خوف گزند

اور کہوں یک وجہ اسکی دوسری / گر سنو دل سے [illegible]

قوله تعالی والله الغنی وانتم الفقراء

حق نی فرمایا سن اے حق پسند / [illegible] اور تم فقرا

بندہ ہی بی شبہ محتاج خدا / سب جگہ اسکا ہی وہ حاجت روا

ہم بدنیا ہم [illegible] مجبور / ہم بوقت نزع و ہم ہنگام صور

لیک فقرا [illegible] محتاج سے چیز / وہ نہو تو ہی نہی گذری [illegible]

آب ہی [illegible] ذو الجلال / آپ فرماتی ہیں جو ہی اسکا حال

قوله تعالی وجعلنا من الماء کل شیء حی

کہ ہر یک شی آب سی زندہ ہی جان / گر نہو پانی تو مر جاوی جہان

دوسری ہی نان کہ جسکی طلب / فرض ہی ہر مرد و زن کو روز و شب

قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
طلب الحلال فریضة بعد کل فریضة

ہی خبر میں ڈہونڈہنا رزق حلال / فرض ہی بعد از ادای فرض حال

یا بکسب و یا تجارت یا کشت / کر تلاش رزق اسکو سرنوشت

تیسرا کپڑا کہ ہی پردہ کا سنو / ستر عورت فرض ہی ہر نماز

بعض ہر یک جا دو رکہہ رمال کریم / لیک سبہو جاتی ہی یک کلیم

پس یہ ہی یہ تینو ضروریات کی / جاننی ہر یک کو ضروریات سی

ہی بدریا پر یہ میرا مقال / [illegible] فراغت سی مجہکو مدام

یک سبو آب یکبار قوت / پہر کی لاتا ہی [illegible] روز [illegible]

ان قدر کافی ہی ہر روز و شب / ہوتی ہی حاجت روا [illegible]

جان ان ہی ہر کہ سب یک کا / کہتی ہیں تم ہو [illegible] میہمان

قوله تعالی انفقوا مما رزقکم الله

حق نی فرمایا کہ نفقہ کرو / رزق جو ہمنی دیا ہی تم ہی دو

رزق درویشان و مسکین و گدا / اغنیا پر فرض رازق نی کیا

پس میں ہر یک گر لیتا ہی عوض دو وہان / میزبان کا ہی نہیں ایذا رسان

گر زیادہ بہیجیں تو لیتا نہیں / اور تکلیف انکو کچہ دیتا نہیں

برکت اوسکی دو جہان میں یہ دی خدا / کہ فقیروں نے لیجاتی ہیں گدا

پارچہ یون ہی کہ اکثر اغنیا / ثوب کہنہ گہر میں رکہتی ہیں اوٹہا

کہنہ و بوسیدہ و رفتہ زکار / شہر سی لاتی جاکر ایک بار

[illegible] نکر دینکو اور کی ہم / کرتی ہیں دلق مرقع سی کی ہم

جو ہی مایحتاج دنیا میں میرا مجھکو [illegible] دیتا ہی خدا

پس میں اب [illegible] کو لیکر [illegible] اور اگر ہوں تو کہاں [illegible]

کیونکہ اہل الله کا دشمن ہر زن کرتا ہی ہوت اور خدا اسکی [illegible]

جو حضور یاتک اچلتا ہو کام حرص کرنا ہی فقیروں پر حرام

ہی تمہارا سایہ جو یہ ہو لو اہل حق سی گنج زر کی ہی ہوس

کیونکہ ہیں یہ صاحب اہل و عیال فکر میں رہتی ہیں اونکی پر ملال

انکو دیجی لایو خدمت میں ہی درخور عزت و حرمت ہی

عالموں کی مدح کرتا ہی خدا ہی ثنا خوان انکی حضرت مصطفی

تم بہشتی ہو برادر پادشاہ گنج زر دیتی ہو مجھکو دالکو واہ

دیتی ہو اوسکو کہ وہ لیتا نہیں اونکو نہیں دیتی کہ ہیں مرد [illegible]

انکی خدمت کر تو ای شاہ جہان کہ ہیں عالم وارث پیغمبران

اسکی سخن میں اسقدر تاثیر کی کہ سبھوں پر آگئی یک بیخودی

راست کہتا ہی کہ عارف کا کلام قلب پر رکھتا ہی تاثیر تمام

بلکہ حیران ہو گئی وہ ذی علوم راست فرماتی ہیں مولانای روم

شیخ نورانی ز حق آگہ کند با سخن او نور را ہمرہ کند

مولوی علی

اکرمنی بانوار العلم واخرجنی من ظلمات الجهل وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وآله اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین [illegible] تمام شد

پڑھ چکی جس وقت یہ سورہ تمام سات بار الحمد پڑھ دانشمند نام

ہر منی پر قبض انگشتان کیا ہر بار الحمد یک انگشت وا

اس طرح سی یکو پڑھ صبح و مسا تا کہ حاصل ہو تیرا سب مدعا

یہہ عمل ہی کیا سب پر سبیل تا فراغت سی رہی میرا خلیل

یک ولی یک روز میرے پاس آ رو الطاف و عطا سی یہہ کہا

کرتا ہی تفسیر قرآن تو مدام پاتی ہیں راہ خدا سب خاص و عام

کرتا ہی بی منت و بی مزد کار تجھکو دی اسکی جزا پروردگار

خلق سی نہیں چاہتا جز پیروی تا دل مہدی کی تا ہو مقتدی

پیر او نہایا کرتا یہ دعا کہ جنوں تم رہو ہمیشہ با خدا

زندہ رکھی فرزند کو اسکی اگہ ہی فلک پر جب تلک خورشید و ماہ

مجھکو نہیں پہچانتی خلق اجنون ہی تیرا دوستی کی نفس وار گون

خلق نہیں پہچانتی ہیں تجھکو خوب قدر خور جانیکی جب ہو کا غروب

وامتازوا الیوم ایها المجرمون

اور جدا ہو آج تم اے مشرکان از گروہ مومنان و مخلصان
تمکو بہی وہ نیکی زندہ ہے شان اور بعزت اونکو سوی بوستان

الم اعهد الیکم یا بنی آدم

کیا ہم عہد نہ تم سے کیا اے بنی آدم نہیں تم سے کہا

ان لا تعبدوا الشیطان

یہہ کہ شیطان کی نہ طاعت کیجیو اونہ بندہ کی عبادت کیجیو

انه لکم عدو مبین

بیگماں کہ بے شک ابلیس نابکار ہے تمہارا خاص دشمن آشکار
نہ سنا کہ از رہ مکر و دغا اونے آدم سے غبار کیا کیا

وان اعبدونی

اور یہ کہ بندگی میری کرو اور پرستش یا سوی کی چھوڑ دو

هذا صراط مستقیم

یہہ پرستش میری ہی نکو رشت صاف راہ راست سوی بہشت

ولقد اضل منکم جبلا کثیرا

اور خود

اور خود ابلیس نے گمرہ کیا تم سبہوں میں خلق بسیار از ریا

افلم تکونوا تعقلون

کیا نہ تمکو سمجھ تھی اسقدر کہ پڑو نہیں دام میں اسکے دگر

هذه جهنم التی کنتم توعدون

یہہ وہ دوزخ ہے کہ دنیا میں میاں جسکی تم موعود تھے ای کافران

اصلوها الیوم بما کنتم تکفرون

آؤ تم دوزخ میں آج ای کافران اوس سے کہ حق کو چھپاتے تھے وہاں
او نہ تم کرتے تھے تصدیق رسول ہے جزا اوسکی یہی ای بو الفضول

الیوم نختم علی افواههم

ہم کرینگے مہر انکی منہ پر آج کیونکہ منکر ہوتی ہیں کج مزاج
ہم نہ کرتے تھے نہتی شیطان پر ہی تھی ہاتہ پیغمبروں کی زیر دست

وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم

اور کہینگی بات ہم سے انکی ہاتہ او گواہی دینگی اونکی پانو ساتھ

بما کانوا یکسبون

اوس عمل کی کہ جب دنیا میں تھی کرتی تھے وہ کسب ہاتھ او پانو سی

۱۷۶

کہتی ہیں اعضا اعدای خدا جیونکو رہو ہیں جرم و خطا
بیشی جو اعضا جلا اولیا اپنی طاعت کی گواہی دینگی جا
صاحب آثار ہیں یعنی یہی لکھ بندۂ مومن سے پوچھیگا خدا
کہ تو کیا لایا وہ ہوکر شرمسار کر سکی نہ طاعت اپنی کا شمار
بخشیگا انسوق اوسکی اعضا کو خدا کہتی ہر یک عمل اپنا جدا
بولیگی ہاتہ اپنی سب خیرات کو اور انامل اپنی تسبیحات کو
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ
وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلٰى اَعْيُنِهِمْ
اور اگر ہم چاہیں تو شام و سحر کہینچی خط محو انکی آنکہ پر
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ
پس کریں پیشی کہ لیویں اپنی راہ چلتی تہی جس راہ میں شام و پگاہ
فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ط
پس کہاں دیکہتی ہیں راہ کو اور نہ پیش و پس کو نہ ہمراہ کو
وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنٰهُمْ
اور اگر ہم

اور اگر ہم چاہیں مسخ اونکو کریں آدمیت سی قدم باہر دہریں
بس کریں ہم کافروں سے یہ سلوک کوروں کو خرس اور گوں جو
عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
ہو مکانوں پر اونہوں کی آشکار تا وہیں مرجائیں ہوکر شرمسار
فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا
پس نہ قادر ہو سکیں رفتار پر یعنی آگی کو نہیں سکی گذر
وَلَا يَرْجِعُوْنَ ط
اور پہر سکتی نہیں پہر اپنی گہر یعنی پیچہی کو نہیں سکتی گذر
یا کہ بر شکل نحست زمینہار پہر نہیں جا سکتی ہیں اپنی رستگار
وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ط
اور جسے ہم عمر دیتی ہیں دراز ہیں اولٹی اوسکی پیدایش کا ساز
ضعف سے کرتی ہیں قوت کو بدل اور جوانی کو بہ پیری تا اجل
اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ط
ایا نہیں دریافت کرتی کافران جو نہیں خلق پر قادر بیان
پس وہ ہو ویگا توانا ہی عیان طمس عین یا مسخ پر بی گمان

کہتی تہی کفار مکہ بر ملا یعنی شاعر ہیں محمد مصطفی
لائی اس آیت کوں جبرئیل امین تا کہ رد ہوجائے قول مشرکین

وما علمناه الشعر

اوسکوں نا یا ہم نہ بختم الانبیا شعر یعنی ہم نہیں کہنا شعر کا

وما ینبغی له

اونہیں لائق ہی شعر اوسکی لئی اور روا نہیں شعر کا کہنا اوسی
کیونکہ کہتی شعر اگر خیر الورا دل میں شبہ قوم کی آتا بجا
یعنی جو قرآن ہی نظم کلام یہہ فصاحت یہہ بلاغت اور تمام
شاعر ہیں ہر آوی قدرت کمال ہی اوسی قوت یہہ شیرین مقال
اسلئی حق نی نہ سکہلایا اوسی تا نہ شبہ قوم کی دل میں اوٹھی
کہتی ہیں کہ حضرت خیر البشر اتفاقا شعر کو پڑہتی اگر
شعر منظوم و خوش و موزون تمام میل ہوں منثر کرتے تھے مدام
شعر صحیح پڑہتا وہ پاکیزہ صدور نظم ہوجاتی تھی مایل ہو نثر

ان هو الا ذکر

سنی ہی وہ جو اوسکو سکہلایا مگر پند نافع خلق کو ہی سر بسر

او کتاب
و قرآن مبین

وقرآن مبین

او کتاب روشن احکام دین ہی عطا ہوا رب العالمین

لینذر من کان حیا

تا کہ وہ قرآن ڈراوی یا رسول جو ہی زندہ یعنی ذی علم و عقول
کیونکہ ہر جاہل ہی مردہ تو جان ہلا جنسے ہیں اہل معرفت ایسا [illegible]
یا ہی زندہ مومن فرخندہ پی کہ حیات سرمدی ایمان سے ہی
جان ہی تخصیص مومن اسلئی کہ اوسی کو نفع ہی انذار سی

ویحق القول علی الکافرین

اور ہو واجب ہوا قول عذاب ہر گروہ کافران دین خراب
کیونکہ ہیں وی منکر حضرت رسول او کلام حق نہیں کرتی قبول

اولم یروا انا خلقنا لهم

نہ آیا یہہ دیکہتی یا جانتی کہ کیا خلق ہمنی انکی واسطی

مما عملت ایدینا

جسکو نہیں اپنی ہاتہوں سی کیا یعنی بعدا کو [illegible] نہا
[illegible] یہہ مہم ہمنی کیا اپنی ہاتہوں سی [illegible] دوسرا

انعاما

چارپایونکو کیا پیدا بجا کت ہمنی اپنی ہاتہ سے بی اشتراک

فهم لها مالكون

پس ہیں یہ بی اونکی چارپایونکی مالکان ودارند [illegible]

وذللناها لهم

اور کیا ہمنی [illegible] رام اونکی ہمنی ہمی چارپایونکو برای مردمان

فمنها ركوبهم

پس ہیں بعض انکی مرکوب آنکسان مثل اشتر جس پر ہوتی ہیں سوار

ومنها يأكلون

اور او نہوں سے بعض کو کہاتی ہیں روز مثل گاو و گوسفند دل فروز

ولهم فيها منافع

ہر مردم چارپایونمیں عیان ہیں فواید مثل پشم و پوست ہیاں

ومشارب أفلا يشكرون

اور ہیں چیزین پینی کی مانند شیر [illegible] کرتی ہیں شکر حق تعالی

پہلی خالق نہیں اونہیں پیدا کیا بعد ازین محکوم انسان کر دیا

کر کی پیدا چارپایونکو تمام کر دیا انکا محکوم و رام

اورفواید

اورفوائد کیتی ہیں [illegible] انسے سینچی آب ان کو خدا

واتخذوا من دون الله آلهة

اور پکڑا مشرکونیں جز خدا اور معبود ای سبو نکو [illegible]

لعلهم ينصرون

کا شاید ہے اونکو تم یاد کریں وقت آفت کی مدد گاری کریں

لا يستطيعون نصرهم

ونہیں قادر کہ یاری انکو دیں خود ہیں عاجز کہ ہیں پتہر سی بی

وهم لهم جند محضرون

اور ہیں بی مشرکان ہر بتان لشکر حاضر شدہ جیسون چاکران

آج ہیں دنیا میں اونکی پاسبان ہونگی کل سابتہ اونکی دوزخ میں گورودان

فلا يحزنك قولهم

چاہئی پس نکر اندوہ گیں تمکو حرف ناسزا مشرکیں

کہتی ہیں کہ ہیں ملک منی خدا شاعر و مجنون ساحر مصطفی

إنا نعلم ما يسرون

بیگمان تحقیق ہم ہی جانتی جو نہاں رکہتی ہیں دل میں بعض کی

وَمَا يُعْلِنُوْنَ

اور جو کچھ کرتی ہیں کافر و بدکار منہ سے کلمۂ کفر کی لیل و نہار

ہم جزا دیونگی انکو یوم دین

جو نہان کہتی ہیں تجکو باغیان سمجھے کا ان خدا عالم غیب دان

کہتی ہیں یکدن ابی بن خلف استخوان کہنہ لی قدری بکف

ہاتہہ سے ملتا ہوا لیکر گیا درمیان مجلس خیر الوریٰ

وہ سفوف استخوان اسکو دیکہا منہ سے پہونکا کر اور کہا

تہر وہان چندی صنادید قریش آکی حضرت سی لگا کہنی یہی

کون ہی ایسا کہ اسکو جمع کر پہر جلا دیگا انہیں بار دگر

دیکہہ کر حضرت پیمبر نی کہا کہ اوٹہا دیگا انہیں خالق میرا

اور کریگا تجکو پہر زندہ بگور ڈالیگا دوزخ میں پہر اوبی شعور

جب کہ باہم کر چکی یہہ قیل و قال آکر یہہ آیت کہی ذوالجلال

اَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ

ایا نہیں دیکہا جانا یہہ بہلا کہ ابی کو ہمنی خود پیدا کیا

مِنْ نُطْفَةٍ

امنی سی

ای منی سی نطفہ و علقہ کیا کر کی مضغہ صورت انسان دیا

تا کہ ماں کی پیٹ سے ہو کر جدا باہر آیا صاف بر روی زمین

پہر طفولیت سے ہو کر نوجوان ہو سخن گو ہوا دلیر و پہلوان

فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ

پس ہی اس ساعت ابی بیحیا ای گرای کرنی والا بر ملا

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا

اور ہمارے واسطی مارا مثل بزم میں یک مکر لایا وہ دغل

یعنی ملکر استخوان کہنہ کو کردیا برباد سب کی روبرو

وَنَسِيَ خَلْقَهُ

اور بہولا خلق اپنا وہ دنی کہ اوسی پیدا کیا ز آب منی

قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ

یوں کہا مجلس میں حضرت سی عیان کون ہی زندہ کرنی ای استخوان

وَهِيَ رَمِيمٌ

حال یہہ کہ وہ ہی بوسیدہ خراب بی عروق و بوست بی لحم و عصاب

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي

ای محمد کہو ابی کو درجواب	جان اسی بخشیگا وہ عالیجناب

أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ

کہ اسی پیدا کیا بار نخست	اپنی قدرت سی کئی اعضا درست

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ

اور وہ ہر خلق کا عالم ہی بات	یعنی ہی آگاہ جملہ کائنات

الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ

وہ خدا کہ جسنی ہی پیدا کیا	دو درخت سبز سی بہر شما

نَارًا

آتش سوزان برای رہروان	مرخ او عفار سی ہوی عیان

ہیں وہ شہر عرب میں جابجا	دو درخت مرخ و عفار ار فتاد

لک شاخ مرخ بر شاخ عفار	گہستی ہیں ہوتی ہی آتش آشکار

فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ

پس وہان ہی اوس شجر سی آشکار	کرتی ہو آتش کو روشن ہر کار

ہو وہ جس قادر کو قدرت اسقدر	کہ کری وہ خلق نار از شاخ تر

کیا ہی اوس قادر کی آگی پہر بہلا	زندہ کرنا استخوان کہنہ کا

لیکی ہی

کہتی ہیں بعضی راوہ یان راز دار	کہ بوقت خلق آدم آشکار

از جناب خالق ارض و سما	گوش ہر مخلوقات میں آئی ندا

چاہتی ہیں ہم کہ یک بندہ عزیز	کہ وہ ہی محبوب خاص و با تمیز

نایب بر حق اپنی علم دین	او خلیفہ ہو کا بر روی زمین

اپنی دو نو ہاتہہ سی پیدا کرین	وار دنیا میں اوسی برپا کرین

عرش اعظم نی سنا جب یہ مقال	کر کی دل میں اپنی عظمت کا خیال

عرض کی کہ یا الہ العالمین	ایسی بندہ خاص کو اپنی کہیں

مجہہ سی پیدا کر کہ تو ہی ذوالجلال	سب میں اعظم مجہکو بخشی ہی کمال

بعد از ان کرسی نی کی یہ آرزو	چرخ اعظم نی یہی کی جستجو

پر زمین از راہ عجز و انکسار	چپ رہی سمجہی کہ میں ہوں خاکسار

یعنی یہ سمجہی کہ میں ہوں پست ارذ	ار کہان وہ مرد نیک او خاک بد

پہر ندا آئی ز رب العالمین	کیونکہ ہی جو آشتہ یہ تو ہی اے زمین

ارض نی تب عرض کی کہ میں ہوں کہین	ایسی بندہ خاص کی لایق نہین

ارض بولی کہ سراپا ہوں میں خاک	کیا مجہی نسبت برباد ... پاک

حق کو او سکی عاجزی آئی پسند	پہر کیا اوسکو ندا سی سربلند

یہ کہا کہ تو نے جو اے خاکسار آپ کو سمجھے حقیر و بیوقار
ہمکو لازم ہے کہ قدرت تجھکو دیں تجھسے اوس مرد کو پیدا کریں
بو البشر کو خاک سے پیدا کیا پھر اوسے ہمنے عزت و حرمت دیا
کہ فرشتونکو کہا سجدہ کرو نقش پا پر اوسکی اپنا سر دھرو
تجھکو اے فرزند گر ہے فہم جان یو جبہ اس نکتہ کو خوب اے نکتہ دان
کہ ترا آغاز کار اے بیخبر او بنای آدم اب البشر
خاکساری سے ہے بس ارشادگی چاہئے چہوڑیں نہ تو افتادگی
خاکساری چہوڑ مت اے بیوفا کہ یہ ہے مقبول درگاہ خدا
گر غرور آوے خدا کا نام لے عاجزی کو ہاتھ اپنے سے نہ دے
اور یوں ہے قصہ انگشتری جب سلیمان کو عنایت حق نے کی
چار انگشت کلان دیکہہ اپنا حال دل میں کر اپنی کلانی کا خیال
کہتی تہیں باہم اسی یعنی کہ ہم اور کہا خنصر نے میں ہوں سبسے کم
دل میں کہتی تہی زہے و کمتری کہ نہیں میں لایق انگشتری
پس ہوا صادر یہہ حکم کبریا کہ پہنا خنصر کو تو انگشتری
عاجزی کرتی ہیں جو ہیں ذی عقول کہ یہی ہے مقبول الله و رسول

اولیس
ایا نہیں

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
آیا نہیں جسنی کیا خلق آسمان اور زمیں کو ہیں یہ اجسام کلان
بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ
قادر اوپر اسکی کر پیدا عیان مثل انکی خورد تر در جسم جان
جو کرے ہے خلق اجسام کبیر کر سکے نہ خلق اجرام صغیر
بَلٰی
آں قادر ہے جو چاہے بیگمان اسنے ہے پر خلق اجسام کلان
وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ
اور وہ ہے آفرینندہ بڑا ہے وہ دانا کنہ مخلوقات کا
اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْئًا
اے بجز اسکی نہیں شان خدا چاہتا ہے خلق جب کسی چیز کا
اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ
یہہ کہ فرماتا ہے اوس شی کو کہ ہو پس وہ ہوتی ہے وہیں بی جستجو
صورت علمیہ کو کہتا ہے ہو پس وہ ہوتی ہے مجسم روبرو
بعضے کہتے ہیں کہ یہہ تمثیل ہے ہر کمال قدرت خلاق حی

کہتی ہیں یون اہل تفسیر کبیر اس سخن سی ہی مراد اوحق بزیر
سرعت جریان امر حق مکون یعنی در تکوین اشیا دو کون
یہ تکلم صرف اس کلمہ کا جان فہم اس نکتہ کا یکتہ تر ازان
ادن تکلم لیہ ہی اسکی یک نشان یہ سخن سمجہی ہی جو تقیید سیان
جانتی ہین کہ بحکم ان حکیم ہوویگا حادث کون امر عظیم

فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ بِیَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَیۡءٍ

بس ہی پاک عیبون سی وہ خلاق جہان کف میں ہر دو سکی شاہی ہر شی کا نہان

وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ

اور پہیر جاوگی حق کی طرف تا جزا پاوٴ عمل کی کف بکف
یہ سخن ہی وعدہ بہر دوستان اور وعید دشمنان ہی بیگمان
اونکو غم ہی او اشد ہوگا عذاب اور انہیں طوبی ہی او حسن مآب

قصہ

ایکدن تخت سلیمان زمان تہا ہوا میں جانب صحرا روان
ناگہان یک پیرمرد آیا نظر پشتہ ہیزم لئی تہا پشت پر
آتا تہا حضرت سلیمان کی طرف پیر ہیزم کش زہی عز و شرف

دیکہ

دیکہ کر حال ضعیف مرد پیر دل میں انکی رحم آیا بیشتر کی نکو کر
لطف سے پوچہا کہ تیرا کیا ہی نام بولا کہتی ہیں سلیمان خاص و عام
دل میں کہا تہا سلیمان زمان پاک ہی برتر خداوند جہان
یک سلیمان ہی میرا با جاہ و حشم صاحب صد تخت و تاج و لعل و علم
یک سلیمان ہی یہ مرد پیر کرتا ہی ہیزم فروشی ناگزیر
گذر رہی ایام میری تخت پر اور وہ ہیزم پہ کرتا ہی گذر
تاج شاہی کو لیا سر سی اوتار لعل رمانی لگی تہی اوسمی چار
ایک لعل قیمتی کو کر جدا پیر ہیزم کش کی ہاتہو نمین دیا
پہر یہ فرمایا اوسی با صد خوشی کہ نہ بیچیو بعد ازین ہیزم کشی
فرمایا درست و ہم درشت کہ ایسے کہاوی گا تو تا ہفت پشت
پیر ہیزم کش نہایت خوش ہوا پہر گیا تب درسی کا اپنی سر بجا
بیٹہہ پر رکہہ اوسکو نظارہ کنان تہا روان شادان بسوی خانمان
ایک غلیواز آگی وہیں ناگہان لعل کو لیگیا پارہ گر کمان
ٹیکی جنگل سے وہ از چنگ پر پیر حیران رہ گیا حیب نقش شر
سی تہا آیا جو لعلی بہا تا بہ پہ وہ بار ہیزم کا گیا

بادل پر اندوہ ہت نا گہر پہر   ہاتہ خالی جاتا اسکا نہ پہر پہر
اوسکو بہی اور اوسکی فرزند و کو   نہ ہوی اوس شب میسر کچہ بہی شب
روز دیگر جانب صحرا گیا   کار ہیزم مین وہ مشغول تہا
ناگہان تخت سلیمان آگیا   دیکہکر ہاتہی جو اوسکا کام تہا
دل مین اپنی یہ پیمبر نی کہا   کیا بنی آدم کو ہی حرص و ہوا
پوچہا کیا احوال ہی ای با ملال   عرض کی اوسنی جو کچہ گذرا تہا حال
پہر نبی الله نی با ردگر   رحم کہا کر پہر کی احوال پر
لعل دوم تاج سر سی کر دیا   ہاتہ مین پہر پہر سکین کی دیا
لیکی لعل و مشت محکم باندہ کر   خورم و شادان چلا پہر اپنی گہر
پہنچا تک دریا پر بران مثل تیر   لغزش پا سی گرا پانی مین پہر
غوطہ کہاتا ہاتہ بیچ بیکران   خوف جان سی کہل گئی مشت اوسکی وہان
لعل کو گم کرکی وہ گم کردہ راہ   ہاتہ مارتا تہا پہر سنگ و گیاہ
تا کہ بعد از صد خرابی و عنا   غرق سی اوس پہر نکلا پار ہا
پہر ندامت او تہیدستی سی پر   ہو کہ تا نہ سو رخانہ راہ گیر
روز سوم فاقہ دو روزہ پر   پہر گیا ہیزم کشی کو سوی بن

الی

آگیا تخت سلیمان ناگہان   پوچہا پہر احوال پہر با تو ان
پہر کہا یا رسول مجتبی   آپنی بخشی دو لعل بی بہا
لیکن تقدیر خالق اکرم   یون گرا اوس بار دو رنج عظیم
پہر رسول الله نی بخشش کیا   لعل سیوم تاج سی اوسکو دیا
باندہ کر دستار کی پیچون مین پہر   پہر ہوا شادان یگانہ راہ گہر
یکسوار راہ زن پیدا ہوا   سر سی وہ دستار اوسکی لیگیا
روز سیوم شرم سے وہ بی نوا   ہاتہ خالی پہرنہ گہر کو جا سکا
تیر دن کنذرا اوسی بی نان شب   بلکہ ریگلی اوسکی اہل بیت سب
پہر روز چارم گریان گیا   اسطرح حضرت سلیمان سی کہا
مین عجب ہون ای رسول کردگار   بخشش بسیار کی تو نی سہ بار
لیک سنہ جو خواہش خالق نہتی   منفعت کچہ تیری بخشش نی نکی
بلکہ تو جب وسیلہ نان ہوا   رزق ہیزم کا بہی ہاتہ سی گیا
غیر حق پر تکیہ کرنا ہی خطا   کہ اوسی کا کام ہی سود و عطا
چاہی بندہ کو تکیہ بر خدا   کون ہی اوسکی سوا حاجت روا
اسی سخن ہی یہ کہہ چکا   اوس سی یہ حضرت سلیمان نی کہا

یہ مثل سچ کہتی ہیں اہل خرد — گر خدا اتد بد سلیمانی دہد

قول حضرت امیر المومنین علی مرتضی صلوٰۃ والسلام استراحۃ الناس فی الیاس

ہی یہ ارشاد امیر حق شناس — یعنے یاس از ناس ہی آرام یاس

نا امید خلق تہا اک بیگناہ — راحت و آرام جان مردماں

پہر کا جب خلق سے دل پہر گیا — رو بکلی رو کیا سوی خدا

ایک دن صحرا میں تہا وہ پیر مرد — نخل سے چوبار شاخ خشک و زرد

ناگہاں آیا نظر یک آشیاں — بر درخت کہنہ سال بس کلاں

چڑہ گیا اوس پیڑ پر وہ مرد پیر — آتش جوع شکم سے ناگزیر

آشیانہ میں تہے لعل قیمتی — یکہ مرصع ہار و یک جنبا کلی

اونکی لائی تہی غلیواز پران — یعنے از ایوان میران و شہان

پہر ڈسے اوترا وہ پیر خوش خرد — باندہ کر دستار میں پانچوں عدد

کر کی پوشیدہ میں پنہاں سر بسر — ساتہہ اوسکے ہیزم کی لایا اپنی گہر

یکبعد کو بیچ وہ مرد فقیر — ہو گیا دولت میں مثل یک امیر

سنی ہی اس قصہ سی یہ حصہ تیرا — منقطع جب سے ہو سوی خدا

بس ور کو ... نخل کلاں — اور سلام و سمہی ... جو ان شباہ

اسمیں ہیں لعل اجابت قیمتی — جسکی قیمت سے ہی عاجز جوہری

[illegible] — پر بسا ہو کر بڈہی گر ای جوان

[illegible] — کر اجابت کر تو میری ...

پر ... [illegible] — اپنی ہی در پر مجہی رکہہ مستقیم

اور میرا خاتمہ ہووی بخیر — جز خدا دل میں نہ رہی جائے غیر

اور رہیں خوش دل میرے اخوان دیں

از طفیل آل ختم المرسلین

راقم الحروف خاکپای اسمٰعیل الله عیاد در شہر نوخیز البلاد الہ آباد
در محلہ میناپور مضاف یحیی پور در سکلہ امام بارہ خود بتاریخ
ہفتم شہر ذیقعدہ سنہ یکہزار و دوصد دوازدہ ہجری

۱۸۶



